Urdu Novels Ghar

# اسیر عشق

## سیدہ ام البنین نقوی

### مکمل ناول

Urdu Novels Ghar

چھوڑو مجھے "مجھے جانے دو"

پلیززززززوہ رو رہی تھی

چلا رہی تھی، میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟؟؟؟؟ کون ہو تم کیوں پکڑ کے لائے ہو؟؟؟؟

مجھ سے کیا چاہتے ہو؟؟؟؟ وہ گڑ گڑا رہی تھی ایک سفاک انسان کے سامنے جو زمین کا خدا بن کے بیٹھا تھا۔۔۔۔

دیکھو میرے پاس کچھ بھی تو نہیں ہے بس ایک عزت کے سوا

"پلیززززززز" مجھے جانے دو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں

سامنے والا انسان، کوئی انسان تو نہ تھا جسے رحم آجائے اس نے جیسے ہی آگے بڑھ کر اسکا اسکارف کھینچا ایک زوردار چیخ گونجی، اور اس زبردست چیخ نے اسکی نیند کھول دی۔۔۔۔

----------------------------

آہ شکر ہے یہ خواب تھا، کافی عرصے سے اسے یہ خواب آرہا تھا لیکن کس کو بتاتی، دکھوں کی ماری؟؟؟؟؟

ایک تلخ سی مسکراہٹ سے اس نے اپنا سر جھٹک دیا۔۔۔

آج بھی حسب معمول اسے گھر کے کام کرنے تھے، طعنے سننے تھے،

ایک لمبی سانس لیتی، اپنے بالوں کا جوڑا بناتی وہ اٹھی اور فریش ہونے کے لئے چلے گئی۔۔۔۔۔۔

--------------------------

عالم عالم۔۔۔!!!!!!!!

یووووو باسٹر ڈڈڈڈڈڈ!!!!!!!!

میں نے تمہیں ایک کام کہا تھا تم سے وہ نہ ہو پایا

آخر تم کب سمجھو گے؟؟؟؟؟

تمہارا دماغ کہاں سویا ہوتا ہے؟؟؟ کب سمجھ آئے گی تمہیں؟؟

وہ اپنے سیکرٹری کو غصے سے کہہ رہا تھا اور عالم اپنے باس کو اتنے غصے میں دیکھ کے پسینے میں شرابور ہو گیا اب تو میری خیر نہیں، یا اللہ آج میرے بوس بخش دیں ابھی وہ سوچ ہی رہا ہوتا ہے

کہاں سو گئے ہو؟؟؟؟؟

اب ایک سیکنڈ سے پہلے اپنی شکل گم کرو اور دفعہ ہو جاؤ، اور آج کی سب میٹنگز کینسل کرواؤ

میں خود آج جاؤں گا۔۔۔۔

ج ج جی سر!!!!!!

وہ ہکلاتا بس اتنا ہی کہہ سکا اور فوراً کمرے سے نکل گیا اور باہر آ کے سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔

"جزیل شاہ" دنیا کا مانا ترما بزنس ٹائیکون

"SARGON HOLDING SHAH COMPANIES"

کامالک،ہزاروں لڑکیاں اسے اپنا آپ سونپنے کے لئے تیار ہوتی ہیں لیکن اسے ایسی لڑکیوں سے سخت نفرت ہوتی جو غیر محرم کو اپنا آپ سونپ دیتی ہیں

اسے کسی بھی لڑکی میں دلچسپی نہیں ہوتی۔۔۔

محبت لفظ پہ تو یقین نہیں ہوتا جزیل شاہ کو۔۔۔۔اگر اسے کسی لڑکی سے محبت ہوئی تو وہ محبت نہیں اسکا جنون ہو گا شاید وہ لڑکی اسکی شدتیں برداشت بھی نہ کر سکے۔۔۔!!!!!!

-----------------------

ارے او لڑکی ایک چائے کا کپ تجھ سے مانگا تھا تم سے وہ بھی تجھ سے نہ لایا گیا" اماں میں پہلے ہی کہہ رہا ہوں یونیورسٹی جا کہ اسکا دماغ سات آسمانوں پر پہنچ گیا ہے اگر کہو،تو دماغ سیٹ کر دوں اسکا؟؟؟؟؟

ابرار اپنی گھٹیا اور ہوس زدہ نظر اس پر گھاڑتے ہوئے بولا

بس کر دے ابرار کزن ہے تیری۔۔۔تیری مرحوم پھوپھو کی بیٹی ہے اگر تو نے ایسی ویسی حرکت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھا؟؟

" یہ بات اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بیٹھا لے "اگر اسے تیری وجہ سے کچھ ہوا اس کلموہی نے تو مر جانا ہے ہم دنیا کو کیا منہ دکھائیں گے؟؟؟؟؟

-------------

چ چ چا چائے وہ ہکلاتی زبان سے ابرار کو چائے دیتی ہے

ابراراسکے حسین سراپے کو بڑی غور سے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

ممانی جان!!!!!!!!

میں نے ناشتہ بنادیا ہے باقی کام بھی ختم کر دیئے ہیں اب میں یونیورسٹی چلتی ہوں

اللہ حافظ!!!!!!!

شیریں اپنا بیگ سمبھالتی نکل گئی۔۔۔۔

-------------------------

عالم جلدی سے گاڑی نکالو آج میں خود یونیورسٹی جاؤں گا

عالم نے اسکی "بلیک فارٹیونر" نکلوائی اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا۔۔۔۔

"جزیل شاہ" جلدی سے اپنی "فارٹیونر" میں بیٹھا اور یونیورسٹی کی طرف روانہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی اسلام آباد کی مشہور یونیورسٹی

"Nust University"

کے سامنے آکرر کی اور وہ شاہانہ چال، شاندار وجاہت لئے گاڑی سے اترا

آدھی لڑکیاں تو اسے وہاں دیکھ کے ہی دل دے چکی تھیں۔۔۔

جزیل شاہ ایک کال سننے کے لئے یونیورسٹی کے ہیں ن گیٹ کے کارنر پر کھڑا تھا کہ ایک خوبصورت نسوانی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

پہلے تو اگنور کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر جب اسکی معصوم التجا سنی تو اسے مجبوراً اسکی طرف متوجہ ہونا پڑا!!!!!!

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ رکشہ سے اتری ہی تھی۔۔ گھڑی پر ٹائم دیکھا

اووو ففففففففف!¡!!!

اللہ پورے 20 منٹ لیٹ اب تو سر مجھے نکال دیں گے

اللہ میاں پلیززززززز مجھے آج سر وجدان سے بچا لینا:

آپ میرے پیارے اللہ میاں ہو نہ میں پکا اب لیٹ نہیں ہوں گی بس آج اس "ڈریگولا" سے بچا لینا

سر وجدان نے مجھے پہلے ہی لاسٹ وارننگ دی تھی اور آج دوبارہ لیٹ۔۔۔۔۔۔۔

"پنکی پرومس "اب نہیں میں لیٹ ہوں گی۔۔۔۔

شیریں رانا دنیا سے بیگانہ آسمان کی طرف رخ کر کہ اپنے اللہ میاں سے التجا کرتی ہے یہ جانے بغیر کہ کوئی اسکی یہ معصوم التجا بڑی غور سے سنتا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنی پیاری بھی کسی کی مسکراہٹ ہوتی ہے؟؟؟؟

وہ بس سوچ کہ ہی رہ گیا۔۔۔۔



Urdu Novels Ghar

مسکراہٹ کے بعد جہاں اسکی نظر اٹکی وہ اس لڑکی کی چمکتی ہوئی لو نگ تھی جو دھوپ میں کافی چمک رہی تھی

پہلے تو" جزیل شاہ "اس اعلیٰ سٹینڈرڈ کی یونیورسٹی میں "اس سادہ سی لڑکی جس نے شلوار قمیض کے ساتھ بلیک حجاب لیا ہوا تھا" دیکھ کے کافی حیران ہوا

پھر اس حسن کے مکمل مجسمے کو دیکھ کے "مسمرائیز" بھی ہوا

پھر اپنے خیال کو جھٹکتا کال سننے لگا اتنے میں عالم نے اسے مخاطب کیا۔۔۔

اسکا ارتکاز ٹوٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور عالم کے بلانے پر اسکی طرف دیکھنے لگا

لیکن اسکا دل کہیں بے چین تھا نظریں کسی کو ڈھونڈ رہیں تھیں

وہ تو جا چکی تھی کسی مغرور شہزادے کا مسمرائیز کر کہ

کون تھی ؟؟؟؟ کہاں سے آئی تھی وہ ؟؟؟؟ کیا نام تھا ؟؟؟؟؟

بڑے بڑے قدم اٹھاتی وہ یونیورسٹی کے کوریڈور سے گزر ہی تھی

وہ یہ راستہ جلدی جلدی طے کر لینا چاہتی تھی

اللہ اللہ کر کہ اسکی کلاس بھی آ ہی گئی سامنے ہی ماسٹرز (فرسٹ ائیر) کا بورڈ لگا تھا

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ کلاس کا دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھا چکی تھی ساتھ دل ہی دل میں بہت سی دعائیں بھی کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

سامنے سر وجدان لیکچر دینے میں مصروف تھے کہ دروازے کی چرچراہٹ سے سر کا ارتکاز ٹوٹا۔۔۔۔۔۔۔

کلاس میں تقریباً سب ہی سٹوڈنٹس موجود تھے۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھلنے کی چرچراہٹ کی وجہ سے سب سٹوڈنٹس نے پلٹ کر دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھلتے ہی اسکے چہرے پر موجود مسکراہٹ کی جگہ شرمندگی نے لے لی۔۔۔۔۔

---

تو مس شیریں آج پھر معمول کے مطابق لیٹ ہیں۔۔۔۔

آپکو میں پہلے بھی دو دفعہ وارننگ دے چکا ہوں

سب سٹوڈنٹس اسکی طرف متوجہ تھے۔۔۔۔۔

شیریں کا دل چاہا سب سٹوڈنٹس کی آنکھیں نکال دے جو سب گھور گھور کے دیکھ رہے تھے۔۔

و وہ سر۔۔۔!!!!!!!!!

اب پکا لیٹ نہیں ہوں گی۔۔

سوری مس شیریں آپ کلاس میں داخل نہیں ہو سکتیں۔۔۔۔

آپ کلاس سے باہر کھڑا ہو جائیں۔۔۔۔۔

شیریں کے تو مانو جیسے چودہ طبق روشن ہو گئے

اتنی بے عزتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل ہی دل میں سر سے بدلہ لینے کا سوچ کے کلاس سے باہر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی تو پروفیسر مصطفیٰ!!!!!!!

میں نے جو آپکو کام کہا تھا وہ ہوا کہ نہیں ؟؟؟

وہ اس وقت یونیورسٹی کے

"وائس چانسلر" مصطفیٰ کے سامنے بیٹھا اپنے نئے پروجیکٹ کے بارے میں ڈسکس کر رہا تھا

جی "شاہ صاحب" ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں ایسے سٹوڈنٹس ڈھونڈنے کی جس پر ہم آپکی دی ہوئی

"Charity"

خرچ کر سکیں۔۔۔۔

ایسے سٹوڈنٹس جو اس Charity کے پورے حق دار ہوں اور سکالرشپ پر باہر بھیجا جا سکے انہیں

Well Done Mustafa Sahb!!!!!

بس ایسے ہی کام کریں۔۔۔۔۔۔۔

ہمیں ایسے سٹوڈنٹس ڈھونڈنے ہیں جو اس "چیریٹی" کے پورے حقدار ہوں



Urdu Novels Ghar

-----------------------------

سر وجدان کی کلاس ختم ہوئی

کلاس سے نکلنے کے بعد سر وجدان کی نظر باہر کھڑی شیریں پر پڑی تو، ساتھ ہی سٹاف روم کی طرف جانے کا کہہ دیا۔۔۔۔

-------------------------------------

Sir May I Come in?????

شیریں سر مصطفیٰ سے اجازت لیتی اندر داخل ہوئی اور ایک سائیڈ پر کھڑی ہو گئی

-----------------------------

سر وجدان تھوڑی دیر بعد جب سر مصطفیٰ کے پاس آئے تو "جزیل شاہ" کو دیکھ کے سرپرائز ہوئے

جزیل تم ؟؟؟؟؟؟؟ یہاں کیسے آنا ہوا تمہارا؟؟؟؟

جزیل شاہ بھی اتنا ہی سرپرائز تھا وجدان کو دیکھ لے۔۔۔۔۔۔۔

What a Pleasant surprise.😍💝

تم نے بتایا نہیں تم اب اس یونیورسٹی میں جوب کرتے ہو؟؟ ..

جزیل نے خفگی سے پوچھا، لیکن تاثرات میں کوئی فرق نہ آیا ویسے ہی سخت تاثرات لیے وجدان سے اسکی مصروفیات کا پوچھ رہا تھا

Urdu Novels Ghar

سائیڈپر کھڑی شیریں کاخون کھول رہاتھا

کھڑوس کہیں کا۔۔۔۔۔

مجھے یہاں کھڑاکر کہ خودخوش گپیوں میں مصروف ہے

بیٹا"سر"دیکھنااب میں کیسابدلہ لیتی ہوں۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کیاکیابرے القابات بولی جارہی تھی

اچانک سر وجدان نے اسکی طرف دیکھااور مصطفیٰ سے شکایت لگائی

سر مصطفیٰ یہ ماسٹرز (فرسٹ ائیر) کی سٹوڈنٹ روزانہ لیٹ آتیں ہیں اور انکی وجہ سے کلاس ڈسٹرب ہوتی ہے

میں پہلے بھی وارننگ دے چکاہوں۔۔۔۔

لیکن اج پھر لیٹ آئیں ہیں۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ موبائل کے ساتھ لگاایک ایمپورٹنٹ میل سنیڈ کرنے میں بزی تھاجب وجدان کی نظر شیریں پرپڑی اور

فوراًسے پہلے سد مصطفیٰ کواسکی شکایت لگائی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سراب پکامیں لیٹ نہیں ہوں گی

اب میں پوراخیال رکھوں گی،کوئی شکایت کاموقع نہیں دوں گی۔۔۔۔۔۔۔

Plzzz Give Mee Last Chance!!!!!!



Urdu Novels Ghar

غصے سے لال پیلی اپنے اپکو کو کمپوز کرتی التجائی انداز میں شیریں بولی۔۔۔۔

Okay Miss it's last Warning For you next time be Careful

Now you Can Go.....

سر مصطفیٰ اپنے پروفیشنل انداز میں بولے!!!!!اور جانے کا کہہ دیا

Thank You Than You Sir.....

جزیل شاہ اپنی میل سینڈ کر کہ ابھی فارغ ہی ہوا تھا کہ جانی پہچانی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی

اور فوراً سے پہلے نا چاہتے ہوئے بھی شیریں کی طرف دیکھا۔۔۔۔

شیریں مسکراتی ہوئی سر مصطفیٰ کو جواب دے رہی تھی

جب جزیل شاہ ایک دفعہ پھر اسکی ناک میں چمکتی "لونگ "میں کھو گیا۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟ تم کہاں کھو گئے؟؟

وجدان اسے اپنے خیال میں کھویا پایا تو اس سے پوچھنے لگ گیا

نہیں کچھ نہیں بس ایسے ہی

اپنے اپکو کمپوز کرتا وہاں سے اٹھا اور فوراً سے باہر نکل گیا

لیکن دل ابھی بھی دھڑک رہا تھا ایک سادہ سی حجابی لڑکی کے لئے شاید دماغ یہ بات ماننے سے انکاری

تھا 🙂۔۔۔۔۔۔۔۔

---------------------------------

سمجھتے کیا ہیں خود کو سر وجدان۔۔۔

ہیں تو "ڈریکولا" جب دیکھو میری بے عزتی کرتے رہتے ہیں۔۔۔

کیا تھا بس 20 منٹ ہی لیٹ ہوئی تھی نہ

سر وجدان کو برے برے القابات سے نوازتی وہ جلدی جلدی وہاں سے نکل جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

ابھی وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہی پہنچی تھی کہ اچانک کسی سے زوردار ٹکر ہو گئی۔۔۔۔

آئے ہائے۔۔۔۔۔۔

ایک مسئلہ حل نہیں ہوتا دوسرا آ ٹپکتا ہے

شیریں اپنا سر پکڑے جو منہ میں آیا بولی جا رہی تھی۔۔۔۔

سامنے والا بھی بڑا ہی کوئی ڈھیٹ اور بدتمیز تھا

اے لڑکی ؟؟؟؟؟؟؟؟

دیکھ کے نہیں چل سکتی ؟؟؟؟؟؟

یا تمھیں ارمان ملک سے ٹکرانے کا بہت شوق ہے ؟؟؟؟؟

شیریں نے جیسے ہی نظریں اٹھا کے دیکھا پہلے تو اسے اسکی حالت دیکھ کہ خوف محسوس ہوا

عجیب غنڈے ہو، تم جیسے غنڈے سے میں بھلا کیوں ٹکرانے لگی ؟؟؟؟

بوس مال اچھا ہے۔۔۔۔۔۔

ارمان ملک کے دوست احمد نے ہوس بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے ارمان کو کہا

ارمان نے بھی کمینگی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی

ــــــــــــــــــــــــــــــــ

ہائے اوئے.......

بلبل تو بہت بولتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارمان کو ایسی ہی بلبل بہت بھاتی ہیں جو حسن رکھنے کے ساتھ ساتھ ایسی زبان بھی رکھتی ہوں

اور جلدی سے شیریں کی کلائی تھامی

چھوڑو میرا ہاتھ

گھٹیا انسان۔۔۔۔۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی

یہ ہاتھ چھوڑنے کے لئے تھوڑا پکڑا ہے میری جان

ہم تو اب اس خوبصورت ہاتھ کو کبھی نہ چھوڑیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک زوردار تھپڑ کی آواز چار سو گونجی

کسی بھی لڑکی کو ہاتھ لگانے سے پہلے اس تھپڑ کو یاد رکھنا

پتہ نہیں کہاں کہاں سے آجاتے ہیں گھٹیا لوگ

یہ کہتے ساتھ ہی وہ وہاں رکی نہیں اور ارمان ملک کو غصے میں تلملاتا چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

-------------------

You Bitch,Bloody Bastard😡

دو ٹکے کی لڑکی تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی ارمان ملک کو تھپڑ مارنے کی

اب چھوڑوں گا نہیں تمہیں،ایسی سزا دوں گا تم یاد رکھو گی

اپنے آپ سے تم پناہ مانگو گی کمینی لڑکی

Just wait and Watch

احمد یہ لڑکی کل مجھے میرے فارم ہاؤس میں چاہیے

اسے تو میں اسکی اوقات یاد دلاؤں گا اب کہ ارمان ملک کو تھپڑ مارنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے

"ارمان "احمد کو کہتا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

----------------------------

یار کہاں تھی تم؟؟؟؟؟؟؟

تمہیں میں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں سر وجدان کی کلاس کے بعد میں تمہیں پوری یونیورسٹی میں ڈھونڈ چکی ہوں

کہاں غائب ہو گئی تھی تم؟؟؟؟

ارم نے آتے ہی اس سے سوالوں کی لائین لگا دی

اور تمہارا منہ اتنا لال کیوں ہو رہا ہے کونسا محاذ پر گئی ہوئی تھی؟؟؟؟؟؟؟

کچھ نہیں یار بس قسمت ہی خراب ہے

سر وجدان کو چھوڑنا نہیں اب میں نے ضرور بدلہ لوں گی

حد ہو گئی یارررررر

بس موقع چاہیئے ہوتا ہے سر کو میری بے عزتی کرنے کا

پتہ نہیں کونسی دشمنی نکال رہے ہیں

پھر صبح سے اب تک ہونے کا جو جو بھی واقعہ تھا ارم کے سامنے پیش کر دیا

Whattttttttt???????

Are you Mad???????

مطلب تم نے ارمان ملک کو تھپڑ لگایا ہے؟؟؟؟؟؟؟

یارررررر تمھیں پتہ بھی ہے وہ غنڈہ ہے ایک نمبر کا

یار تم پاگل ہو؟؟؟؟؟؟؟؟؟

وہ تم سے بدلہ ضرور لے گا۔۔۔۔۔

لیکن اس نے میرا ہاتھ پکڑا تھا میں کیسے برداشت کرتی کہ ایک نامحرم میرا ہاتھ پکڑے؟؟؟؟؟

جو کرتا ہے کرے دیکھ لوں گی میں اس گھٹیا انسان کو

لیکن حقیقت میں وہ بھی ارم کے باتوں سے اندر ہی اندر ڈر گئی تھی

اچھا چھوڑو یار !!!!!!!!

آؤ کینٹین چلیں۔۔۔۔مجھے تو بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

اووو ففففففففف۔۔۔۔۔

-------------------------

ہاں نزیر کیا خبر لایا ہے اس جزیل شاہ کی

آج کل سنا ہے بڑی "چیرٹی" کرتا پھر رہا ہے ؟؟؟؟؟

ج ج جی بوس

یونیورسٹی میں کافی پیسے دے کہ آیا ہے وہ تا کہ غریب بچوں کو سکالرشپ پر باہر بھیجا جا سکے نزیر نے اسے ساری بات بتائی۔۔۔۔

وسیم ملک اس وقت "نائیٹ کلب" میں موجود

ہاتھ میں شراب لئے آگے پیچھے لڑکیوں کے ساتھ نازیبا حرکات کرنے میں مصروف تھا اور ساتھ ساتھ نزیر اسے جزیل شاہ کی خبر سے روشناس بھی کروا رہا تھا

ہاہاہاہاہاہا

وااااااااہ واااااااااااا

آج تو کیڑے مکوڑے کو بھی چیڑیٹ کا شوق چڑھا ہے۔۔۔۔۔

"دو دن کی چاندنی پھر اندھیری رات"

لیکن اسکا یہ پلین ہم فلاپ کروائیں گے

جو لڑکیاں سکالرشپ کے لئے باہر جائیں گی انہیں وہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیز تپتی دھوپ میں وہ مرے مرے قدم اٹھاتی یونیورسٹی سے گھر کی جانب روانہ تھی۔۔۔۔۔۔۔

آج کا واقعہ اس کے ذہن میں گھوم رہا تھا

اس سب واقعے کو سوچتے ہوئے ایک آنسو اسکی لال پھولے ہوئے گال پر پھسلا

کیوں چلے گئے آپ ماما بابا مجھے اس دنیا میں اکیلا چھوڑ کر؟؟؟

دیکھیں میں اکیلی ہو گئی ہوں دیکھیں آپکی شیریں اس بھری دنیا میں اکیلی ہے

پلیز مجھے بھی ساتھ لے جائیں اپنے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما بابا زندگی بہت کھٹن ہے میرے لئے

موت سزا نہیں ہوتی ماں باپ کے بغیر اس بھری دنیا میں زندگی بسر کرنا سزا ہے

یہ سب باتیں کہتے کہتے اسکی گال پر دوسرا آنسو پھسلا۔۔۔۔۔

چلتے چلتے جب تھک جاتی ہے تو ایک درخت کے سائے کے نیچے سانس لینے کے لیے رکتی ہے۔۔۔



Urdu Novels Ghar

پریشان کیوں ہوتی ہو تم شیریں؟؟؟؟

"کیا تمہیں اپنے اللہ پہ یقین نہیں؟؟؟؟

"یہ امتحان بھی تو بس اللہ اپنے نیک اور گرویدہ بندوں سے لیتے ہیں

جو اس کھٹن اور مشکل وقت میں صبر اور امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے اور اپنے اللہ پر کامل یقین رکھتے ہیں

وہی تو اصل میں کامیاب ہوتے ہیں

انہی کے لئے تو اللہ نے جزائے خیر کی نوید سنائی ہے "

برے کام کرنے والوں کی تو اللہ نے رسی ڈھیلی چھوڑی ہوتی ہے

جو چاہے کریں دنیا میں

لیکن جب اللہ ایسے لوگوں کی رسی کھینچتے ہیں تو پھر توبہ کا موقع بھی نہیں ملتا ایسے لوگوں کو

اسکا ضمیر اسے تسلیاں دے رہا تھا سمجھا رہا تھا کہ صبر کا دامن کو بس تھامے رکھو!!!!!!!!!!!

بہت حد تک وہ بے فکر بھی ہو گئی اسے امید تھی

اللہ جو کرتے ہیں بہتر کے لئے کرتے ہیں

اسے اب ثابت قدم رہنا تھا۔۔۔!!!!

پھر ہلکا سا مسکرا کر گھر کی طرف روانہ ہوئی جہاں تلخ باتوں کے سوا اسے کچھ نہیں ملنا تھا۔۔۔۔۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ گھر پہنچی جہاں سامنے ہی ممانی "سمیعہ بیگم" چارپائی پہ بیٹھی پان منہ میں دبائے شیریں کا انتظار کر رہیں تھیں

تو آگئی محترمہ؟؟؟؟؟

مہارانی کو تو بس موقع چاہیئے ہوتا ہے گھر سے باہر نکلنے کا

یہ پڑھائی اور یونیورسٹی تو بس بہانہ ہے

ارے او لڑکی کیوں ہمارے پیسے ضائع کروا رہی ہو؟؟؟؟

میں تو کہتی ہوں چھوڑو پڑھائی اور گھر داری سنبھالو

پڑھائی کر کہ کونسا تمہیں کوئی شہزادہ مل جانا ہے؟؟؟؟

سمیعہ بیگم شیریں کے آتے ہی شروع ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

ممانی جان میں آپکے پیسے نہیں ضائع کر رہی اپنی محنت اور سکالرشپ پر پڑھ رہیں ہوں

شیریں نے نارمل لہجے میں اپنی ممانی کو یاد کروایا

ارے واااااہ وااااااہ!!!!!!!!

منحوس ماری کی تو بڑی زبان چلنے لگ گئی ہے۔۔۔۔پر لگ گئے ہیں محترمہ کو

آ لینے دو تمہارے ماموں کو

کہتی ہوں نزیر کو کہ اس کی پڑھائی چھڑوائے اور کوئی دو کوڑی کا رشتہ دیکھ کے بیاہ دے

اس سے پہلے کوئی چاند چڑھادے

کہیں منہ کالا کر کہ آجائے۔۔۔۔۔اور ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں

شیریں اپنی اتنی بے عزتی پر تلملا کے رہ گئی

دل کیا زمین پھٹے اور وہ نیچے سما جائے۔۔۔

آنسوؤں کا پھندہ گلے میں کہیں اٹک گیا، لیکن پھر برداشت کرتی کچن میں چلی گئی اور دوپہر کے کھانے کی تیاری کرنے میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔

---

عالم مجھے آج ہی اس لڑکی کی ڈیٹیلز اپنے ٹیبل پر چاہئیں

Got itttt?????you have only 1 hours Now you can Go

جزیل شاہ عالم کو آرڈر دیتا بغیر اسکا جواب سنے آفس سے نکل گیا

اور سڑک پر ادھر ادھر گاڑی بھگانے لگا

کون ہے وہ کیوں آتی ہے وہ میرے خیالوں میں ؟؟؟؟

جزیل شاہ مان جاؤ، تمہیں اس سے محبت ہو گئی ہے

دور کہیں دل نے اسے کہا!!!!!!!!!!!!

No No No Never.......

I don't love her Dammn Itttttt.....

لیکن دماغ یہ بات ماننے سے انکاری تھا

میں اس سے محبت نہیں کرتا

بلکہ میں تو کسی لڑکی سے محبت نہیں کر سکتا۔۔۔

I'm Jazeel Shah The Owner of Sorgun Holding Shah Companies.....

میں کسی عام سی لڑکی سے محبت نہیں کر سکتا

جزیل شاہ نے غصے میں گاڑی کے سٹیرنگ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا

سمجھے تم ؟؟؟؟ مجھے اس سے محبت نہیں

دل نے پھر آواز دی مان جاؤ جزیل شاہ تمہیں اس سادہ سی لڑکی اور اسکے ناک میں چمکتی لونگ سے محبت ہو گئی ہے

دل اور دماغ میں جنگ جاری تھی

دل کہتا تھا اس سے محبت ہو گئی ہے لیکن دماغ یہ بات ماننے سے انکاری تھا

لیکن دیکھنا یہ تھا کہ اس جنگ میں جیت کس کی ہوتی ہے دل کی یا دماغ کی ؟؟؟

تقریباً ایک گھنٹہ وہ ایسے ہی سڑک پر گاڑی بھگاتا رہا

کہ اچانک وہ فون پر بجتی مسلسل رنگ سے ہوش میں آیا

Hello!!!!!!!

Jazeee Shah is Speaking!!!!!

س س سر!!!!!

جو آپ نے فائل کا کہا تھا وہ ریڈی ہے اور آپکے ٹیبل پر پڑی ہے

عالم نے اسے تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے کہا

Okay Aalam I'm just COMING

پھر جزیل شاہ فون بند کرتا ہوا اپنے آفس کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔۔۔

---------------------------

کمینی سالی!!!!!!!!!

تو نے ارمان ملک کو ہاتھ بھی کیسے لگایا

تیری تو اوقات میں اب یاد دلاؤں کا تجھے

دو کوڑی کا کر دوں گا تجھے ایسی سزا دوں گا کہ اپنے آپ سے نفرت ہو گی تجھے

"ارمان ملک "آج کے واقعے کو یاد کرتا ہوا ہاتھ میں شراب لئے غصے میں احمد کو بول رہا تھا

احمد مجھے بہت جلد وہ لڑکی اپنے فارم ہاؤس میں چاہیے

آئی سمجھ ؟؟؟؟؟؟

اوکے ارمان ہم بہت جلد اس لڑکی کو اسکی اوقات یاد دلائیں گے جسٹ ریلیکس۔۔۔۔۔۔

اسکی ہمت بھی کیسے ہوئی تمہیں یعنی ارمان ملک کو تھپڑ لگانے کی ؟؟؟؟

احمد نے بھی کمینگی سے اور اسکے حسین سراپے کو اپنی آنکھوں کے سامنے لاتے ہوئے جلتی پر تیل کا کام کیا۔۔۔۔۔۔

اور ارمان ملک کے غصے کو ہوا دی۔۔۔۔

پھر دونوں اس سے بدلہ لینے کا سوچ کے شراب جیسی حرام چیز کو اپنے اندر انڈیلنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابرار جیسے ہی گھر آیا گھر میں سناٹا دیکھ کہ تھوڑا کھٹکا

پھر کچن سے آتی آواز پر کچن میں چلا گیا

سامنے ہی شیریں ہلکے گلابی شلوار قمیض پہنے اسکے ساتھ ہی ہلکا گلابی دوپٹہ لئے کسی گلابی پھول سے کم نہ لگ رہی تھی

اسکا چہرہ گلابی رنگ میں گلابی گلابی لگ رہا تھا

ہائے آئے !!!!!!!!!

آج تو جان من پر بہت روپ چڑھا ہے

ہم تو آج جان سے گئے۔۔۔۔۔۔۔ہاااااااا ئے

ابرار نے کمینگی سے کہتے ہوئے شیلف پر پڑا سیب منہ پر ڈالتے ہوئے کہا

شیریں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو ابرار کو کمینی مسکراہٹ منہ پر سجائے اور گھٹیا الفاظ منہ سے ادا کرتے دیکھ کر گھبرا گئی۔۔۔

ک ک کچ کچھ چاہیے آپ کو ابرار بھائی؟؟؟؟

شیریں نے فوراً اپنے آپکو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہائے!!!!!!!!

یاررررر بھائی تو کہا کرو

ہم تو کچھ اور ہی سوچ رہیں ہیں تمہیں اپنا بنانے کے لئے

ابرار نے آنکھ مارتے ہوئے شیریں کو کہا۔۔۔

ک ک کیا مطلب آپکا؟؟؟؟؟؟

شیریں اسکے اتنا قریب آنے پر گھبرائی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ ابرار کو کچھ کہتی پیچھے ہی سمیعہ بیگم آ گئیں

ارے اووووو ابرار تو یہاں کیا کر رہا ہے؟؟؟؟؟

سمیعہ بیگم غصے سے ابرار کو بولتی ہوئیں اسکے سامنے کھڑی ہوئیں۔۔۔

کچھ نہیں اماں!!!!!!

بس شیریں کو کہہ رہا تھا کہ گلاس پانی کا لا دو

اس نے نہیں لا کے دیا تو میں خود ہی آ گیا کچن میں پانی لینے۔۔۔۔۔۔۔

اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم میرے بیٹے پر ڈورے ڈال رہی ہو نہ ؟؟؟؟

تاکہ تم اس سے شادی کر کہ اس گھر میں عیش کر سکو؟؟؟ابرار کے جانے کے بعد سمیعہ بیگم اس پر برس پڑیں

ساتھ ہی ایک تھپڑ رسید کر دیا شیریں کے منہ پر

شیریں ان سب کے لئے تیار نہیں تھی کہ پیچھے جا گری۔۔۔۔

ن ن نہ نہیں ممانی جان

پلیز میری بات کا یقین کریں ابرار بھائی خود آئے تھے میرے پاس

میں نے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔۔شیریں روتے ہوئے اپنی صفائیاں پیش کرنے لگی۔۔۔

سمیعہ بیگم بالوں سے پکڑ کر اسکا منہ اوپر کرتے ہوئے بولیں

اگر تم ابرار کے آگے پیچھے بھی نظر آئی تو تمہیں یہاں ہی زندہ گاڑھ دوں گی۔۔۔۔۔۔

آئی سمجھ ؟؟؟؟؟؟؟

چلو اب کام کرو،اسکا زور سے منہ جھٹک کر سمیعہ بیگم باہر چلی گئیں

شیریں پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔۔

پھر آنسو پونچھتی اٹھی اور برتن دھونے لگ گئی

اب تو اسے عادت ہو گئی تھی یہ سب سہنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ جیسے ہی اپنے آفس آیا تو سامنے ہی وہ فائل پڑی تھی۔۔۔۔

فائل کو دیکھتے ہی اس کے لب خود بخود مسکرائے جسے وہ بڑی مہارت سے چھپا گیا۔۔۔۔

پھر آہستہ سے فائل پکڑی اور فائل کو پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ نے جیسے ہی فائل کو کھولا تو سامنے اسکا نام "شیریں رانا" اور ساتھ ہی گھر، گلی مکان نمبر ایریا سب کچھ لکھا تھا، جزیل شاہ اسکا نام "شیریں رانا" دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔۔

تو محترمہ کا نام شیریں ہے بالکل اپنے جیسا ہی نام رکھا ہے

میری "راپنزل" نے۔۔

سر!!!!!!!

ابھی وہ شیریں "اپنی راپنزل" کے بارے میں سوچ رہا ہوتا ہے کہ عالم اسے اپنی طرف متوجہ کرتا ہے

جزیل شاہ جلدی سے اپنی مسکراہٹ چھپاتا ہے جیسے کوئی جرم کیا ہو اور عالم کی طرف دیکھتا ہے

ہاں جلدی بولو عالم؟؟؟



Urdu Novels Ghar

تاثرات یک دم بدلے اب مسکراہٹ کی جگہ سختی نے لے لی۔۔۔۔

سر وہ میڈم کے بارے میں ایک اور بات پتہ چلی ہے

جزیل شاہ نے ایک آئی بر واچکا کر دیکھا، جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو اب کونسی انوکھی بات پتہ چلی۔۔۔۔۔

س سر!!!! وہ میڈم کے اماں بابا کا انتقال ہو چکا ہے اور وہ اپنے ماموں کے گھر رہتیں ہیں

اور انکے ماموں کا نام نذیر ہے

وسیم ملک کا چہیتا غلام، اور وہی نزیر جس نے۔۔۔۔

بس عالم!!!!! یہ سننا تھا کہ جزیل شاہ کی آنکھوں میں خون کھولنے لگا

جزیل شاہ نے غصے میں لب بھینچے عالم کو ٹوکتے ہوئے کہا

تم جا سکتے ہو یہاں سے۔۔۔۔

ج ج جی سر!!!!

عالم اپنے بوس کو اچانک اتنے غصے میں دیکھ کر گھبرا گیا اور فوراً کمرے سے باہر نکل گیا

اب اس کمینے کو سزا دینے میں اور مزا آئے گا

جزیل شاہ شیریں کا معصوم سراپا کو اپنی آنکھوں کے سامنے کرتا حقارت سے بولا

اب تیار ہو جاؤ راپنزل اس ناقابل برداشت سزا کے لئے جسکا جرم تم نے کیا ہی نہیں

لیکن جسے تمہارے ماموں نے میری بہن اور ماں کو تڑپا تڑپا کر مارا ہے

ایسے ہی تمہارے لئے میں یہ زمین تنگ کردوں گا

جزیل شاہ اپنی ٹیبل پر موجود سب اشیاء کو نیچے پھینکتے ہوئے بولا

لیکن اسکا غصہ کسی صورت کم نہ ہورہا تھا

Shitttt Shitttt.......

Dammmmmn..........

پھر جلدی سے سگریٹ کا کش لیتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

---

خاں بابا خاں بابا؟؟؟؟؟؟

جزیل شاہ جیسے ہی گھر آیا تو خاں بابا کو آوازیں دینے لگا

جی جی بڑے صاحب؟؟؟؟

میرے لئے ایک بلیک کافی جلدی سے کمرے میں بھجوادیں اور ہاں آج میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔۔۔

جی ٹھیک ہے بڑے صاحب۔۔۔۔

جزیل شاہ خاں بابا کو حکم دیتا بڑے بڑے ڈگ بھرتا اپنے کمرے میں چلا گیا

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا تو کمرا اندھیرے میں ڈوبا تھا۔۔۔۔اس نے دیوار پر ہاتھ مارتے سوئچ آن کیا اور لائٹ ان کی



Urdu Novels Ghar

کمرا کافی بڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

درمیان میں جہازی سائز کا بلیک مہنگی لکڑی سے بنا بیڈ تھا

پھر سائیڈ پر صوفہ اور اسی کمرے میں لائیبریری روم تھا

کمرے کا تھیم بھی بالکل کسی بلیک ہی تھا۔۔۔۔

Same like a #Devil

اپنا کورٹ اتار کر بیڈ پر اچھالا پھر جلدی سے فریش ہونے کے لئے چلا گیا

تقریباً وہ شاور کے نیچے ایک گھنٹہ اپنا غصہ کم کرتا رہا، پھر اپنے اپکو کمپوز کرتا باہر آیا

بلیک ٹی شرٹ اور ساتھ ہی بلیک پینٹ پہنے "بالوں سے ہلکے ہلکے پانی کے قطرے گر رہے تھے "کوئی مغرور شہزادہ لگ رہا تھا

اور ہلکی ہلکی مونچھیں اسے اور حسین بنا رہیں تھیں

ایسے ہی تو نہیں اس مغرور شہزادے

"Sorghun Holding shah companies "

کے مالک پر لڑکیاں مرمٹتی تھیں۔۔۔۔

ابھی وہ ٹاول سے اپنے بال خشک کر ہی رہا ہوتا ہے کہ دروازہ نوک ہوتا ہے

Yesss Com in

بڑے صاحب یہ آپکی کافی

خاں بابا کافی لاکر سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہے اور جانے کے لئے مڑتا ہے

خاں بابا "ازلان شاہ" نہیں آیا ابھی گھر؟؟؟؟

نہیں بڑے صاحب ابھی چھوٹے صاحب گھر نہیں آئے۔۔۔۔

Okay You can Go

ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو۔۔۔۔۔

پھر جزیل شاہ کافی پکڑ کر باہر ٹیرس پر چلا گیا

---

شیریں کو کام کرتے رات کے دس بج چکے تھے۔۔۔۔

اووووففف اللہ ایک تو یہ کام بھی ختم نہیں ہوتے، ابھی سروجدان کی اسائنمنٹ بھی ریڈی کرنی ہے

شیریں دل میں بڑبڑاتی سب گھر والوں کے کپڑے استری کر رہی تھی

شیریں بیٹا؟؟؟؟؟

نزیر احمد نے شیریں کو آواز دی

ج.جی ماموں جان؟؟؟

بیٹا میرے لئے ایک کپ چائے کا تو لے آؤ

جی ٹھیک ہے ماموں جان میں کپڑے استری کر کے ابھی ہی لائی۔۔۔۔

شیریں جلدی جلدی کپڑے استری کرنے لگی

آاااااہہہہہہ۔۔۔

شیریں جلدی جلدی کپڑے استری کر رہی تھی کہ اسکا ہاتھ جل گیا

اور سفید ہاتھوں پر جلنے کا نشان بہت واضح نظر آرہا تھا

لیکن یہاں پرواہ کس کو تھی

اسے تو بس کام ختم کرنا تھا...

کپڑے استری کر کہ وہ سیدھا کچن میں گئی اور چائے بنانے لگی

دل کٹ رہا تھا اسکا،اس ماحول میں بس وہ راہ فرار چاہتی تھی ان لوگوں کی نظروں سے اتنا دور چلے جانا چاہتی تھی کہ کوئی اسے ڈھونڈ نہ پائے

اکیلی تنہائی چاہتی تھی وہ۔۔۔۔۔لیکن یہ ناممکن تھا

چائے بنا کہ وہ اپنے ماموں کو دینے کے لئے گئی

جہاں اسکی ممانی اسکے خلاف زہر اگل رہیں تھیں

---

اجی میں کہتی ہوں کہ لڑکی کا دماغ بہت خراب ہو گیا ہے کالج جا کہ



Urdu Novels Ghar

کوئی دو ٹکے کا رشتہ دیکھو تو بیاہ دو

ایویں کہیں منہ کالا کر کہ آگئی تو کیا منہ دیکھائیں گے ہم لوگوں کو؟؟؟

شیریں جب چائے دینے کے لیے آئی تو اندر سے آتی آوازوں نے اسکے قدم روکے۔۔۔۔۔

پھر مشکل سے آنسو روکتی کڑوا گھونٹ پیتی اندر داخل ہوئی

م مم ماموں جان آپکی چائے!!!!!!!

ہاں ٹھیک ہے یہاں رکھ دو۔۔۔ماموں نے حکم دیا!!!!!

سائیڈ ٹیبل پر چائے رکھ کر وہ اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔

اور پھوٹ کر رودی۔۔۔۔۔

پھر اٹھی اور وضو کرتی باہر آکر نماز پڑھنے لگی

سلام پھیرنے کے بعد جیسے ہی دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے تو اللہ کے سامنے رو دی

"اے اللہ آپ رحیم و کریم ہیں آپ کرم کر دیں مجھ پر اپنا، آپ جو امتحاں لے رہیں ہیں مجھے اس پہ ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرما

یا اللہ میں نے اپنا فیصلہ آپ پر چھوڑ دیا ہے بے شک آپ بہتر انصاف کرنے والے ہیں

مجھے یقین ہے آپ جو کریں گے وہ میرے لئے بہترین ہو گا، لیکن مجھے یہ سب سہنے کی ہمت دیں

گلابی دوپٹے کے ہالے میں اسکا چہرہ کسی چودھویں چاند کی مانند لگ رہا تھا۔۔۔۔

پھر دعا کرتی اٹھی اور ڈائری لے کے بیٹھ گئی اور دن کا گیا گزرا واقعہ لکھنے لگی

اب تو وہ اپنی فیلینگز،اپنے احساسات،اپنے جذبات کسی کے سامنے شئیر بھی نہیں کرتی تھی بس ڈائری میں لکھ کہ یا اپنے اللہ کے سامنے رو کہ اپنا دل ہلکا کر لیتی تھی

اسے کمزور نہیں بننا تھا کسی کے سامنے۔۔۔۔

وہ ایک مضبوط لڑکی تھی دنیا کے سامنے

ہر تلخ بات کو برداشت کرنے والی مسکرا کر بات کو ہوا میں اڑانے والی۔۔۔

---

رات کے بارہ بج رہے تھے جب ازلان شاہ "شاہ مینشن" میں داخل ہوا

ہر جگہ سناٹا دیکھ کے چونکا پھر خاں بابا کو آوازیں دینے لگا۔۔۔

خاں بابا کھانا لگا دیں بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔

خاں بابا کو کہتا وہ صوفہ پر بیٹھ گیا اور موبائل استعمال کرنے لگا اچانک یاد آنے پر خان بابا کو مخاطب کیا

خاں بابا؟؟

جی چھوٹے صاحب۔۔۔

بھائی کہاں پر ہیں ؟؟؟؟

چھوٹے صاحب۔۔ وہ اپنے کمرے میں ہیں

اوکے میں بس 2منٹ میں آیا

پھر فوراً سے اٹھ کر جزیل شاہ کے کمرے میں چلا گیا

---------------------------------

جزیل شاہ اپنے روم میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا کہ دروازہ کھٹکنے پر چونکا

Yesss come in....

ازلان کو دیکھ کے اسکے چہرے پہ نرمی آئی اور کھل کر مسکرایا

Heyyy Buddy how are you???

Yess Bro I'm Good what's about You???

ہاں میں بھی ٹھیک تم بتاؤ کیسی چل رہی ہے تمہاری سٹڈی؟؟؟؟

ہاں بھائی ٹھیک چل رہی ہے۔۔۔۔۔

Goood.....

پہلے جو چہرے پر نرمی تھی اب سختی نے لے لی

ازلان شاہ پڑھائی پر نو کمپرومائز

انجوائے کرو اور خوب کرو لیکن کوئی بھی ایسا پنگا نہ لینا جس سے تم پھنس جاؤ

Understand?????

ہاں ہاں میرے پیارے بھائی سمجھ گیا ہوں۔۔۔۔۔ کیا بھائی آپ ہر وقت بچوں جیسا ٹریٹ کرتے رہتے ہیں

اب میں بڑا ہو گیا ہوں، اچھے برے کی سمجھ ہے مجھے۔۔۔۔۔ میں اپکو کبھی شکایت کا موقع نہیں دوگا

یوڈونٹ وری برو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

And

Love you Bro......

Hahah okay Azlan.....

Love you Too Buddy....

چلو جاؤ اب کھانا کھاؤ

اور رات کو جلدی آیا کرو۔۔۔ اتنا لیٹ باہر رہنا ٹھیک نہیں تمہارا آئی سمجھ

صبح ناشتے پر ملاقات ہوتی ہے

اوکے برو گڈ نائٹ !!!!!!

یہ کہتا ازلان شاہ باہر چلا گیا،

جزیل شاہ کی آنکھوں کے سامنے ایک دفعہ پھر وہی معصوم چہرہ آیا اور لب کھل کر مسکرائے

لیکن اچانک مسکراہٹ کی جگہ غصے نے لے لی۔۔۔۔

اب دیکھنا تھا اس جنگ میں شیریں رانا کی محبت جیتے گی یا پھر جزیل شاہ کا انتقام۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ہر طرف گہما گہمی تھی، لڑکیاں اور لڑکے مل کے ڈانس کر رہے تھے کچھ لوگ شراب جیسی حرام چیز کو نوش کر رہے تھے۔۔۔۔۔

انہی میں سے وسیم ملک بھی بیٹھا حیا کے سارے ریکارڈ توڑ کر گلچھے اڑا رہا تھا۔۔۔

ہاں بھئی اس اڈے کا کیا بنا؟؟؟؟؟؟

لڑکیاں تیار ہیں نہ ؟؟ جن کی سمگلنگ ہونی ہے۔۔۔۔۔

جی مالک سب تیار ہے بس پولیس کا ڈر ہے پولیس ہمارا اڈہ ڈھونڈ رہی ہے لیکن آپ فکر نہ کریں جس جگہ اڈہ ہے ہمارا اس جگہ پولیس تو دور کی بات کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکے گا

وسیم ملک کے ایک خاص بندے نے اسے اطلاع دی

پھر ہر جگہ کمینگی والے قہقہے گونجے۔۔۔۔۔

اگلی صبح شیریں آج معمول سے پہلے اٹھ گئی۔۔۔اسے وقت سے پہلے آج یونیورسٹی پہنچنا تھا

اپنے بالوں کا جوڑا باندھتی فجر کی نماز ادا کرنے کے لئے وضو کرنے کے لئے واشروم گئی۔۔۔

اور وضو کر کہ نماز ادا کرنے لگی۔۔۔۔۔

سلام پھیر کر دعا کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے۔۔۔۔

یا اللہ میں آپ سے کچھ نہیں مانگتی بس اتنا مضبوط بنا دیں مجھے کہ میں اپنی ذات کے لیے لڑ سکوں ناامیدی میرے آس پاس بھی نہ بھٹکے۔۔۔۔

پھر دعا کر کہ اٹھی اور تھوڑی دیر کے لئے باہر لان میں چلی گئی جہاں تازہ ہوا میں لمبا سانس لینا اسے اچھا لگتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تازہ ہوا میں لمبا سانس لینے سے اسے لگتا تھا جیسے آدھی پریشانیاں اسکی ختم ہو گئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

---

جزیل شاہ رات لائبریری میں بیٹھا بیٹھا وہیں سو گیا تھا۔۔۔۔

صبح اسکی آنکھ جلدی کھل گئی تو جاگنگ کے لئے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

باہر کی فریش ہوا اور ساتھ محبوب کا خیال اسے سرشار کر گیا

"راپنزل "تم جلد ہی میرے پاس ہو گی

میں بہت جلد تمہیں اپنے پاس لے آؤں گا۔۔۔۔۔۔

پھر ہماری اپنی دنیا ہو گی۔۔۔۔۔

جزیل شاہ شیریں کو سوچتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

پھر اچانک تاثرات بدلے اب مسکراہٹ کی جگہ غصے نے لے لی

راپنزل تیار ہو جاؤ جزیل شاہ کے پنجرے میں ہمیشہ قید ہونے کے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر وہ اٹھتا گھر کی طرف روانہ ہوا

خاں باباخاں بابا؟؟؟؟

جزیل شاہ جیسے ہی جاگنگ سے آیا خاں بابا کو آوازیں لگانے لگا۔۔۔

جی بڑے صاحب!!!!!

میرے لئے فریش جوس لے کر آئیں جلدی سے

خاں بابا کو حکم دیتا وہ لاؤنج میں ہی بیٹھ گیا

بلیک ٹراؤزر پہنے ساتھ ہی بلیک ٹی_ شرٹ پہنے بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔۔

6 فٹ سے نکلتا قد، چوڑا کشادہ سینہ، چست جسم بے شک وہ ایک خوبرو نوجوان تھا۔۔۔۔۔

اور ہر لڑکی کا دل دھڑکا دینے والا مغرور شہزادہ۔۔۔۔۔

لیکن جب محبت، عشق، جنوں جس کو ہو جائے، تو بڑے بڑوں کو، شہزادوں کو، بادشاہوں کو محبوب کے در کا فقیر بنا دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

یہ لیں بڑے صاحب جوس!!!!!

خاں بابا نے جزیل شاہ کو اسکا جوس لا کر دیا

شکریہ خاں بابا وہ مسکرایا

اور خاں بابا نے دل سے اسے دعا دی، دل سے کہا کہ جزیل شاہ کی یہ مسکراہٹ ایسے ہی اسکے لبوں پر رہے۔۔۔۔۔۔۔

خاں بابا ازلان شاہ نہیں اٹھا؟؟؟؟

نہیں چھوٹے صاحب ابھی نہیں اٹھے۔۔۔۔۔

خاں بابا جزیل شاہ کو جواب دیتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنے میں جزیل شاہ کے فون کی بیل ہوئی۔۔

Yess Jazeel Shah is speaking!!!!!!!!

سر ایک اہم خبر ہے۔۔۔۔۔

عالم نے فون ریسیو ہوتے ہی جزیل شاہ کو کہا

جزیل شاہ کے تاثرات تنے

ہاں میں سن رہا ہوں عالم۔۔۔۔۔

سر مجھے اپنے ایک ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ وسیم ملک آج یا کل یعنی بہت جلد بہت سی لڑکیوں کی سمگلنگ کرنے والا ہے

انہیں مختلف ممالک میں بھیج کر غلط کام کروانے کے لئے آگے بیچے گا

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وسیم ملک خود منظر عام پر نہیں آرہا



Urdu Novels Ghar

اور اپنا اڈہ بھی کہیں چھپا کر رکھا ہے

جزیل شاہ جیسے جیسے یہ سن رہا تھا ویسے ویسے اسکے تاثرات بدل رہے تھے

غصے سے رگیں تن گئیں۔۔۔۔۔اور اس نے غصے سے اپنے لب بھینچے۔۔۔

عالم مجھے اسکے اڈے کا پتہ چاہیے آج ہی

Understand????

جی سر میں کوشش کر رہا ہوں انشاءاللہ "اللہ" نے چاہا تو ہم وسیم ملک جیسی برائی کا خاتمہ ضرور کریں گے معاشرے سے۔۔۔۔۔۔

اوکے !!!!!!!!!!!

پھر فون بند کرتا جلدی سے اٹھا اور فریش ہونے کے لئے چلا گیا

آج اسے بہت اہم اہم کام سر انجام دینے تھے۔۔۔۔۔۔

-----------------------------------

شیریں جلدی سے کام ختم کر کے یونیورسٹی نکلی آج اسے ٹائم سے پہلے یونیورسٹی پہنچنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی یونیورسٹی کے گیٹ پر پہنچی ارم راستے میں ہی اسے مل گئی

Wao what a Pleasant surprise

آج تو محترمہ بہت جلد پہنچی ہیں یونیورسٹی

لگتا ہے آج ممانی اٹھیں نہیں اتنی جلدی،ارم نے شیریں کے آتے ہی اتنے سوالات کر دیئے

یار ارم مجھے سکھ کا سانس تو لینے دو۔۔۔

ایک تو تمہاری زبان بھی بہت چلتی ہے

شیریں نے اسے گھورا۔۔۔۔

ابھی سر وجدان کی کلاس میں ٹائم تھا تو وہ دونوں لائبریری چل دی

لائبریری روم میں وہ بیٹھ کر باتیں کرنے لگی اور ارم کی بات پر دونوں نے قہقہ لگایا کہ اسی اثناء پیچھے سے کسی نے بلایا

ایکسکیوز می؟؟؟؟؟؟؟

ابھی وہ باتیں کر رہیں تھیں کہ ایک سینئیر لڑکے نے انکو ٹوکا

لڑکے کے بلانے پر دونوں نے ایک ساتھ اس کی طرف دیکھا

شیریں نے اسکی طرف دیکھ کہ پھر نظریں جھکا لیں۔۔۔

اور ارم پر معاملہ چھوڑ دیا کہ وہ ہی ان سب چونچلوں سے نمٹ لے

جی؟؟؟؟؟؟؟

بولیں کیا بات ہے؟؟؟؟

ارم نے اس سینئیر لڑکے کو ابرو اچکا کر پوچھا

محترمہ یہ لائبریری ہے یہاں کے کچھ رولز ہیں آپکو انہیں فالو کرنا چاہیے

یہاں سکون سے بیٹھ کر پڑھا جاتا ہے نا کہ خوش گپیاں ماری جاتی ہیں۔۔۔۔

آپکی وجہ سے سب ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔۔۔

پلیز یا تو پڑھ لیں یا پھر باتیں کرنے کے لئے باہر چلی جائیں

ازلان شاہ نے ان دونوں کو ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔

ارم کے تو مانو جیسے طوطے اڑ گئے

شیریں کا بھی کچھ کم نہیں تھا حال ارم سے

ہیں ہیں ہیں ؟؟؟؟؟؟؟

آپکا مطلب ہم سب کو ڈسٹرب کر رہیں ہیں محترم ؟؟؟

ارم نے اپنے دونوں کے طرف (شیریں اور اپنی طرف) انگلی سے اشارہ کر کہ ایک ابرو اچکا کر پوچھا

Yessss......

آپ دونوں ڈسٹرب کر رہیں ہیں۔۔۔

ازلان شاہ نے مطمئن ہو کر جواب دیا

محترم ہم باتیں نہیں بلکہ سٹدی کو ہی ڈسکس کر رہے تھے

اگر آپ اتنے ہی پڑھا کو بن رہیں تو باہر جا کر پڑھ لیں

ارم نے منہ بنا کہ کہا۔۔۔۔۔

شیریں نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔

بلکل ہم یہاں سٹڈی ہی کر رہیں ہیں۔۔۔۔۔۔ناکہ باتیں شیریں نے اسے مسکرا کر کہا

نہیں پھر کان خراب ہیں نہ میرے جس میں سے مجھے قہقوں اور خوش گپیوں کہ آوازیں آرہیں تھیں

ازلان شاہ نے جھنجھلا کر کہا

جی بلکل آپ کے کان ہی خراب ہیں جناب

ارم نے اس پر چوٹ کی۔۔۔۔۔۔۔

وااااہ وااااہ۔۔۔۔۔

"ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری"

ایک تو لائبریری جیسی پر سکوں جگہ پر آپ قہقے لگا رہی ہیں اور پھر اپنی غلطی بھی نہیں مان رہیں

مجھے سوری کہیں !!!!

ازلان شاہ نے سخت تاثرات میں کہا

کیا کیا؟؟؟؟؟؟؟

سوری وہ بھی تمہیں؟؟؟؟؟؟

ہاہاہاہاہاہا جوک اچھا ہے۔۔۔۔۔۔

ارم نے اسکا مذاق اڑایا

دیکھیں آپ سوری کہہ رہیں ہیں یا نہیں ؟؟؟

ازلان شاہ نے تحمل سے پوچھا جب کہ ارم کا مزاج تو اسے بہت غصہ دلا گیا تھا پر اپنے اپکو کمپوز کیا

کیونکہ اسے ہمیشہ عورت سے نیچی آواز میں بات کرنا سکھایا گیا تھا اسکی تربیت ہی ایسی کوئی تھی

اس کے نزدیک مرد وہ نہیں جو عورت پر اپنا رعب جمائے

مرد تو وہ ہے جو عورت سے تحمل اور عزت سے بات کرے

نہیں بلکل بھی نہیں !!!!!

ہم کیوں مانگیں آپ سے معافی ؟؟؟

ہے نا شیریں ؟؟؟؟؟

ارم نے شیریں کو دیکھتے ہوئے کہا:

شیریں بیچاری کبھی ازلان شاہ کو دیکھ رہی تھی کبھی ارم کو۔۔۔۔۔۔

یار چھوڑ نہ ارم......

کیوں بات کو بڑھا رہی ہو میں مانگ لیتی ہوں معافی۔۔۔۔ ویسے بھی غلطی ہماری ہی تھی۔۔۔۔۔ معافی مانگ کر ہم کونسا چھوٹے ہو جائیں گے

شیریں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔!!!!

چپ کرو تم۔۔۔۔ ہم کیوں معافی مانگے ؟؟؟

ایسے لڑکے بس لڑکیوں سے باتیں کرنے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں۔۔۔ابھی ازلان شاہ انکی آپس کی گفتگو سن ہی رہا تھا کہ جھنجھلا کر کہنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

اوکے میں ابھی لائبریرین کو آپکی شکایت لگاتا ہوں تاکہ آپکو جرمانہ بھی ہو اور آئندہ سے لائبریری میں داخل بھی نہ ہونے دیا جائے۔۔۔۔۔

یہ کہتے ہی ازلان شاہ وہاں رکا نہیں اور لائبریرین کے پاس چلا گیا تاکہ اس بدتمیز لڑکی کی شکایت لگا سکے جو اپنی غلطی ہونے کے باوجود سینہ زوری کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

شیریں نے جیسے ہی سنا تو اوسان خطا ہو گئے اسکے

وہ بیچاری تو لائبریری سے ہی اپنا کورس مکمل کرتی ہے

ممانی نے تو کبھی پیسے ہی نہیں دیئے کہ وہ بکس لے سکے۔۔۔۔۔

نہیں نہیں پلیز آپ لائبریرین کے پاس نہ جایئے گا میں معافی مانگ لیتی ہوں اپنی دوست کی طرف سے

شیریں جلدی سے ازلان شاہ کے پیچھے گئی۔۔۔

ازلان شاہ نے اس حجابی گرل کی طرف دیکھا جو بہت معصوم تھی

دیکھیں ایم سوری۔۔۔۔۔

آپ لائبریرین کے پاس نہ جایئے گا میں مانگ لیتی ہوں معافی

نہیں محترمہ آپ معافی نہ مانگے

جس نے بد تمیزی کی ہے وہ معافی مانگے گی۔۔۔ازلان شاہ نے ارم کی طرف دیکھتے ہوئے سخت تاثرات میں کہا

کیا کیا؟؟؟تم نے مجھے بد تمیز کہا؟؟؟

خود کیا ہو؟؟؟الو کے پٹھے

ارم تو جیسے اس پر پھٹ پڑی۔۔۔

Okay it's Your Own Choice....

میں لائبریرین کے پاس شکایت لگا دیتا ہوں۔۔۔۔

پھر یہ کہتا وہ وہاں سے چلا گیا

پلیز ارم یہ وقت بحث کا نہیں ہے تم معافی مانگ لو میرے لئے۔۔۔۔

شیریں نے معصوم شکل بنا کہ اسے کہا تو ارم پگھل گئی اور ویسے بھی ارم کو اسکے حالات کا پتہ تھا تو اسی لئے معافی مانگنے کے لیے تیار ہو گئی۔۔۔

او کے او کے میں مانگ لیتی ہوں تم پریشان نہ ہو ارم نے اسکی گال تھپکاتے ہوئے کہا۔۔۔

Listen MR X,Y,Z

ارم نے ازلان شاہ کو بلاتے ہوئے کہا

ازلان نے پیچھے مڑ کر ابرو اچکائے جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ کیا مسئلہ ہے اب

I'm Sorry

ارم نے مشکل سے یہ الفاظ ادا کئے

ازلان شاہ کے لب مسکرائے۔۔۔۔ جسے وہ بڑی مہارت سے چھپا گیا

کیا کیا؟؟؟ مجھے سنائی نہیں دیا ازلان شاہ کو اب اس کو تنگ کرنے میں مزا آرہا تھا

ارم نے لب بھینچے ہوئے پھر کہا

آئم سوری۔۔۔۔۔۔۔

اٹس اوکے !!!! معاف کیا آپکو مس۔۔۔۔ازلان شاہ نے مسکرا کر جواب دیا

اسکی مسکراہٹ تو مانو ارم کو آگ لگا گئی۔۔۔۔۔۔

پھر دونوں وہاں سے غصے میں چل دیں۔۔۔

سمجھتا کیا ہے خود کو؟؟؟

شیریں اس نے مجھ سے معافی منگوائی، اگر تمہاری مجبوری نہ ہوتی تو قسم سے ایسا مزا چکھاتی کہ یاد رکھتا

"الو کا پٹھا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا بس کر دو اب ارم کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

معافی مانگ کر کونسا تم چھوٹی ہو گئی ہو؟؟؟؟

ویسے بھی ہماری غلطی تھی۔۔۔۔۔۔ ہم ہی اونچا بول رہے تھے، چلو اب منہ سہی کر و اور آؤ کلاس میں چلیں

سر کی کلاس شروع ہونے میں ابھی 7 منٹ باقی ہیں۔۔۔۔

شیریں نے اسے ریلیکس کرتے ہوئے کہا

دیکھنا میں اس سے کیسا بدلہ لیتی ہوں کہ یادرکھے گا۔۔۔۔

ارم غصے میں وہاں سے پیر پٹختی نکل گئی اور زیریں اسکے پیچھے بھاگنے لگی۔۔۔۔

-------------------------

ہاں احمد ؟؟؟؟سب کام تیار ہے نا؟؟؟

ارمان ملک نے احمد کو پوچھا

ہاں ارمان سب کچھ ریڈی ہے بس موقع دیکھ کر ہمیں اپنا کام سرانجام دینا ہے

WellDone......

اب مزا آئے گا بلبل کے پر کاٹنے میں۔۔۔۔۔

مجھے تھپڑ مارا تھا نہ اسی ہاتھ کو میں نے اذیت نہ دی تو کہنا۔۔۔۔۔

ایسی سزا دوں گا کہ اسے خود کو خود سے نفرت ہو جائے گی۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔

دونوں کے قہقے گونجے۔۔۔۔۔۔

یار ارمان !!!!!مجھے بھی تھوڑا حصہ ملے گا نہ ؟؟؟؟؟

احمد نے کمینگی سے آنکھ مارتے ہوئے پوچھا

ہاں بے بی۔۔۔۔۔

کیوں نہیں ملے گا تمہارا حصہ۔۔۔۔

اسے استعمال کر کہ میں ایسے ٹشو کی طرح پھینک دوں گا پھر تم جتنا مرضی اپنا حصہ لینا۔۔۔۔

ارمان نے گھٹیا مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاواااااہ میرے یار کیا بات ہے تیری۔۔۔۔

احمد نے اسکا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

---

سروجدان کا لیکچر شروع ہو گیا تھا آج سروجدان نے شیریں کو فرنٹ کرسی پر بیٹھے پہلے ہی دیکھ لیا تھا اور پھر لیکچر سٹارٹ کیا

پھر ایک کے بعد دوسرا، دوسرے کے بعد تیسرا لیکچر ہوا اور یونیورسٹی کا ٹائم بھی ختم ہو گیا۔۔۔۔۔۔

شیریں جلدی جلدی گھر پہنچنا چاہتی تھی آج اسکا دل صبح سے ہی گھبرا رہا تھا۔۔

لیکن اگنور کرتی وہ لیکچرز لے رہی تھی۔۔۔۔۔

لیکن یونیورسٹی ختم ہونے کے بعد وہ گھر پہنچنا چاہتی تھی۔

ابھی وہ راستے میں تھی کہ اچانک ایک گاڑی آئی اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں نے جیسے ہی اپنی آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں تو انجان جگہ پر اپنے آپ کو دیکھ کہ ٹھٹکی۔۔۔

اندھیرے میں شیریں کا دل گھبرانے لگا تو یک دم دل سے اپنی عزت کی حفاظت کی دعا کی

ہمت کر کہ آہستہ سے اٹھی اور اندھیرے میں روشنی کی امید لے کر ادھر ادھر باہر دروازے کا راستہ ڈھونڈنے لگی

اتنے میں اسے ڈنڈا ملا جسے اس نے مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔

آنسو آنکھوں سے جاری تھے، اور اپنی قسمت پہ بیٹھی وہ رو رہی تھی۔۔۔

اسے اپنے بچپن کی بات یاد آئی جب اچانک گھر کی لائٹ چلے گئی تھی اور شیریں نے رو رو کر پورا گھر سر پر اٹھا لیا تھا

اندھیرے سے تو اسے بچپن سے ہی "فوبیا" تھا

اور اسکے ماما بابا ساری رات اسکے پاس بیٹھے اسے تسلیاں دیتے رہے کہ وہ اکیلی نہیں ہے اسکے ماما بابا اسکے پاس ہیں

---------

ماما بابا دیکھیں آپکی شیریں تن تنہا یہاں قید ہے، بغیر کسی جرم کے

ماما دیکھیں مجھے کوئی تسلیاں دینے والا بھی نہیں۔۔۔

اور ساتھ ہچکیوں کے ساتھ رونے لگی، ابھی وہ شکایت کر رہی تھی کہ اچانک دروازہ کھلا

اور اندر کوئی داخل ہوا

شیریں نے جب اندر کسی کو داخل ہوتے دیکھا تو رنگ "فق" ہوا

یا اللہ پلیز میری عزت کی حفاظت کرنا مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے دل نے شدت سے دعا کی۔۔۔۔

ک ک ک کو کون ہو تم ؟؟؟

شیریں نے ہمت کر کہ لڑکھڑاتی زبان سے پوچھا۔۔

دیکھو تم جو بھی ہو مجھے جانے دو میری کیا دشمنی ہے تم سے شیریں روتے ہوئے اس سے التجا کرنے لگی۔۔۔۔

میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟

ہاہاہاہاہاہا!!!!!

دشمنی تو بہت گہری ہے تم سے میری مس شیریں۔۔۔۔

تمہارے اس تھپڑ نے ہمارے درمیان دشمنی پیدا کی ہے۔۔۔۔۔

اب بھگتو خمیازہ۔۔۔۔۔

ارمان ملک مکروع ہنسی ہنسا۔۔۔

اور اسکے سامنے بیٹھ کر شیریں کا بے بسی کا تماشہ دیکھنے لگا

د دیکھ دیکھو میرے پاس نہ آنا میں تم سے پوری یونیورسٹی کے سامنے معافی مانگنے کے لیے تیار ہوں بس مجھے جانے دو تمہیں اللہ کا واسطہ۔۔۔۔

شیریں نے اس سے گڑگڑا کر کہا۔۔۔

کیا کہا جانے دوں ؟؟؟

مطلب بلبل کو قید سے آزاد کر دوں ؟؟؟

نہ میری جان۔۔۔۔۔۔

اتنی پیاری بلبل کو کون آزاد کرتا ہے؟؟

اب تم ہی بتاؤ کوئی آزاد کرتا ہے بلبل کو؟؟؟؟؟

ہاہاہا۔۔۔۔۔۔

ایک دفعہ پھر قہقہ گونجا

کہ اچانک وہ خاموش ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔اور سپاٹ لہجے میں بولا

یہ لو یہ کچھ کپڑے ہیں اسے پہن کے تیار ہو جاؤ آج ہم مزے کریں گے۔۔۔

ارمان ملک کی یہ رنگین شام آج تمہارے نام۔۔۔۔

خوش قسمت ہو تم بلبل۔۔۔۔۔ نہیں تو لڑکیاں میری قربت کے لئے ترستی ہیں جان من۔۔۔۔۔

شیریں اسکے اتنے گھٹیا الفاظ سن کر تو ادھر ہی سن ہو گئی۔۔۔۔۔

دل چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اندر چلی جائے۔۔۔۔

لیکن اسے ہمت نہیں ہارنی تھی۔۔۔اسے ہمت اور عقلمندی سے کام لینا تھا۔۔۔۔۔

ارمان ملک کے الفاظ سن کر اسکے ہاتھوں کی گرفت ڈنڈے پر اور زیادہ محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

کپڑے دے کر جب ارمان ملک جانے لگا تو شیریں نے زور لگا کہ اسکے پیچھے سے ارمان ملک کے سر پر ڈنڈا مارا

ارمان ملک کے تو چودہ طبق روشن ہوئے اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی ارمان ملک زمین بوس ہوا شیریں جلدی سے اپنا دوپٹہ پکڑ کر گہرا سانس لینے لگی پھر کچھ دیر بعد باہر کی جانب اندھا دھند بھاگی۔۔۔۔۔۔

شام کے سائے گہرے ہورہے تھے۔۔۔اور جگہ بھی نامعلوم تھی

پسینے میں شرابور وہ بس بھاگ رہی تھی کسی طرح بس وہ گھر پہنچنا چاہتی تھی۔۔۔۔

جنگل میں سے ہوتی ہوئی وہ سڑک تک آئی۔۔۔۔۔۔۔

ارمان ملک شیریں کو اغوا کرکہ شہر سے دور اپنے فارم ہاؤس میں لے آیا تھا جو کہ جنگل کے بیچ و بیچ واقعہ تھا

اکثر ارمان ملک یہاں ہی اپنے دوستوں کے ساتھ نائٹ پارٹیز کرتا تھا

جہاں بس شراب نوشی کی جاتی اور خوبصورت حسیناؤں کے ساتھ گلچھڑے اڑائے جاتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں جیسے ہی سڑک پر آئی ایکا دوکا گاڑیوں کو دیکھ کر اور گھبرائی اور پھر شام کے سائے بھی آہستہ گہرے ہورہے تھے

وہ تیز تیز چلتی اپنے اللہ کی مدد کا انتظار کررہی تھی

---

آئے ہائے میں کہا تھا نہ یہ لڑکی کوئی نہ کوئی رنگ ضرور دیکھائے گی۔ لیکن تم ہی نہیں مانتے تھے نزیر احمد اب دیکھ لیا نہ۔۔۔۔۔۔

سمیعہ بیگم نے زہر اگلتے کہا۔۔۔۔۔

ہائے اب کیا منہ دیکھائے گے محلے والوں کو

وہ تو آرام سے اپنے کسی یار کے ساتھ گلچھرے اڑا رہی ہو گی۔۔۔۔۔

سمیعہ بیگم چارپائی پر بیٹھی اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے نزیر احمد کو بول رہی تھی

تم تو چپ کرو سمیعہ ،اپنی زبان کو تالا لگاؤ مجھے کچھ سوچنے دو

میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ وسیم ملک کو کیا جواب دوں گا

اتنا اچھا سودا لگنا تھا اس منحوس ماری شیریں کا۔۔۔۔

پتہ نہیں کہاں چلے گئی ہے۔۔۔۔۔۔

نزیر احمد نے گھٹیا سوچ کو سمیعہ بیگم کے سامنے ظاہر کیا۔۔۔۔۔

ارے او!!!!!!!میں نہ کہتی تھی کہ یہ لڑکی ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے گی۔۔۔۔۔

اب لگا لو اسکا سودا۔۔۔۔۔۔

تم اس منحوس ماری کو وسیم ملک کے حوالے تب ہی کر دیتے جب اس نے شیریں کو مانگا تھا

سمیعہ بیگم نے پچھتاوے سے کہا

تم پاگل تو نہیں ہو گئی بیوقوف عورت؟؟؟؟؟

اب تمہاری زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکلے آئی سمجھ؟؟؟؟؟

اگر میں تب شیریں کو اسکے حوالے کر دیتا تو یہ جائیداد بھی اسی کے ساتھ چلی جاتی۔۔۔۔

اب مجھے کچھ سوچنے دو کیا کرنا ہے

ان دونوں میاں بیوی کو ابھی بھی پیسے،اور جائیداد کی پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

احساس تو جیسے دونوں میں مر ہی گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ ایک اہم میٹنگ میں تھا۔۔۔

جیسے ہی میٹنگ ختم ہوئی تو رات ہونے والی تھی

گھر کافی دور تھا تو اس نے شارٹ کٹ راستے سے جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔

جزیل شاہ نے گاڑی جنگل کے درمیان والی سڑک میں ڈال دی تا کہ جلدی جلدی گھر جا سکے۔۔۔۔

آج کوئی ڈرائیور بھی نہیں آیا تھا اور نہ ہی کوئی باڈی گارڈ ساتھ تھا

وہ خود کسی کو بھی اپنے ساتھ نہیں لے کے آیا تھا،کیونکہ وہ خود جلدی جلدی یہ کام سرانجام دینا چاہتا تھا

ابھی وہ راستے میں ہی تھا کہ اسے ایک لڑکی ہاتھ ہلاتے ہوئے ملی جیسے کوئی مدد مانگ رہی ہو

کالی چادر سے منہ ڈھکا ہوا تھا

جزیل شاہ رکنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن پھر یہ سوچتے ہوئے کہ شاید اسے زیادہ مدد کی ضرورت ہو تو گاڑی روک لی۔۔۔۔

جی محترمہ آپ کون ہیں اور یہاں رات کے وقت کیا کر رہیں ہیں ؟؟؟

جزیل شاہ نے گاڑی کا شیشہ نیچے کر کہ شپاٹ لہجے میں اس کالی چادر والی سے پوچھا۔۔۔۔

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

دیکھیں پلیززززمیری مدد کریں میں آپکے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں

مجھے بچالیں اس درندے سے۔۔۔۔۔

شیریں نے جیسے ہی ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے کہا تو اسکے منہ سے چادر کھسکی اور اسکا چہرہ نظر آیا

جزیل شاہ نے جیسے ہی شیریں کو دیکھا تو اسکا خون خولہ۔۔۔۔۔

غصے سے رگیں تن گئیں۔۔۔۔۔

شیریں اسکے اتنے شپاٹ چہرے کو دیکھ کر گھبرائی

پلیز میری مدد کریں۔۔۔۔۔۔۔۔ شیریں نے روتے ہوئے کہا۔۔ میری عزت کا سوال ہے میری عزت بچالیں

اس درندے سے بچالیں مجھے

آپکو اللہ کا واسطہ

شیریں رو رو کر اس التجا کر رہی تھی

اور جزیل شاہ بس اسکی طرف دیکھی جارہا تھا کسی ٹرانس کی کیفیت میں۔۔۔۔۔

بکھرے بال جس کی کچھ آوارہ لٹیں باہر اسکے منہ کو چھو رہیں تھیں

سرخ و سفید رنگت اور گھنی پلکیں گلابی ہونٹ۔۔۔۔

رونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں اور پیاری ہو گئی تھیں

اور چھوٹی سی تیکھی ناک جو رو رو کر اور سرخ ہو گئی تھی اس میں چمکتی ہوئی لونگ۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے شک مکمل حسن کا مجسمہ تھی۔۔۔ جس پر جزیل شاہ مر مٹا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ جزیل شاہ جس پر پوری دنیا کی حسین ترین عورتیں مرتی تھیں وہ کسی معصوم کو اپنا دل دے چکا تھا۔۔۔۔

شیریں نے جب جزیل شاہ کو اپنی طرف غور سے دیکھتے ہوئے نوٹ کیا تو

وہ دو قدم پیچھے ہوئی

اور جزیل شاہ کو شاید یہ حرکت کچھ پسند نہ آئی۔۔۔۔۔۔

کون ہے وہ؟؟؟؟؟

جزیل شاہ نے سخت تاثرات میں پوچھا۔۔۔۔۔

شیریں کو چپ دیکھتے دوبارہ اس نے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔

تمہیں سنائی نہیں دیا؟؟؟؟

کون ہے وہ جس نے تمہاری یہ حالت کی ہے؟؟؟؟؟؟

اا ار ارمان ملک۔۔۔۔۔

شیریں نے ٹوٹے ہوئے الفاظ میں کہا۔۔۔۔

Okay!!! Sit in the Car

جزیل شاہ نے اسے حکم دیا

شیریں اسکی سختی دیکھ کہ بولی۔

دیکھیں اگر آپ نہیں مدد کرنا چاہتے تو نہ کریں لیکن مجھ سے سختی سے بات نہ کریں۔۔۔۔

میں کسی اور سے لفٹ مانگ لیتی ہوں

Sorry For Disturbance...You can Go

شیریں نے رخ موڑ کر کہا اور پھر وہاں سے چلنے لگی۔۔۔۔

I said Sit in the Car

میں نے کہا کار میں بیٹھو!!!! تمہیں سنائی نہیں دیا کیا؟؟؟؟

جزیل شاہ تقریباً دھارا

ایک تو رات ہو رہی تھی اوپر سے اسکی ضد نہیں ختم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کیوں بیٹھوں میں ؟؟؟

آپکو اتنا برا لگا ہے میرا مدد مانگنا تو آپ جا سکتے ہیں یہاں کھڑے ہو کر مت چلائیں۔۔۔۔

احسان نہ کریں آپ مجھ پر شکریہ۔۔۔۔

شیریں نے بھی تقریباً غصے سے ہی کہا

مائی لٹل اینجل !!!!!!

Ohh my little Raupinzal.....

کافی مزا آنے والا ہے جزیل شاہ یہ سوچ کر مسکرایا۔۔۔ جسے وہ اپنی گھنی مونچھوں تلے چھپا گیا۔۔۔۔

شیریں ان سنا کرتی وہاں سے آہستہ آہستہ چلنے لگی

دیکھو اگر تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں خود اٹھا کر گاڑی میں بٹھاؤں تو واللہ مجھے ذرا بھی شرم نہیں آئے گی ایسا کرنے میں۔۔۔۔۔۔

سمجھتے کیا ہو خود کو؟؟؟؟؟

نہیں چاہیے مجھے تمہارا احسان۔۔۔۔۔ اگر تم میری مدد نہیں کرنا چاہتے تو ٹھیک ہے جاؤ یہاں سے یہاں کھڑے ہو کر مجھ پر چلاؤ مت شیریں نے جیسے ہی اسکی بات سنی تو غصے سے پاگل ہی ہو گئی۔۔۔

Okay as you Wish!!!!!

اگر تم مدد نہیں لینا چاہتی تو تمہاری مرضی۔۔۔۔

یہاں رات بھر تم جنگلی جانوروں کا کھانا بن جاؤ گی۔۔۔۔

میں تو چلا

جزیل شاہ یہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھنے لگا۔۔۔۔

شیریں نے جب جنگلی جانوروں کی بات سنی تو جسم میں خوف کی لہر دوڑی۔۔۔۔

تو اچانک اس نے جزیل شاہ کو آواز دی

سنو؟؟؟؟؟میں تیار ہوں تمہارے ساتھ بیٹھنے کے لئے۔۔۔اور ساتھ ہی اسکے قریب آئی

جزیل شاہ ابھی گاڑی میں بیٹھنے ہی لگا تھا جب شیریں نے اسے پکارا اور اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

شیریں کی آواز سن کر ہلکا سا مسکرایا اور پھر شیریں کے لئے دروازہ کھولا۔۔۔۔

اسے فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور ڈرائیونگ کرنے لگا۔۔۔۔

شیریں پریشان سی بیٹھی اب آنے والے وقت کا سوچ رہی تھی کہ ممانی کا کیا ردعمل ہو گا اور آنسو بے تحاشا آنکھوں سے نکل کر گلابی گالوں پہ بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

جزیل شاہ کو شیریں کی یہ حالت دیکھ کر بہت تکلیف ہوئی

شیریں کے آنسو اسکے سینے پر پتھر بن کر برس رہے تھے۔۔۔۔

بتاؤ مجھے ارمان ملک نے تمہیں کیوں اغواء کیا؟؟؟؟؟

آنکھیں ہنوز سامنے تھیں لیکن لہجہ بہت سخت تھا۔۔۔۔

شیریں نظر انداز کرتے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔

شیریں کو خاموش دیکھ کر جزیل شاہ نے ابرو اچکائے

جیسے شیریں کا اسے نظر انداز کرنا کچھ خاص پسند نہ آیا ہو۔۔

میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے؟؟؟؟

جزیل شاہ نے اسکی طرف دیکھ کر تھوڑی دبی آواز میں کہا۔۔۔

آپکو اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیئے۔۔

یہ میرا معاملہ ہے۔۔۔۔

آپ کا احسان رہے گا مجھ پر کہ آپ نے مجھے صیح سلامت گھر پہنچایا ہے۔۔۔۔۔

اس لئے آپکا کوئی حق نہیں بنتا کہ آپ مجھ سے اس بارے میں کچھ بھی پوچھیں۔۔۔

شیریں نے ثپاٹ لہجے میں کہہ کر نظریں پھیر لیں اور باہر کی جانب دیکھنے لگی

جہاں رات کے وقت سنسان سڑک پر جزیل شاہ کی گاڑی دوڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

جزیل شاہ کی شیریں کی بات سن کر غصے سے رگیں تنی اور سپیڈ سے گاڑی لے کر یک دم بریک لگائی۔۔۔

شیریں کی سامنے ٹکر لگنے ہی لگی تھی وہ تو صد شکر کہ سیٹ بیلٹ پہنی ہوئی تھی اور وہ بال بال بچی۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ نے ایک سیکنڈ سے پہلے شیریں کا بازو دبوچ کر کھینچ کر اپنے سے قریب کیا اتنا قریب کے دونوں کے درمیان بس دو انچ کا فاصلہ تھا۔۔۔۔۔۔

شیریں نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنے آپکو چھڑوانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ کی گرم سانسیں شیریں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

بدتمیز انسان چھوڑو مجھے، تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی۔۔۔۔۔۔

میں نے آج تک کسی بھی نامحرم کو اپنے آپکو چھونے نہیں دیا۔۔۔۔

اور تم مجھے کیسے چھو سکتے ہو؟؟؟؟؟؟

تم نے مجھے ناپاک کر دیا ہے، میں نے اپنے آپکو اپنے محرم کے لئے سنبھال کے رکھا تھا۔۔

How Dare you?????you Cheap....

شیریں غصے سے اس پر برس پڑی۔۔۔

اور جزیل شاہ محفوظ ہوتا اسکی باتیں سن رہا تھا۔۔۔۔۔۔

My Little Raupinzal....

یہ کوشش بے کار ہے کیوں اپنی انرجی ویسٹ کر رہی ہو۔۔۔۔

تم مجھ سے اپنا آپ نہیں چھڑوا سکتی۔۔۔اس لئے یہ چھوٹی چھوٹی کوششیں نہ کرو۔۔۔۔

جزیل شاہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

گھٹیا انسان!!!!!!!

تم بھی ارمان ملک جیسے ہی ہو، اکیلے میں لڑکی دیکھی تو تمہاری نیت خراب ہو گئی۔۔۔۔۔

شیریں نے ہچکی لیتے ہوئے کہا۔۔۔

جزیل شاہ کی گرفت اسکے بازو میں اور زیادہ ہوئی۔۔۔

غصے سے خون کھولنے لگا۔۔۔۔

کیا کہا؟؟؟؟؟؟

میں تمہارا فایدہ اٹھا رہا ہوں ؟؟؟؟؟

مس شیریں میرا حق آپ پر تب سے ہی ہے جب میں نے آپکو یونیورسٹی میں پہلی دفعہ دیکھا تھا۔۔۔۔

You are just mine Only Mine understand?????

تم بس میری ہو،بس میری آئی سمجھ ؟؟؟؟؟؟

اور حق کی بات چھوڑو، تم تو اتنی اپنی بھی نہیں جتنی میری ہو۔۔۔۔۔۔

اسلئے محرم بس میں ہی آپکا بنوں گا۔۔۔۔۔۔

اور یہ بات جتنی جلدی اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بٹھالو تو تمہاری لئے اچھا رہے گا۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ غصے سے اس پر چلایا اور پھر دھکا دے کر پیچھے چھوڑا۔۔۔۔

شیریں اس افتاد کے لئے ابھی تیار نہیں تھی کہ گاڑی کے دروازے کے ساتھ بہت زور سے لگی۔۔۔۔۔۔

شیریں کے آنسو میں اور زیادہ روانی آگئی

ک ک کون ہو تم ؟؟؟

کیسے جانتے ہو میرا نام ؟؟؟؟

شیریں نے کانپتی ہوئی آواز میں جزیل شاہ سے پوچھا۔۔۔۔۔

میں تمہیں بتانے کا روادار نہیں ہوں۔۔۔۔۔

جزیل شاہ یہ کہتے ہی گاڑی کی سپیڈ فل کر دی۔۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

مجھے بتاؤ کیوں ارمان ملک نے تمہیں کڈنیپ کروایا تھا۔۔۔۔

جزیل شاہ نے بغیر کسی تمہید باندھے سامنے دیکھتے ہوئے سرد تاثرات میں شیریں سے پوچھا۔۔۔۔

بتاؤ جلدی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ دھاڑا۔۔۔۔۔

شیریں جزیل شاہ کو اتنا غصے میں دیکھ کر گھبرا گئی اور شروع سے لے کر آخر تک اسے سب کچھ بتایا۔۔۔

کہ کیسے اس نے اسے تھپڑ مارا اور اس نے بدلہ لینے کے لیے اسے کڈنیپ کروایا۔۔۔۔۔

جزیل شاہ جیسے جیسے سن رہا تھا ویسے ویسے غصے سے خون کھول رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ارمان ملکککککککک۔۔۔۔

تمہیں میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔اب میرے وار کے لئے تیار رہنا

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری شیریں کو ہاتھ لگانے کی۔۔۔۔۔

Just wait and Watch...

جزیل شاہ نے زور سے اسٹیئرنگ میں ہاتھ مارتے اور تقریباً چلاتے ہوئے کہا

شیریں نے اسے غصے میں دیکھ کر خوف سے آنکھیں میچی۔۔۔۔۔

دل ہی دل میں دعا کرنے لگی

یااللہ پلیز میرے لئے آسانی پیدا کر۔۔۔۔میں اور امتحان میں نہیں پڑ سکتی۔۔۔۔

پلیز اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں یہ زندگی میرے لئے اور کونسا امتحان کا کر کھڑا کرنے والی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارمان ملک کو آہستہ آہستہ ہوش آیا تو اپنے آپکو زمین میں پڑا دیکھ کر ٹھٹکا۔۔۔۔

پھر کچھ یاد آنے پر فوراً سے اٹھا اور ایک کمرے سے دوسرے کمرے پھر تیسرے کمرے میں شیریں کو ڈھونڈنے لگا

جب پورے فارم ہاؤس میں ڈھونڈنے کے باوجود اسے شیریں نہیں ملی تو غصے سے پاگل ہو کر فارم ہاؤس میں برسوں سے کام کرنے والے آدمی کو آوازیں دینے لگا۔۔۔

اسلم چچا اسلم چچا؟؟؟؟؟

وہ تقریباً غرایا۔۔۔۔

ج ج جی سرکار؟؟؟؟

اسلم چچا یہاں جو میں ایک لڑکی لے کے آیا تھا وہ کہاں ہے؟؟؟؟

ارمان ملک نے غصے میں اسلم چچا سے پوچھا۔۔۔

وہ سرکار آپ نے ہی تو کہا تھا کہ میں آج جلدی اپنے کوارٹر میں چلا جاؤں تو میں چلا گیا مجھے نہیں پتہ سرکار۔۔۔

اسلم چچا نے نظریں جھکا کر ہاتھ باندھے ارمان ملک کو بتایا۔۔۔۔۔

Shitttt Shittttt yaaaarrrrrrr

کہاں چلے گئی وہ؟؟؟؟

میرے یعنی ارمان ملک کے ہاتھوں سے وہ کیسے نکل سکتی ہے؟؟؟

دفعہ ہو جاؤ تم یہاں سے۔۔۔۔۔

ارمان ملک اس پر چلایا۔۔۔۔مفت کی روٹیاں توڑ رہے ہو سب۔۔۔۔۔

کہتا ہوں میں بابا کو آپ سب کو یہاں سے فارغ کروائیں۔۔۔۔۔

اب میری شکل کیا دیکھ رہے ہو؟؟؟؟

یہاں سے اپنی شکل گم کرو۔۔۔۔۔۔

ارمان ملک اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسلم چچا پر چلایا۔۔۔

اسلم چچا نے وہاں سے نکلنے میں ہی عافیت سمجھی۔۔۔۔اور ایک سیکنڈ لگایا وہاں سے نکلنے میں۔۔۔۔۔۔

You Bastardssssss,Bitch

یو باسٹر ڈڈڈڈڈڈڈ۔۔۔۔

کمینی لڑکی۔۔۔۔۔تم پھر میرے ہاتھوں سے نکل گئی۔۔۔۔

اب دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔

ارمان ملک نے وہاں موجود جتنی چیزیں تھیں وہ توڑ ڈالیں

لیکن اسکا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اسے اب شیریں سے بدلہ لینا تھا،۔۔۔۔

اسے تڑپانا تھا،۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی میں گہری خاموشی تھی۔۔۔۔۔

اب دونوں آنے والے وقت کے لئے اپنے آپکو تیار کر رہے تھے۔۔۔۔

اتنے میں گاڑی ایک چھوٹے سے سفید پوش علاقے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔

کونسی گلی میں ہے تمہارا گھر؟؟؟؟؟

جزیل شاہ نے بغیر کسی تاثر کے اس سے پوچھا آنکھیں ہنوز سامنے ہی تھیں

شیریں چونکی۔۔۔۔۔

ک ک کیا میرا گھر؟؟؟

ہاں تمہارا گھر؟؟؟ کیا تم زمین میں نہیں رہتی جو اتنی حیراں ہو کر پوچھ رہی ہو

جزیل شاہ کسی کوفت سے بولا۔۔۔۔

گھر تو وہ ہوتا ہے نہ جہاں ماں باپ ہوں

میرے ماں باپ تو کب سے اللہ کے پاس ہیں۔۔۔

شیریں نے قرب سے مسکرا کر کہا

جزیل شاہ نے پہلی دفعہ کسی کو قرب سے مسکراتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔

اور اسکا دل کہیں ڈوبا

ہاں اپنی چھوٹی سے راپنزل کے لئے ڈوبا۔۔۔۔۔اسکا بس چلتا تو سب دنیا سے چھپا کر اپنے پاس رکھ لیتا۔۔۔

ایک آوارہ آنسو جزیل شاہ کی آنکھ سے نکلا اور نہیں گال میں کھو گیا

ہاں جزیل شاہ رویا تھا، کسی لڑکی کے لئے۔۔۔۔۔

پھر اچانک اسکے تاثرات بدلے جہاں پہلے نرمی تھی وہاں اب بس سختی تھی۔۔۔۔۔۔

پھر اپنے آپکو کمپوز کرتے ہوئے پوچھا

۔۔۔

کہاں ہے تمہارے ماموں کا گھر؟؟؟؟

شیریں نے آنکھیں اٹھا کر اس دیکھا اسی لمحے دونوں کی آنکھیں ملی۔۔۔۔۔۔

پھر شیریں نے جلدی سے آنکھیں جھکا کر اسے گلی کا پتہ بتایا۔۔۔۔

دس منٹ بعد گاڑی اس کے ماموں کے گھر کے سامنے تھی۔۔۔۔۔

دونوں نے اتر کر دروازہ نوک کیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہائے ہائے

کون ہے اب ؟؟؟؟؟؟ کون آ گیا ہے اب۔۔۔۔۔

اندر سے ایک نسوانی آواز آئی۔۔۔

دیکھو وہ کرم جلی پتہ نہیں کہاں گلچھے اڑا رہی ہے اپنے یار کے ساتھ۔۔۔۔۔

اس لئے اب ہم سے کوئی نہ پوچھنے آئے۔۔۔۔۔

اندر سے سمیعہ بیگم کی آواز آئی۔۔۔۔۔

جزیل شاہ نے یہ بات سن کر شیریں کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

شیریں اسکی طرف دیکھ کر مسکرائی اور کندھے اچکائے

جیسے بتانا چاہ رہی ہو کہ مجھے پہلے سے پتہ تھا ایسا ہی ہونا ہے۔۔۔۔۔۔

اتنے میں دروازہ کھلا۔۔۔۔۔

اور سمیعہ بیگم شیریں کو کسی لڑکے کے ساتھ دیکھ کر نزیر احمد کو آوازیں دینے لگ لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نزیر احمد نزیر احمد کہاں ہو؟؟؟ باہر آ کر ذرا دیکھو تمہاری بھانجی اپنے یار کے ساتھ آ بھی گئی

کیسی ڈھیٹ لڑکی ہے۔۔۔۔۔۔

آئے ہائے!!!!!!.........

کیوں چلا رہی ہو؟؟؟؟؟؟

نزیر احمد جمائیاں لیتے باہر آیا اور سمیعہ بیگم سے پوچھنے لگا

نزیر احمد دیکھ لو۔۔۔۔۔۔

تمہاری بھانجی منہ کالا کر آئی ہے اور اتنی کوئی بے حیاء ہے کہ اپنے یار کو بھی ساتھ لائی ہے

جیسے ہی نزیر احمد باہر آیا تو سامنے سمیعہ بیگم نے باہر کی طرف اشارہ کر کہ زہر اگلا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں ممانی جان میں کہیں منہ کالا کر کہ نہیں آئی

میرا اللہ گواہ میں ہے میں بالکل پاک ہوں

ممانی جان میرا یقین کریں

خدا کا واسطہ ہے۔۔۔۔

شیریں روتے ہوئے سمیعہ بیگم کے پاؤں پڑی اور اپنی پاکدامنی کی صفائی پیش کرنے لگی۔۔۔۔

چل ہٹ۔۔۔۔۔

اپنا غلیظ جسم میرے ساتھ نہ ٹچ کر آئی سمجھ ؟؟؟

سمیعہ بیگم نے اسے دھتکارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جزیل شاہ سارا معاملہ سمجھنے کے کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

جب سمیعہ بیگم نے شیریں کو دھتکارا جزیل شاہ نے غصے سے مٹھی بھینچی۔۔۔۔۔۔

Shut up just shut up

جزیل شاہ چلایا۔۔۔۔

آپ جاہل ہیں ؟؟؟؟؟ کیسی جاہل عورت ہیں آپ ؟؟میں کوئی اسکا یار وار نہیں۔۔۔۔

انکا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور یہ بے ہوش ملی تھیں راستے میں تو انہیں میں ہسپتال لے گیا تھا اب یہ وہاں سے ہی آ رہی ہیں۔۔۔۔

کیسے رشتے دار ہیں آپ اسکے ؟؟؟؟؟

حد ہو گئی ہے آپکی۔۔۔۔۔۔

یہ بالکل پاک ہے اسکے ساتھ کچھ ایسا ویسا نہیں ہوا اس لئے اپنے یہ سو کالڈ خیالات اپنے پاس رکھیں۔۔۔۔۔

جزیل شاہ نے موقع کی مناسبت سے اپنے سے بات بنائی۔۔۔۔

وہ اغواہ والی بات بتا کہ شیریں کو اور مصیبت میں نہیں ڈال سکتا تھا

اور یہ کیسے ممکن تھا کہ جزیل شاہ کی چیز پر کوئی انگلی بھی اٹھاتا؟؟؟؟

یہ تو پھر اسکی محبت تھی، بلکہ جنون تھی۔۔۔۔۔

شیریں نے جب اسکی بات سنی تو اچانک اسکی طرف دیکھا دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔

شیریں نے کن اکھیوں سے جزیل شاہ کو دیکھا، شیریں کی آنکھوں میں بس جزیل شاہ کے لئے تشکر بھرے الفاظ ہی تھے ایسا احسان جو شاید شیریں پوری زندگی نہ ادا کر سکتی تھی

جزیل شاہ شیریں کی نظروں میں اپنے لئے تشکر بھرے الفاظ دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نزیر احمد تو شیریں کو دیکھ کے ہی خوش ہو گیا تھا۔۔۔اسے تو بس جائیداد سے مطلب تھا باقی جو شیریں پر مصیبتیں آئیں وہ جائیں بھاڑ میں۔۔۔۔۔

نزیر احمد کو بس پیسہ چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔۔

ابے چل چل۔۔۔۔۔۔۔

بہت دیکھیں ہیں تمہارے جیسے لوگ۔۔۔۔

جو گناہ کر کہ ایسا ہی کہتے ہیں بعد میں

اپنی اس محبوبہ کو اٹھا اور یہاں سے چلتا بن۔۔۔۔۔

سمیعہ بیگم نے کرخت لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

نزیر احمد نے جب سنا تو سمیعہ بیگم کو گھوری نکالی۔۔۔۔۔۔

اور بات کو سنبھالنے کے لیے آگے بڑھا

ارے شیریں بیٹا؟؟؟

ہمیں آپ پر پورا یقین ہے آپ کبھی بھی ایسی ویسی حرکت نہیں کر سکتی

آپکی ممانی ایسی ہی ہیں انکی باتوں کو دل پہ نہ لیا کرو۔۔۔۔

نزیر احمد نے میٹھے لہجے میں شیریں کو ساتھ لگا کہ کہا۔۔۔۔

شیریں ماموں جان کے ساتھ لگتے ہی رونا شروع ہو گئی

ماموں جان آپ یقین کریں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا

ارے بیٹا ہمیں یقین ہے آپ پر آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا

چلو اب رات ہو گئی ہے اب جلدی سے اپنے کمرے میں جاؤ اور آرام کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ نزیر احمد کو اتنا نرم دیکھ کر ٹھٹکا

کچھ تو تھا جو اسے نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں نے ہاں میں سر ہلایا اور اندر چل دی۔۔۔۔۔

اور جاتے جاتے ایک نظر جزیل شاہ کو ضرور دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں شکریہ ادا کرنا چاہتی ہو!!!!!!اور پھر اندر چلے گئی

جزیل شاہ کی آنکھوں نے تب تک پیچھا کیا جب تو وہ اندر نہ چلی گئی۔۔۔۔۔

چلو آؤ بیٹا آپ بھی اندر آ جاؤ۔۔۔۔۔۔

نزیر احمد نے زبردستی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں انکل اب میں چلتا ہوں کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

جزیل شاہ نے گھڑی میں ٹائم دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔۔

اوکے بیٹا آپکا شکریہ آپ ہماری شیریں کو صیح سلامت واپس لے آئے ہو۔۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ سر کو خم دیتا باہر نکل گیا۔۔۔اگر وہ اور تھوڑی دیر اپنے دشمنوں کے گھر رکتا تو ممکن تھا اسکا دم گھٹ جاتا۔۔۔۔۔۔

ابھی جزیل شاہ اپنے گاڑی میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ فون کی بیل ہوئی۔۔۔۔۔

جزیل شاہ نے فون ریسیو کیا۔۔۔

ہیلو بھائی؟؟؟

کہاں ہیں آپ، دیکھیں کتنی رات ہو گئی ہے میں کب سے آپکا ویٹ کر رہا ہوں

آپ ٹھیک تو ہیں نہ؟؟؟؟

ازلان شاہ فون ریسیو ہوتے ہی شروع ہو گیا۔۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں ازلان بس دس منٹ تک پہنچ رہا ہوں۔۔۔۔

جزیل شاہ نے سخت تاثرات میں کہا۔۔۔۔

بھائی آپ باڈی گارڈز کو بھی ساتھ نہیں لے کے گئے تھے اور عالم بھی گھر ہی تھا تو میں بہت فکر مند ہو گیا تھا۔۔

آپ پلیز جلدی سے آجائیں۔۔۔۔۔۔

ازلان شاہ نے فکر مندی سے جزیل شاہ کو کہا۔۔۔۔۔۔

Okay Buddy I'm just Coming....

اوکے میں بس پہنچ رہا ہوں

فون بند کرتے ہی جزیل شاہ نے گاڑی سٹارٹ کی اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔۔۔۔

آج کا واقعہ اسکے ذہن میں گھوم رہا تھا

پھر نزیر احمد کا اتنا مطمئن چہرے نے جزیل شاہ کو انتقام کی آگ میں جھلسا کہ رکھ دیا۔۔۔۔

اگر تو تمہیں واقعی میں شیریں سے پیار ہے نہ تو نزیر احمد میں تمہاری یہ چیز چھین کر تمہیں۔اتنا ہی ترساؤں گا

اب تیار ہو جاؤ نزیر احمد بہت جلد میرا وار تمہیں گھائل کرے گا۔۔۔۔

جزیل شاہ نے اسٹیئرنگ پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

غصے سے آنکھیں سرخ ہو گئیں۔۔۔۔۔۔

جتنا تم مطمئین ہونہ میں اتنا ہی تمہیں ترساؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر خاموشی سے گاڑی چلانے لگا۔۔۔۔

اب اسے اپنا کام سرانجام دینا تھا۔۔۔۔

---

نزیر احمد تم پاگل ہو گئے ہو؟؟؟؟

کیوں اس شیریں کو گھر میں رہنے کے اجازت دی دوبارہ؟؟؟اچھی بھلی جان چھوٹ رہی تھی۔۔۔

سمیعہ بیگم اپنے کمرے میں آتے ہی نزیر احمد پر برس پڑیں۔۔۔۔

منحوس ماری کو اسکے ساتھ ہی جانے دیتے جہاں سے آئی تھی

بیو قوف عورت!!!!

بہت جلد اس شیریں سے ہماری جان چھوٹ جائے گی، ابھی اسکی جائیداد تو ہمارے نام ہو جائے۔۔۔۔

ایسے کیسے سونے کی چڑیا کو اپنے ہاتھ سے جانے دیتا؟؟؟اپنی برسوں کی محنت پر پانی پھیر دیتا؟؟؟؟

اب بس ایک دفعہ اسکی جائیداد ہتھیالیں پھر خود دھکے دے کر باہر نکالیں گے

نزیر احمد نے گھٹیا سوچ سمیعہ بیگم کے سامنے رکھی

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔

ارے واہ نزیر احمد تم تو بہت پکے کھلاڑی نکلے۔۔۔

لیکن اس منحوس ماری سے جائیداد کیسے ہتھیائیں گے؟؟سمیعہ بیگم اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتی سوچتے ہوئی بولی

بیگم اسکی فکر تم نہ کرو، بہت جلد میں کچھ پیپرز پر سائن کروالوں گا بس تم اب اس سے اپنا رویہ بہت اچھا رکھو۔۔۔۔وقت آنے پر گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے نزیر احمد نے سمیعہ بیگم کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے اب جائیداد کے لئے تو میں اتنا کر ہی سکتی ہوں پھر دونوں ہنسنے لگے

---

صدقے۔۔۔۔۔۔

تو محترمہ یار کے ساتھ مزے کر کہ آرام فرمارہیں ہیں۔۔۔

ابرار اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا بگڑے حلیئے میں شیریں کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

آئے ہائے ایک توغضب کا حسن لے کے پیدا ہوئی ہو، اپنے حسن کے جال میں پھنسالیاہو گا کسی امیر زادے کو

ابرار بیڈ پر اچھل کر بیٹھا۔۔۔۔۔

شیریں بیڈ کی کراؤن کے ساتھ بیٹی گھٹنوں میں سر دیئے رو رہی تھی، اسی اثناء ابرار اسکے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

Shut up Abrar bhaii

اپنے کردار کے بارے میں، میں ایک لفظ نہیں سنوں گی۔۔۔

آپ لوگوں نے میری ذات پر میرے ظلم کرنے تھے کر لیئے لیکن اپنے کردار پر اٹھی انگلی میں بلکل برداشت نہیں کروں گی

آئی سمجھ۔۔۔۔۔

شیریں انگلی اٹھا کر ابرار کو وارن کرتی چلائی۔۔۔۔۔

واااااااہ وااااااااااااہ

ہائے اب تو دو کوڑی کی لڑکی ہمارے ٹکروں پر پلنے والی کے بھی پر نکل آئے۔۔۔۔۔

ابھی میں تمہاری یہ اکڑ نکالتا ہوں۔۔۔۔

ابرار یہ کہتا فوراً سے بیڈ کی دوسری سائیڈ پر گیا جہاں شیریں بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

میرے قریب نہ آیئے گا ابرار بھائی نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔

دور رہیں مجھ سے۔۔۔۔۔ شیریں نے آنکھوں سے آنسو صاف کرتے زور سے کہا

ہائے جان اب تو یہ دوری ختم کردو۔۔۔

ابرار اسکے اور قریب ہوا۔۔

شیریں کا ہاتھ اٹھا اور زور سے ابرار کے چہرے پر تھپڑ مارا۔۔

دفعہ ہو جائیں یہاں سے آپکو شرم آنی چاہیے ایسی حرکت کرتے ہوئے۔۔۔

شیریں نے ہیجانی کیفیت میں کہا۔۔۔۔۔

اچھا تو کمینی مجھے تھپڑ مارے گی ابھی تیری یہ اکڑ اتارتا ہوں

ابرار نے اسکے بال زور سے پکڑے۔۔۔۔۔

مجھے مارے گی ؟؟؟ ہاں مجھے مارے گی ؟؟؟؟

ابرار نے اسکے بال مٹھی میں زور سے پکڑ کر اسے بیڈ پر پٹخا۔۔۔۔

دیکھیں ابرار بھائی پلیز میرے پاس مت آئیں۔۔۔

مجھے معاف کردیں اگر آپ کہتے ہیں تو میں پاؤں پکڑ کے بھی معافی مانگنے کے لیئے تیار ہوں لیکن پلیز ایسا۔ مت کریں

خدا کا واسطہ ہے

شیریں روتے گراتے ہوئے ابرار سے التجا کررہی تھی۔۔۔۔

بچاؤ بچاؤ!!!!!

اس سے پہلے ابرار کوئی گستاخی کرتا شیریں نے چلانا شروع کیا۔۔۔۔۔۔

ابے لڑکی تمہارا تو میں ابھی منہ بند کرتا ہوں۔۔۔۔۔ابرار جلدی سے آگے بڑھا اور شیریں کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھا

کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟؟؟

نزیر احمد اور سمیعہ بیگم نے شیریں کی آواز سنی تو فوراً کمرے کی طرف بھاگے آئے

آگے کے سین نے انہیں گنگ کر کہ رکھ دیا

ابرار چھوڑو بچی کو۔یہ کیا حرکت کرنے جا رہے تھے تم؟؟؟نزیر احمد نے غصے میں ابرار کو کہا

تمھیں شرم نہیں آئی گھر کی بچی کی عزت پر ہاتھ ڈالتے ہوئے

نزیر احمد نے جلدی سے آگے ہو کہ ابرار کو کھینچا

شیریں روتے ہوئے اپنا دوپٹہ پکڑتی ایک سائیڈ پر کھڑی ہوئی

ابرار مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی

نزیر احمد نے افسوس سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ابو اس نے مجھے خود بلایا تھا۔۔۔میں تو کیچن میں پانی پینے جا رہا تھا جب اس نے مجھے بلایا۔۔۔

مجھے لگا شاید اسے کام ہے اور میں اسکی بات سننے آ گیا مجھے کیا پتہ تھا اسکی نیت ایسی ہے۔۔۔۔۔۔

ابرار نے اپنے سے بات بنائی۔۔۔

شیریں اسکی بات سن کے توہکابکارہ گئی

نہیں ماموں جان میں نے نہیں بلایا ابرار بھائی جھوٹ بول رہے ہیں

شیریں نے "نہ" میں سر ہلا کر فوراً سے کہا۔

چل لڑکی چپ کر تیرے چال چلن بھی کچھ ٹھیک نہیں ہیں تم نے ہی میرے معصوم سے بیٹے کو ورغلایا ہوگا۔۔۔

سمیعہ بیگم نے ابرار کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے شیریں کو باتیں سنائی۔۔۔۔۔۔

چلو بس جو بھی ہوا اسکاذکر محلے میں سے کسی کہ ساتھ نہ کرنا شیریں بیٹا

اور ابرار تم اگر تم نے ایسی حرکت دوبارہ کی تو پھر اپنا بچاؤ کر لینا،

نزیر احمد نے بات پر مٹی ڈالی۔۔۔

چلو اب اپنے اپنے کمروں میں کافی رات ہو گئی ہے۔۔۔۔

پھر سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے، جاتے جاتے ابرار اسے غصے سے تنبیہ کرتا نہ بھولا جیسے کہنا چاہ رہا ہو اب تو تم بچ گئی اگلی بار سہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

-----------------------------------

جزیل شاہ جب سے گھر آیا تھا تب سے اسکا دل بہت گھبرا رہا تھا۔۔۔ جیسے شیریں مصیبت میں ہے، جزیل شاہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ شیریں کو اپنے پاس لے آئے ہمیشہ کے لیے اس پہ کوئی آنچ نہ آنے دے۔۔۔۔۔

Ahhhh Dammmm

کیا مصیبت ہے۔۔۔

میں کیوں سوچ رہا ہوں اس کے بارے میں؟؟؟؟

کیونکہ تمہیں اس سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔

اسکے دل کی آواز آئی

نہیں نہیں نہیں نہیں۔۔۔۔۔۔

نہیں ہے مجھے اس سے محبت جزیل شاہ چلایا، تم نے دیکھا نہیں تھا نزیر احمد کتنا خوش تھا شیریں کو دیکھ کے۔۔۔اسکا یہ اطمینان مجھے کھا رہا ہے میرا دشمن کیسے اتنا مطمئن رہ سکتا ہے

جزیل شاہ نے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے پر زور سے مکا مارا شیشہ ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گیا

کیسے کیسے؟؟؟ وہ کیسے اتنا مطمئن تھا؟؟؟؟ اب اسے بھی انتقام کی آگ میں جلنا ہو گا۔۔۔۔۔

اور اسکا خمیازہ شیریں بھگتے گی۔۔۔۔

جزیل شاہ کے اندر کا "ڈیول" جاگ گیا تھا۔۔۔۔ پھر ایک سگریٹ کے بعد پھر دوسری اور تیسری، نہ جانیں کتنی ایک رات میں سگریٹ پی اس نے۔۔۔۔۔۔

My Little Raupinzal Be Ready!!!!

جزیل شاہ اسکا سراپا اپنی آنکھوں میں لاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

گرے پینٹ اور وائیٹ ہاف ٹی شرٹ پہنے بیئرڈ کے ساتھ وہ اس وقت کوئی مغرور شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

ہاں البتہ آنکھیں لال ہو چکی تھیں غصے سے۔۔۔۔۔

"راپنزل "تمہاری وہ لونگ۔۔۔۔۔۔

لب ہلکے سے مسکرائے، بس چند سیکنڈز کے لیئے۔۔۔۔

تمہاری یہ لونگ سے نفرت ہے مجھے، آئی سمجھ۔۔۔۔۔ نہیں ہے مجھے تم سے محبت۔۔۔۔

جزیل شاہ ایک ڈیول ہے اسے اپنے دشمن کی لڑکی سے محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔۔

پھر پورے کمرے کی چیزیں ادھر بکھرنے لگیں

جب تھک گیا تو بیڈ پر لیتا

اب بس ویٹ کرو۔۔۔۔۔

جزیل شاہ

شیریں کو سوچتا پتہ نہیں کب نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

---

ہاں نزیر احمد کب مجھے اپنی بھانجی دے رہے ہو؟؟؟؟

وسیم ملک اپنے اڈے پر بیٹھا شراب پی رہا تھا جب کچھ یاد آنے پر اس نے نزیر احمد سے پوچھا۔۔۔۔

ج ج جی صاحب بس جلدی ہی آپکی خدمت میں پیش کروں گا۔۔۔۔

بس اسکی تھوڑی پڑھائی رہ گئی۔۔۔ نزیر نے بات بنائی اگر وہ کہتا کہ جائیداد لینے کے لئے اسکور کھا ہے تو وسیم ملک شام سے پہلے اسے اپنے پاس لے آتا۔۔۔۔

ہائے!!!!!! کیوں خرچہ کر رہے اس پر، چھڑوادو یہ پڑھائی وسیم ملک نے کمینگی سے کہا

نحوست اسکے منہ سے ٹپک رہی تھی

ویسے نزیر احمد تو بھی سونے کے چڑیا کو لے کے بیٹھا ہوا ہے۔۔۔۔ دے دو مجھے اب قسم سے بڑی قیمت لگنی ہے تیری بھانجی کی

ہاہاہاہاہاہا!!!!!!!!

وہاں پہ موجود سب آدمی ہنسنے لگے

ہاں ویسے بات تو سہی کی ہے بوس نے ایک آدمی نے شراب پیتے نزیر احمد کو آنکھ ماری۔۔۔۔۔

چلو ویٹ کریں گے تمہاری چڑیا کا۔۔۔ لیکن کوئی ہوشیاری نہیں، نہیں تو یہاں پہ زندہ گاڑھ دوں گا اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوگی۔۔۔

وسیم ملک نزیر احمد کو تنبیہ کرتا شراب پینے لگا۔۔۔۔

رشید اوئے رشید؟؟؟؟؟

وسیم ملک نے اپنے ایک خاص آدمی کو آواز دی

ج ج جی صاحب؟؟؟؟؟

رشید جلدی سے ہاتھ باندھے وہاں آیااورادب سے کھڑے ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

چل وہاں سے ایک لڑکی کو تیار کر اور کمرے میں بھیج۔۔۔۔

اب جب تک نزیراحمد کی بھانجی نہیں آتی کسی اور سے ہی دل بہلا لیں۔۔۔۔۔۔

وسیم ملک نزیراحمد کو آنکھ مار کر کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

\---------------------------------

اگلی صبح دن کے گیارہ بج رہے تھے جب جب جزیل شاہ کی آنکھ کھلی سر درد کی شدت سے پھٹ رہا تھا۔۔۔۔

پھر فریش ہونے کے لئے چلا گیا۔۔۔۔۔۔

بلیک جینز پہنے بلیک ہی شرٹ پہنے بالوں کو جیل لگائے وہ نک سک سا تیار نیچے لاؤنج میں آیا

خاں بابا!!!!!

جوس لے آئیں پلیز۔۔۔۔۔تاثرات وہی سخت اور تنے ہوئے، شاید ہی خاں بابا نے اپنی عمر میں جزیل شاہ کو ہنستے ہوئے دیکھا ہو

بڑے صاحب یہ آپکا جوس خاں بابا نے جوس لا کر دیا۔۔۔۔

Okay Thank You!!!!!!

جزیل شاہ نے جوس لیتے ہوئے کہا۔۔۔

بڑے صاحب ناشتہ لگاؤں ؟؟؟خاں بابا نے بڑی عقیدت سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں خاں بابا آفس جا کر ہی ناشتہ کروں گا ازلان کے لئے ناشتہ لگوا دیجیے گا آپ" جزیل شاہ" نے خاں بابا کو کہتے ہوئے جوس پینے لگا

اور ساتھ موبائل میں اپڈیٹس دیکھنے لگا۔۔۔۔

Heyyy Bro Good Morning!!!!

ازلان جیسے ہی نیچے آیا سامنے جزیل شاہ کو دیکھا جو موبائل میں بزی تھا

Heyyy Buddy Good Morning!!!!!

What's up???

جزیل شاہ نے ازلان شاہ کو دیکھ کر جواب دیا۔۔۔۔

کچھ نہیں بھائی بس وہی بورنگ روٹین یونیورسٹی پھر ایسے ہی۔۔۔۔

جزیل شاہ سر کو خم دیتا ازلان کی روٹینز پوچھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

خاں بابا میرا ناشتہ ؟؟؟؟

ازلان شاہ خاں بابا کو آوازیں لگانے لگا

ازلان لاسٹ ائیر ہے تمہارے گریجویشن کا اب میچئیور ہو جاؤ۔۔۔

گریجویشن کے بعد تم فوراً سے آفس جوائن کرو گے

Got it????

جزیل شاہ نے اسے پہلے سے ہی تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا بھائی!!!!

تھوڑا سا تو انجوائے کرنے دو نہ مجھے۔۔۔۔

ازلان شاہ نے منہ بنایا

ہاں تو کروانجوائے کس نے روکا ہے؟؟؟

جزیل شاہ نے ابرو اچکائے

یہ لیں چھوٹے صاحب آپکا ناشتہ۔۔۔۔

ازلان شاہ ابھی کچھ کہتا کہ خاں بابا نے اسے ناشتہ لا کر دیا۔۔۔۔

چلو اب ناشتہ کرو اور آرام سے یونیورسٹی جاؤ

جزیل شاہ ازلان شاہ کو کہتے ہوئے ڈائینگ ٹیبل سے اٹھا

آپ نہیں کریں گے بھائی ناشتہ؟؟؟؟

ازلان شاہ نے فکر مندی سے پوچھا

نہیں میں آفس جا کر ہی کروں گا اب لنچ۔۔۔۔

جزیل شاہ اسے بتاتے ہوئے آفس کو نکل گیا۔۔۔۔۔۔

---

شیریں جب اٹھی تو اتنا ٹائم دیکھ کر ہکا بکا ہو گئ

کیا میں اتنی دیر سوتی رہی ہوں ؟؟؟

اللہ جی۔۔۔۔۔۔

رات فجر تک جاگتے ہوئے، پھر فجر کی نماز پڑھ کر جائے نماز میں ہی پڑی کب سو گئ پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔۔

آنکھیں رو رو کر سوج چکی تھیں۔۔۔۔

اپنے بالوں میں پونی باندھتی فوراً اٹھی اور واشروم میں گھسی فریش ہونے کے لئے۔۔۔۔

فریش ہو کر سیدھا کیچن میں گئ۔۔۔۔۔۔۔

آگئ کرم جلی ؟؟؟؟؟ نیندیں پوری کر رہی ہے محترمہ عیاشیوں سے ذرا باہر آجاؤ لڑکی اور اب گھر کے کام کاج میں دھیان دو بہت جلد کوئی لڑکا دیکھ کر تمھاری شادی کر دیں گے

سمیعہ بیگم نفرت سے ہنکارتے ہوئے کہنے لگی

شیریں کو اب ایسی باتیں سن سن کے عادت ہو چکی تھی سب کچھ چپ چاپ سہہ لیتی تھی

اسے بس اب صبر سے کام لینا تھا، اور پھر صبر کرتی کام کرنے لگ گئ۔۔۔۔۔۔۔

---

ہائے مایا

Heyyy Maya what a Pleasant surprise

جزیل شاہ جیسے ہی آفس آیا اپنے کیبن میں مایا کو بیٹھے دیکھ کر واقعی میں سرپرائز ہوا

Hwyy Honey How are you????

What's Going ON???

ہائے ہنی کیسے ہو؟؟؟؟ کیا ہو رہا ہے زندگی میں؟؟؟

مایا کرسی سے اٹھتی اسکے سامنے آئی اور خوشی سے جزیل شاہ کو ملی

وااااوووو بڑی تم تو بہت ہینڈسم ہو گئے ہو مایا نے ایک آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا

ہاہاہاہاہاہا تم بھی کوئی کم نہیں ہو جزیل شاہ نے پہلی دفعہ قہقہ لگایا

براؤن کندھوں تک بال آتے ہاف وائیٹ ٹی-شرٹ ساتھ بلیو جینز پہنے میک اپ سے فل چہرہ لئیے مسکرائی

تم کب آئی ہو لندن سے؟؟؟؟؟ جزیل شاہ نے مایا سے پوچھا

ہاں ہنی بس کل ہی آئی ہوں اور اب سیدھا تم سے ملنے آئی ہوں مایا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

اچھا چلو بیٹھو باقی باتیں بھی ہوتی رہیں گی، کافی پیئو گی کہ چائے؟؟؟؟؟ جزیل شاہ نے مایا سے پوچھا

ہنی تمہیں پتہ تو ہے میں بلیک کافی ہی پیتی ہوں مایا نے خفگی سے کہا

اووہ ہاں یاد آیا!!!!! جزیل شاہ نے جلدی سے کافی آرڈر کی اور مایا کی طرف متوجہ ہوا

You know what???honey

کیا تم جانتے ہو ہنی؟؟؟؟ مایا نے اس سے پوچھا

جزیل شاہ نے آئی برو اوپر کیا۔۔۔۔

جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ کیا؟؟؟؟

ایک سرپرائز ابھی باقی ہے۔۔۔۔۔۔ مایا نے مسکرا کر کہا

Ohhh really??????

جزیل شاہ نے پوچھا

Yesss Honey and guess what??

ہاں ہنی اور گیس کرو کہ کیا سرپرائز ہو سکتا ہے؟؟؟؟

اممممم پتہ نہیں اب تم بتاؤ کیا سرپرائز ہے؟؟؟ جزیل شاہ نے اس اکسائٹڈ ہوتے پوچھا

سرپرائز تو سرپرائز ہے نہ وقت آنے پر پتہ لگ جائے گا مایا نے کہا

Okay I'm waiting for wonderful Surprise

جزیل شاہ مسکرایا۔۔۔۔۔۔

May I Come in Sir???

دروازہ نوک ہوا اور دونوں نے دروازے کی طرف دیکھا

Yess Come in....

پھر ایک آدمی کافی لے کے آیا اور چلا گیا



Urdu Novels Ghar

یہ لوماما بلیک کافی جزیل شاہ ماما کو کافی دیتے ہوئے مسکرایا

اور دونوں کافی پینے لگے۔۔۔۔۔

ماما بابا پلیز آجائیں نہ لوگ بہت ظالم ہیں جب آپ لوگ تھے یہ مجھے پلکوں پہ بیٹھاتے تھے اب بہت بدل گئے ہیں، یہ لوگ اتنی جلدی کیوں بدل جاتے ہیں؟؟؟؟ غیروں سے تو کوئی گلہ نہیں لیکن اپنے؟؟؟ تصویر پہ ہاتھ پھیرتی آنکھوں سے آنسو جاری تھے شیریں اپنے ماما بابا سے گلہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

شیریں پورا دن گھر کے کام ختم کرتی اپنے کمرے میں آئی اور الماری سے اپنے ماما بابا اور ساتھ ہی اسکی بھی تصویر تھی جہاں تینوں مسکرا رہے تھے تصویر پکڑ کر گلہ کرنے لگی۔۔۔۔

کتنے اچھے دن تھے نہ یہ کاش کہ اس رات ایکسیڈنٹ نہ ہوتا آپکا اور آپ مجھے چھوڑ کر نہ جاتے۔۔۔۔

شیریں نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

ابھی وہ یہ باتیں کر رہی تھی کہ فون میں رنگ ہوئی، شیریں بے دلی سے اٹھی اور فون ریسیو کیا۔۔۔

ہیلو!!!!!! یار کہاں ہو؟؟؟ کیسی ہو؟؟؟! تم تین دن سے یونیورسٹی کیوں نہیں آئی فون ریسیو ہوتے ہی ارم نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی

ہاں یار بس طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی شیریں نے اپنے سے بات بنائی

ہیں ہیں؟؟؟؟ کیا ہوا تمہاری طبیعت کو؟؟ تمہیں پتہ ہے میں کتنی پریشان تھی اور اوپر سے فائنلز بھی قریب ہیں

ارم نے فکر مندی سے کہا۔۔۔۔

اچھا کب آؤ گی تم؟؟؟ارم نے دوبارہ پوچھا

ارم میں اب نہیں آؤں گی شیریں نے ڈائریکٹ اسے کہا

Whatttttttttt?????

Are you Mad??? idiot

ایک مہینہ رہ گیا ہے بس فائنلز میں پھر ڈگری کمپلیٹ ہو جانی ہے، کیوں اپنا بیڑہ غرق کر رہی ہو؟؟؟ چلو اپنا نہیں خیال تو اپنے ماما بابا کا ہی خیال کرو جو خواب وہ دیکھتے تھے اسکا کیا؟؟

ارم نے غصے اور حیرانی کی ملے جلے تاثرات میں جلدی سے کہا۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ تم کل آ رہی ہو، نہیں تو میں خود تمہیں لینے آ جاؤں گی آئی سمجھ؟؟؟؟

ارم نے بغیر اسکی بات سنے فوراً سے کال کٹ دی شیریں کو کچھ کہنے بھی نہیں دیا۔۔۔۔

شیریں پریشان سی نیچے بیٹھ گئی جو واقعات گزرے ہیں اسکے ساتھ ماموں اور ممانی تو اسے باہر نہ نکلنے دیں بلکہ شیریں کا اب خود دل نہیں کر رہا تھا کہ وہ یونیورسٹی جائے۔۔۔۔۔۔

اللہ جی میں کیا کروں؟؟؟ پلیز مجھے کوئی راستہ دکھائیں؟؟؟ مجھے نہیں سمجھ آ رہی شیریں نے نم آنکھوں سے دعا کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

---------------------------------------

عالم جو میں نے کہا تھا وہ پورا کیا ہے کام ؟؟؟

جزیل شاہ اپنے کیبن میں بیٹھا عالم سے کچھ پوچھ رہا تھا۔۔۔جی بوس میں نے میڈم کے گھر کے قریب سکیورٹی سخت کر دی ہے میرے بندے مجھے اس گھر کی پل پل کی خبر دیتے ہیں عالم عقیدت سے ہاتھ باندھے جزیل شاہ کو بتا رہا تھا

WellDone!!!!!!

جزیل شاہ نے سر خم دیتے ہوئے اسے جواب دیا۔۔۔

بس جیسے ہی میڈم یونیورسٹی کے لئے نکلے تو مجھے بتانا۔۔۔۔۔۔

Yess Sir

ابھی عالم اور جزیل شاہ بات ہی کر رہے تھے جب جزیل شاہ کے فون میں رنگ ہوئی

Hello jaZeel Shah is speaking!!!!!!

سخت تاثرات میں جزیل نے فون ریسیو کیا

ہائے ہنی کیسے ہو ؟؟؟؟

مایا کی آواز جزیل شاہ کے کانوں میں پڑی۔۔۔

ہیلو مایا ہاں میں ٹھیک تم کیسی ہو ؟؟؟

جزیل شاہ نے جواب دیا!!!!!!

ہنی میں سوچ رہی تھی کہ آج ہم باہر آئس کریم کھانے چلتے ہیں

مایانے خوش دلی سے کہا

Ohh Sorry Maya plzz Don't mind but I can't Come Right Now

جزیل شاہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہنے لگا

No no Honey No any Excuses

میں آرہی ہوں بس پانچ منٹ میں تم تیار رہنا

مایانے جلدی سے کہااور فون بند کیا، بغیر اسکی بات سنے۔۔۔۔۔

اوکے عالم تم جاسکتے ہو!!!!!!

اوراب نئ مصیبت کاانتظار کرنے لگا

---

مایااور جزیل شاہ بچپن کے دوست تھے پھر ایک بڑے حادثے کے بعد دونوں جداہوگئے!!!!!!

وہ توخاں بابانے اپنی وفاداری کا ثبوت دیااور ازلان شاہ، جزیل شاہ کی باحفاظت پرورش کی

جزیل شاہ "اے لیول اولیول" کرنے کے بعد باہر لندن چلاگیاماسٹرز کرنے کے لئے، وہاں اسے مایاملی جو کہ بچپن کی دوست تھی۔۔۔

جزیل شاہ مایاکودیکھ کہ واقعی میں بہت خوش ہواتھا جیسے اپناکھویاہواکوئی مل گیاہو

University of London

سے ماسٹرز کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد جب جزیل شاہ نے پاکستان کی دھرتی پہ قدم رکھا تو ایک انتقام کی آگ جلی

اب وقت آگیا ہے سارے حساب چکانے کا۔۔۔۔۔۔

پھر بزنس اور مینجمنٹ میں اسے عبور تو ویسے ہی حاصل تھا آکر اپنے بابا کا بزنس سنبھالا اور اسے چاند تک لے گیا۔۔۔۔۔۔

تھوڑے ہی عرصے میں جزیل شاہ دنیا میں ایک مانا ترمانا بزنس مین تھا۔۔۔۔

"Zajeeel Shah(The Devil) Busines Ticon"

---

ہائے ہنی میں آگئی !!!! چلو اب جلدی سے اٹھو اور باہر چلیں۔۔۔۔

مایا اسے حکمیہ انداز میں کہتی جزیل شاہ کے کیبن میں آئی۔۔۔۔

اوکے یارررایم ریڈی

جزیل شاہ نے اکتائے لہجے میں کہا ویسے دل تو نہیں کر رہا تھا جانے کا لیکن بچپن کی دوست تھی اس لیے مایا کا مان رکھ گیا۔۔۔۔۔۔

مایا براؤن بال کندھوں تک آتے، منہ پہ میک اپ کیا ہوا ڈارک براؤن لپ اسٹک لگائی بلاشبہ حسین لگ رہی تھی،

جزیل شاہ گرے شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے، بالوں کا جیل لگائے برینڈڈ واچ پہنے کوئی شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔

جب دونوں کیبن سے باہر نکلے وہ دونوں تو آفس کی سب لڑکیاں مایا کی قسمت پر رشک کرتی رہ گئیں۔۔۔۔

لیکن کسی کو کیا پتہ تھا جزیل شاہ کسی سادہ سی لڑکی کی لونگ پہ دل ہار بیٹھا ہے جو کہ خود ماننے سے قاصر ہے۔۔۔

---

یار کیا بور ئیت ہے ؟؟؟ کچھ ایڈونچر کریں لائف میں احمد اور ارمان ملک اپنے فارم ہاؤس میں بیٹھے شراب پی رہے تھے جب احمد نے اکتائے لہجے میں کہا

اب میں بس ایک ہی ایڈوینچر کروں گا احمد اور اس چڑیا کو اپنے بستر کی زینت بناؤں گا کافی دفعہ وہ ہاتھ سے نکل گئی ہے لیکن اب ایسا کچھ کروں گا تم دیکھنا ارمان ملک کی آنکھوں میں خون ٹپکا شدید غصے کی وجہ سے

Calm down Buddy!!!

کیا ہو گیا ہے ہم بہت جلد اسے تڑپائیں گے بس اب ٹائم آنے دو احمد کمینگی ہنسی ہنسا

چلو یار اپنے ڈیڈ کو کال کرو اور دو لڑکیاں فارم ہاؤس میں منگواو۔۔۔۔۔۔

احمد ہوس پوری کرنے کے لئیے ارمان ملک کو کہنے لگا

او کے یار یہ ٹھیک ہے ارمان نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔۔۔

ہیلو ڈیڈ کہاں ہیں آپ ؟؟؟ ارمان نے وسیم ملک کو فون کیا

فون ریسیو ہوتے ہی وسیم ملک مسکرایا

میرا شیر بیٹا کیسا ہے؟؟؟وسیم ملک نے پوچھا۔۔۔

ہاں ڈیڈ میں ٹھیک ہوں ڈیڈ مجھے آپ سے کچھ کہنا تھا؟؟؟

ہاں ہاں میرا شیر بیٹا آج تک تیری کوئی خواہش چھوڑی ہے؟؟؟؟

ڈیڈ دو لڑکیاں فارم ہاؤس میں بھجوا دیں نہ جو آپ نے سمگلنگ کے لئے باہر بھیجنی ہیں۔۔۔۔۔

ارمان ملک نے کہا تو مقابل کا سر فخر سے بلند ہوا جیسے بہت نیک اور اعلیٰ کام کیا ہے

ہاں ہاں میرے شیر ابھی بھیجتا ہوں

وسیم ملک نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔۔۔

اور دونوں ہنسنے لگے!!!! جیسے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔۔۔۔۔

دونوں پیسے کی طاقت میں بھول گئے تھے وہ اوپر بیٹھا اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے، اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔۔۔۔۔۔۔ اس نے ایسے سفاک لوگوں کی رسی ڈھیلی چھوڑی ہوتی ہے لیکن جب کھینچتا ہے تو پھر معافی کا وقت بھی نہیں ملتا اور ایسے لوگوں کو دنیا میں ہی عبرت کا نشان بنا دیتا ہے

---

شیریں رات کھانا بنا کہ برتن صاف کر کہ لاؤنج صوفے پہ پریشاں سی بیٹھی سوچنے پہ مجبور تھی کہ وہ اپنے ماموں جان سے یونیورسٹی جانے کی بات کرے کہ نا؟؟ اسی اثناء نزیر احمد لاؤنج میں داخل ہوئے۔۔۔۔

شیریں بیٹا کیا ہوا کیوں پریشاں ہو؟؟؟؟

نزیر احمد نے جب شیریں کو پریشاں سا بیٹھی دیکھا تو فار میلیٹی کے لئے پوچھ لیا۔۔۔۔۔

وہ وہ ماموں جان مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے شیریں پلٹ کر نزیر احمد کو گھبراتے ہوئے پوچھنے لگی

ہاں بیٹا کہو کیا بات؟؟؟؟؟

ماموں جان وہ ایک مہینہ رہ گیا ہے میرے فائنلز بھی قریب ہیں اور آخری سال ہے تو میں سوچ رہی تھی کہ یونیورسٹی جوائن کر لوں

شیریں اپنا دوپٹہ کو زور سے پکڑے ماموں سے کہنے لگی

اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔

اوکے بیٹا آپ چلی جاؤ کس نے روکا ہے؟؟؟؟ نزیر احمد نے بڑے پیار سے کہا!!!!!

ہیں سچی ماموں جان؟؟؟؟؟

ہاں بیٹی چلی جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نزیر احمد نے مسکراتے ہوئے کہا

تھینک یو سو مچ ماموں جان اور کہتے ہی گلے لگ گئی۔۔۔۔ کوئی بات نہیں بیٹا نزیر احمد مسکرائے

شیریں اپنے کمرے میں چلی گئی اور صبح یونیورسٹی جانے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔

فجر کا ٹائم تھا جب شیریں کی آنکھ کھلی، آذانوں کی آواز اسکے کانوں میں پڑ رہی تھی، شیریں واشروم میں وضو کرنے کے لئے گئی تاکہ فجر کی نماز پڑھ سکے۔۔۔۔۔۔۔

وضو کرتی باہر آئی، گیلے پانی کی بوندیں اسکے منہ سے ٹپک رہیں تھی، چاند کی روشنی میں وہ کسی حور سے کم نہیں لگ رہی تھی لائٹ بلو دوپٹہ کا حجاب کیا سادہ سا چہرہ لیے وہ کسی کا بھی دل کو دھڑکا سکتی تھی

نماز پڑھتی جب سلام پھیر کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو آج یونیورسٹی جانے کا خیال اسے افسردہ کر گیا

اللہ جی میں نے آپ سے کچھ نہیں مانگا لیکن بس میری حفاظت کیجئے گا کبھی میرے ساتھ ایسا نہ ہو جس سے میں دنیا میں سر اٹھا کے نہ چل سکوں۔۔۔۔۔

شیریں دعا کر کہ جائے نماز اکٹھا کرتی کیچن میں چلے گئی جہاں اس نے صفائی کی اور پھر اپنے لیئے پانی گرم کر کہ لان میں لے کے چلی گئی اور لان میں ٹہلنے لگی۔۔۔۔

کیونکہ سب ابھی سوئے ہوئے تھے تو ناشتہ بنانے میں ابھی ٹائم تھا۔۔۔۔

لان میں ٹہلتے ہوئے اسکی سوچیں ماضی میں چلے گئیں۔۔۔۔۔

---

ماما بابا آج ہم باہر آئس کریم کھانے چلتے ہیں نہ شیریں نازیہ بیگم اور مصطفیٰ کمال کے سامنے ضد کرنے لگی۔۔۔

بیٹا ابھی کافی رات ہو گئی ہے کل چلیں گے نہ پلیز نازیہ بیگم شیریں کو سمجھاتے ہوئے گال تھپکانے لگیں۔۔۔۔

کیا ماما آپ دونوں کے پاس میرے لیئے ٹائم نہیں ہوتا شیریں نروٹھے انداز سے بول کر صوفے میں ہاتھ باندھ کر بیٹھ گئی جیسے ناراض ہو۔۔۔۔۔۔ کیوں میری گڑیا کو تنگ کر رہی ہو نازیہ بیگم ؟؟؟؟؟

مصطفیٰ صاحب خوش مزاجی سے بولے۔۔۔۔۔



Urdu Novels Ghar

آپکی بیٹی آئس کریم کھانے کی ضد کررہی ہے کہ باہر جاناہے نازیہ بیگم نے کہا

تواس میں کیاہے؟؟؟چلو تیار ہو جاؤ ہم سب چلتے ہیں۔۔۔۔

لیکن مصطفیٰ ابھی کافی رات ہو گئی ہے نازیہ بیگم خفگی سے بولیں۔۔۔۔۔

تو کیاہو گیا بھئی؟؟ہماری گڑیانے فرمائش کی ہے تو ہم سے کیوں نہ یہ خواہش پوری کی جائے؟؟اور پھر ایسے آؤٹنگ بھی ہو جائے گی

چلو سب تیار ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

مصطفیٰ صاحب مسکرائے!!!!!!

Ohh my Baba the world best Baba

I love you Soo much

شیریں خوشی سے اٹھتی مصطفیٰ کے گلے جالگی!!!!!!!

Love you too my Baby!!!

مصطفیٰ صاحب شیریں کاماتھاچومتے بولے۔۔۔۔

اوکے میں دس منٹ تک تیار ہو کر آتی ہوں شیریں بھاگتے ہوئے اپنے روم میں گئی۔۔۔۔۔

آپ بھی نہ مصطفیٰ!!!!آپکے لاڈپیار نے اسے بگاڑ کر رکھ دیاہے نازیہ خفگی سے بولیں۔۔۔۔

اوہو بیگم کچھ نہیں ہوتا بچی ہے اور اتنے دن بعد تو جانے لگے ہیں چلیں اپنا موڈ ٹھیک کریں۔۔ مصطفیٰ نے کہا

Okay Baba I'm ready!!

شیریں نیچے آئی!!!!لائٹ پنک گھٹنوں تک آتی فراک اور وائٹ ہی ٹراؤزر میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی مصطفیٰ کمال اور نازیہ بیگم نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسکی نظر اتاری اور آئس کریم کھانے نکل گئے

ریسٹورنٹ میں بیٹھے شیریں آئس کریم چوز کرنے میں مگن تھی، بابا میں چاکلیٹ فلیور میں کھاؤں گی آئس کریم۔۔۔۔

پھر آڈر دیتی وہ باتوں میں مگن ہو گئی

تینوں نے خوش ماحول میں آئسکریم کھائی۔۔۔۔۔۔۔

---

شیریں کی آنکھیں نم تھیں، کتنے اچھے دن تھے یہ کاش ایسے ہی دن رہتے ہمیشہ شیریں نے افسردگی سے سوچا۔۔۔لیکن زندگی تو آزمائشوں کا ہی تو نام ہے

سب لوگوں کو کہاں پوری خوشیاں نصیب ہوتی ہیں؟؟؟؟ کہیں نہ کہیں تو کمی آ ہی جاتی ہے۔۔۔۔

سورج کی کرنیں آہستہ آہستہ نکلنا شروع ہو گئیں تھیں۔۔۔شیریں اندر کی جانب بڑھی تا کہ ناشتہ بنا کر یونیورسٹی کی تیاری کر سکے!!!!!

---

شیریں جیسے ہی یونیورسٹی کے اندر داخل ہوئی اسے اجنبیت کا احساس ہوا، پرانے جو بھی واقعات ہوئے تھے وہ سوچتے ہوئے جھر جھری لیتی آگے بڑھی،۔۔۔۔۔۔۔۔

ارم اسے کوریڈور میں ہی مل گئی تھی

شیریں خاموش سی اسکے ساتھ کلاس روم کی طرف بڑھ گئی اور خاموشی سے لیکچرز لینے لگی

،ارم اسکی خاموشی کو جانچتے ہوئے اسے پوچھے بغیر نہ رہ سکی

یار شیریں کیا ہوا ہے؟؟؟؟ کیوں اتنی خاموش ہو؟؟؟ ایسی کیا ٹریجڈی ہو گئی تمہارے ساتھ؟؟ ارم نے اس سے پوچھا

کچھ نہیں یار بس ایسے ہی طبیعت خراب ہے۔۔۔ شیریں نے اکتائے لہجے میں کہا

وہ دونوں کلاسس لے کر گراؤنڈ میں بیٹھیں تھیں جب ارم اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔۔

چلو ارم یار میں چلتی ہوں!!! اور پھر بیگ لے کر یونیورسٹی سے نکل گئی۔۔۔۔۔۔۔

ارم پیچھے اسے آوازیں دیتی رہ گئی، لیکن شیریں بس گھر پہنچنا چاہتی تھی کلاسس بھی بے دلی سے لی تھیں۔۔۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ابھی وہ راستے میں ہی تھی جب ایک گاڑی آئی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا اور رومال رکھ دیا شیریں کے منہ پر۔۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آہستہ آہستہ وہ جب اپنی آنکھیں کھولتی ہے تو سر میں ایک درد کی ٹھیس اٹھتی ہے اور کراہ کہ رہ جاتی ہے

اصل جان تو اسکی تب جاتی ہے جب اپنے آپکو ایک عجیب اور خوفناک جگہ پہ دیکھتی ہے جہاں بس اندھیرے کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔۔۔اسے اس اندھیرے سے وحشت ہونے لگتی ہے

اور پھر اچانک چیخنا شروع کرتی ہے، کہ اچانک اسے بھاری "بوٹوں" کی چاپ سنائی دیتی ہے

دروازہ کھلتا ہے!!!!اچانک کوئی شخص اندر داخل ہوتا ہے اندھیرے میں وہ کسی ہیولے کی مانند دکھتا ہے

کک کک کون ہو تم؟؟؟؟(اسکے منہ سے الفاظ ٹوٹ کر نکلتے ہیں)خوف کے مارے بولا نہیں جاتا اس سے، پلیز مجھے جانے دو وہ گھبرائی سی آواز میں التجا کرتی ہے

مم میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے!!

وہ جو بھی تھا لیکن اس وقت وہ ایک ہیولہ لگ رہا تھا اس کے قریب ہوتا ہے

ہاہاہاہاہاہا!!!کیا کہا تمہیں جانے دوں؟؟؟؟

جیسے تمہارے بھائی نے میری بہن کو جانے دیا؟؟

کیا نام ہے تمہارا؟؟؟ہاں یاد آیا "شیریں رانا" اسکا نام لیتے ہی جیسے اسکی آنکھوں سے خون ٹپکتا ہے اور گہری کالی آنکھوں میں غصے کے علاؤہ اور کچھ نہیں نظر آتا۔۔۔۔

"شیریں رانا" جو اندھیرے سے بہت ڈرتی ہوتی ہے کہ اچانک سے اسکی گرجدار آواز سن کے سہم جاتی ہے

اور پھر وہ اپنے کانپتے ہونٹوں کو جنبش دیتی ہے، چیختی ہے چلاتی ہے، پلیز مجھے جانے دو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں

پھر ایک "فلک شگاف "قہقہ ابھرتا ہے

ہاہاہاہاہاہا!!!!!

اپنے بھائی کے گناہ کی بھرپائی تم کرو گی تمہارے ساتھ بھی بلکل ویسا ہو گا جیسے میری بہن کے ساتھ ہوا، جیسے میری بہن کو تڑپا تڑپا کے مارا گیا

تم بھی ویسے ہی مرو گی

ایسی موت دوں گا کہ زندہ لاش بن جاؤ گی، دنیا میں تمہارے لیے زمین تنگ کر دوں گا

تم موت مانگو گی لیکن موت نہیں آئے گی شیرییییییییں رانا(اسکی نام کو زور دیتا ہے)اب تمہیں "جزیل شاہ"

(The Devil) under World ka Devil

کے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔

پھر ایک سیکنڈ لگانے سے پہلے اسکے پاس پہنچتا ہے اور اسکے ڈوپٹے کو پکڑتا ہے اور پھر.......

یہ کیا کر رہے ہو جزیل شاہ؟؟؟ تم میں اور نزیر احمد میں کیا فرق رہ جائے گا؟؟

تمہارے ماما بابا نے ہمیشہ تمہیں عورتوں کی عزت کرنا سکھایا ہے نہ کہ انکی عزتوں کو پامال کرنا۔۔۔۔۔

جزیل شاہ شیریں کے دوپٹے کو پکڑ کر اس سے پہلے اتارتا کہ اسکے ضمیر کی آواز آئی،اسکے ضمیر نے ملامت کی کہ وہ غلط کرنے جا رہا ہے

وہ درندہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ کی آنکھیں غصے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔

صد شکر کہ کمرے میں اندھیرا تھا،اور اندھیرے کی وجہ سے شیریں جزیل شاہ کا چہرہ نہ دیکھ سکی!!!!!

عالم عالم!!!!!!

جزیل شاہ نے وہیں رک کر عالم کو آواز دی

شیریں خوف کہ مارے ایک کونے میں بیٹھے اس ہیولے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔آنسو تواتر جاری تھے آنکھوں سے۔۔۔۔

آنکھیں بند کر کہ اپنی عزت کی حفاظت کی دعا مانگنے لگی۔۔۔۔۔

ج ج جی سر آپ نے بلایا؟؟؟

عالم نے ہاتھ باندھے جزیل شاہ سے پوچھا!!!!

مولوی صاحب کا اہتمام کرو ابھی اور اسی وقت مجھے اگلے دس منٹ میں مولوی صاحب یہاں چاہیے

Got itttt?????

جزیل شاہ عالم کو حکم دیتا باہر نکل گیا

اور عالم بس ہاں میں سر ہی ہلا سکا اس میں اتنی ہمت کہاں تھی کہ وہ جزیل شاہ سے پوچھے کہ مولوی صاحب کیوں چاہیئے ؟؟؟؟ پھر پیچھے پیچھے وہ بھی باہر نکل گیا

شیریں نے سکھ کا سانس لیا کہ چلو ابھی کے لئے بلا ٹلی۔۔۔۔۔

اسے کیا پتہ تھا یہ بلا اب پوری زندگی اسکے ساتھ رہنی ہے۔۔۔۔۔

---

دس منٹ بعد ایک زیادہ عمر کی عورت (اماں بی) اندر آئیں جن کے ہاتھ میں لہنگا تھا

بی بی جی یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ پانچ منٹ تک ایک بیوٹیشن آئیں گی آپ یہ لہنگا پہن کر چپ چاپ تیار ہو جائیں۔۔۔۔۔

عورت بڑی ادب سے اسے کہنے لگی۔۔۔۔

ک ک کیا مطلب ؟؟؟

کس کے لئے یہ لہنگا پہنوں ؟؟؟ اور کیوں تیار ہوں ؟؟؟؟

شیریں نے حیرانگی سے پوچھا

وہ بی بی جی آپکا نکاح ہے صاحب کے ساتھ ؟؟؟؟

What??????

تمھیں کس نے کہا کہ نکاح ہے ؟؟؟

شیریں خوف اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات سے ابرو اچکائے

بی بی جی صاحب نے ہی کہا ہے....اب آپ وقت ضائع نہ کریں اور لہنگا پہن لیں۔۔۔۔۔۔

No Never!!!!

It can't be happened.....

مجھے یہاں سے جانا ہے مجھے یہ نکاح نہیں کرنا

پلیز تم میری مدد کرو مجھے یہاں سے نکال دو تم جو کہو گی میں تمہیں دوں گی

شیریں ہزیانی انداز میں چلاتی اسکے ہاتھ پکڑتی چلائی۔۔۔۔

بی بی جی ہمیں جو حکم دیا ہے ہم وہی کرتے ہیں آپ یہ لہنگا پہن کر تیار ہو جائیں جیسے جیسے صاحب کہہ رہے ہیں۔۔۔عورت اسے تنبیہ کرتی باہر چلے گئی!!!!!!!

پلیز میری مدد کرو۔۔۔۔اونچی اونچی روتی وہ چلا رہی تھی لیکن کوئی بھی مدد کرنے والا نہ تھا۔۔۔۔۔۔

پلیز کوئی ہے؟؟؟؟ مجھے یہاں سے جانے دو میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے؟؟!

کیوں میرے سب دشمن بنے بیٹھے ہیں؟؟؟؟؟

شیریں چلاتی دروازہ کھٹکانے لگی

پھر بیڈ کے ساتھ آہستہ آہستہ ہو کر نیچے بیٹھ گئی

پلیز جانے دو مجھے پلیززززز

آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ کیا آپ لوگوں کو موت سے ڈر نہیں لگتا؟؟؟

کیوں اتنا ظلم کر رہے ہو آپ لوگ اللہ کے بندوں پر۔۔

پھر گھٹنوں میں سر دیئے وہ اونچی اونچی رونے لگی۔۔۔

اتنے میں دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔۔۔۔

اور اندر کوئی داخل ہوا

سنو!!!!!!!

جزیل شاہ نے بھاری آواز میں کہا

شیریں نے سر نفرت سے سر اٹھایا!!! لیکن چہرہ پیچھے نہیں کیا

کیا تمہیں ذرا بھی اپنے اللہ سے ڈر نہیں لگتا؟؟؟

کیوں آپ لوگ زمینی خدا بنے ہو؟؟؟ پلیز ززززز مجھے جانے دو پلیز ززز

میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔۔۔۔۔

ابھی تک شیریں نے اسکا چہرہ نہیں دیکھا تھا کیونکہ شیریں کا چہرہ آگے کی طرف تھا اور جزیل شاہ اسکے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔۔۔ پانچ منٹ تک بیوٹیشن آئے گی تم تیار ہو جانا۔۔۔۔

نہیں کرنا مجھے تم سے نکاح تمہیں کیا دشمنی ہے مجھ سے؟؟؟؟

شیریں نے پیچھے منہ کیا اور اپنے سامنے جزیل شاہ کو دیکھ کر آنکھیں کھلی کہ کھلی رہ گئیں۔۔۔۔

ت ت تم؟؟؟؟شیریں لڑکھڑاتی زبان سے بولی

اسے کیسے بھول سکتی تھی وہ؟؟؟

جزیل شاہ کے دل کو ایک پل اسکی اجڑی حالت دیکھ کر کچھ ہوا

آنکھیں رونے کی وجہ سے سوجھ چکی تھیں۔۔۔۔۔

بال بکھرے ہوئے،ہاں البتہ دوپٹہ ابھی بھی ہلکا سا سر پہ ہی تھا ناک سرخ ہو چکی تھی اور آج شاید پہلے دن کا جل لگایا تھا وہ بھی پھیل چکا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن اسے کمزور نہیں پڑنا تھا اسکے سامنے۔۔۔۔

ہاں اب اگر تم میرے ساتھ بغیر نکاح کے رہنا چاہتی ہو تو

I have no Issue Raupinzal!!!

جزیل شاہ نے کندھے اچکائے!!!!!!

لیکن میرے خیال سے نکاح کے بغیر تم نہیں رہنا پسند کرو گی ہے نا؟؟؟؟

اس لئے چپ چاپ تیار ہو جانا ورنہ پھر مجھے کوئی پرواہ نہیں تمہیں اپنے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کتنے گھٹیا ہو تم؟؟؟؟شیریں نے اسکی بات کاٹی

تھو ہے تم پر۔۔۔۔۔۔تم اتنے گھٹیا ہو سکتے ہو میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا

نفرت ہے مجھے تم سے آئی سمجھ جزیل شاہ

مجھے تم سے نفرت ہے شیریں ہزیانی انداز میں چلاتی لہنگا دور پھینکتی بولی۔۔۔

Raupinzal!!!!

کیوں تم اتنا غصہ کرتی ہو!!!

چلو ٹھیک ہے ہم بغیر نکاح کہ ہی رہ لیتے ہیں!!!!

اور شیریں کی طرف آگے بڑھا

Stop I said Stop!!!

آگے نہ آنا وہیں رک جاؤ!!!

شیریں نے جب جزیل شاہ کو اپنی طرف آگے بڑھتا دیکھا تو چلائی۔۔۔۔

میں تیار ہوں نکاح کے لئے۔۔۔

شیریں نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا

That's my Sweet Raupinzal

Very Good!!!!!

ایسے ہی باتیں مانتی رہنا آگے بھی۔۔۔۔

پھر جزیل شاہ باہر چلا گیا۔۔۔۔

اور شیریں پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

---------------------------------

دس منٹ بعد بیوٹیشن آئی اور شیریں چپ چاپ تیار ہونے لگی۔۔۔۔۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد بیوٹیشن کے شیریں کے میک اپ کو فائنل ٹچ دیا۔۔۔

اور شیریں کو تیار کر کہ دیکھنے لگی

Waooo Ma'm you are Looking Soooo Beautiful!!!!

میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ ایسی دلہن دیکھی ہے

واللہ ایک تو آپکی معصومیت اور پھر دلہن والا روپ اپکو چار چاند لگا رہا ہے

اللہ بری نظر سے بچائے!!!بیوٹیشن کی دل سے تعریف کرتی باہر چلے گئ

شیریں بس سوگوار روپ میں سر ہی ہلا سکی۔۔۔۔۔

گہرے مہرون کا مدار بھاری لہنگے، میچنگ ہیوی جیولری اور نوز پن کے ساتھ وہ واقعی کسی پریستان کی شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

پھر نکاح کا وقت بھی آن پہنچا!!!اور شیریں کو یہ اپنی موت سے کم نہیں لگ رہا تھا

شیریں مصطفیٰ کیا آپکو جزیل شاہ ولد سید ضمیر شاہ حق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت کیا آپکو قبول ہے؟؟؟

مولوی صاحب نے شیریں سے پوچھا

ایک آنسو گال میں پھسلا

جی قبول ہے

پھر دوسری اور تیسری بار پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مولوی صاحب نے شیریں کو پیار دیا اور ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دے کر اٹھے۔۔۔۔۔

شیریں طنزیہ مسکرائی۔۔۔اب تو شاید یہ تلخیاں اپنی زندگی میں موت تک سہنی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

-----------------------------------

کمبخت پھر کہیں چلے گئی ہے۔۔۔کسی اور یار کے ساتھ گلچھے اڑائے سمیعہ بیگم پھر غصے میں بولنے لگی

نزیر احمد تم نے کیوں اجازت دی تھی بھئی اسے میں تو پہلے ہی کہتی تھی لڑکی ٹھیک نہیں ہے پہلے ہی ناک کٹوا چکی ہے اب پھر کٹوا گئی ہے۔۔۔۔۔

تم بکواس بند کرو گی اپنی؟؟؟؟ نزیر احمد غصے میں ادھر ادھر ٹہلتے بولے

ابرار کہاں ہے؟؟؟؟

نزیر احمد نے سمیعہ بیگم سے غصے میں پوچھا

اپنے دوستوں کے ساتھ گیا ہے باہر کیوں اب میرے بیٹے نے کیا کیا ہے ایویں ہی تم اسکے پیچھے پڑے رہتے ہو نزیر احمد اپنی بھانجی کا سوچو میرے بیٹے کی فکر نہ کرو

سمیعہ بیگم کہتی باہر سہن چارپائی میں ہی لیٹ گئیں

اتنے میں باہر دروازے میں گھنٹی بجی۔

دونوں نے ایک ساتھ دروازے کی طرف دیکھا

دیکھا آگئی مہرانی یار کے ساتھ مزے کر کہ میں کہہ رہی ہوں نزیر احمد اب کی بار تم اسے نہیں رکھو گے گھر، جائیداد کے پیپر لے کے آئے ہونہ آج ہی سائن کرواؤ اور دکھے دے کے اسی یار کے ساتھ باہر نکالو

سمیعہ بیگم انگلی کے اشارے سے اسے تنبیہہ کرتی بولی۔۔۔

ہاں آنے دو اب اسے میں آج ہی سائن کرواتا ہوں پیپر

نزیر احمد غصے سے اٹھے اور دروازہ کھولنے کے لئے آگے بڑھے۔۔۔۔۔

جیسے ہی دروازہ کھلا، ابرار سیدھا نزیر احمد کے اوپر آگرا وہ تو صد شکر نزیر احمد نے وقت پہ اپنے آپکو سنبھال لیا نہیں تو زمین بوس ہو جاتے دونوں

تو نے شراب پی ہے؟؟؟؟؟

نزیر احمد کا اب ابرار کو دیکھ کر پارہ ہائی ہوا اوپر سے شیریں پر غصہ۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاں ی یارا باپی ہے میں نے شراب

قسم سے تو بھی پی بڑے مزے کی چیز ہے ابرار زور سے ہنسا۔۔۔۔۔

تو رک ابھ

آگئی ہے منحوس ماری نزیر احمد

ابھی نزیر احمد ابرار کو کچھ بولتا کہ سمیعہ بیگم کی آواز پہ بریک لگی۔۔۔۔۔

دیکھ لو محترمہ اپنے لاڈلے کا حال شراب پی کہ آیا ہے سالہ ایک تو وہ منحوس ماری پتہ نہیں کہاں چلے گئی اور اب تمہارے لاڈلے کے چین چکر۔۔۔۔۔

ہائے قسمت ہی خراب ہے ہماری نزیر احمد سر پیٹتے بولے

ہیں ہیں؟؟؟ابرار شراپ پی کہ آیا ہے سمیعہ بیگم نے آنکھیں کھولے دیکھا

ابرار تو نے شراب پی ہے؟؟؟سمیعہ بیگم نے غصے سے پوچھا

ہاں اماں تھوڑی ہی تو پی ہے کیا ہو گیا ہے

ابرار لڑکھڑاتا بولتا صحن چارپائی پر لیٹ گیا۔۔۔۔

ہائے میں کیرے پاسے چل جاواں سمیعہ بیگم نے سر پیٹتے ہوئے کہا

کہیں کا نہیں چھوڑا تم دونوں نے ایک وہ بے غیرت پتہ نہیں کہاں چلے گئی ہے اور ایک تو نے مجھے تنگ کر کہ رکھ دیا ہے ابرار

سمیعہ بیگم چارپائی کے پاس آکر ابرار کو کوس رہیں تھیں وہ شراب میں دھن پتہ نہیں کب کا نیند کی وادیوں میں گم تھا۔۔۔۔

---

رات کا ایک بج رہا تھا، جزیل شاہ سڑک پہ ایسے ہی گاڑی بھگا رہا تھا۔۔۔۔

غصہ تو جیسے آسمان کو چھو رہا تھا۔۔۔۔۔

آستینیں چڑھا کر شرٹ ایک طرف سے پینٹ کے اندر اور ایکطرف سے باہر نکالے بال ماتھے پر بکھرے وہ پریشان حال سا سڑک کے کنارے گاڑی روک کر باہر نکلا

کیوں کیوں آخر کیوں ؟؟؟؟

میرے ساتھ ہی آخر ایسا کیوں ہوتا ہے ؟؟؟؟

زندگی میں پہلی دفعہ مجھے کسی سے محبت ہوئی اور وہ بھی دشمن کی لڑکی نکلی۔۔۔۔۔

آاااااااااااااہ گاڑی کے ٹائر پر زور سے پاؤں مارتا وہ چلا رہا تھا۔۔۔۔

اب دیکھنا اسکی زندگی اتنی سخت بنا دوں گا کہ موت مانگے گی لیکن موت نہیں آئے گی اسے میں مرنے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔

پھر گاڑی میں بیٹھتا گاڑی فل سپیڈ سے چلانے لگا۔۔۔۔۔

---

اماں بی (گھر کی ملازمہ) نے شیریں کو نکاح کے بعد جزیل شاہ کے روم میں لا کر بٹھا کر باہر چلی گئیں۔۔۔۔

شیریں نے کمرے کا جائزہ لیا۔۔۔۔۔

ہر چیز کرا اپنی جگہ نفاست سے دیکھ کر تھوڑی دیر کے لئے مسمرائیز ہوئی۔۔۔۔

جزیل شاہ تمہیں میں بلکل بھی خوش نہیں رہنے دوں گی

زندگی تباہ کی ہے نہ میری ؟؟؟؟ اتنی ہے زندگی میں تمہاری تباہ کروں گی

شیریں روتی چلاتی ڈریسنگ کی سب چیزیں نیچے پھینکتے ہوئے بولی

کپڑے تو ہے نہیں تھے اسکے پاس پھر ایسے ہی جزیل شاہ کے بیڈ پر لہنگا پہنے ہی لیٹ گئی

رورو کہ آنکھوں میں آنسو بھی ختم ہو چکے تھے، پھر تھکن کی وجہ سے پتہ نہیں کب اسے نیند آگئی۔۔۔۔۔۔

رات کے دو بج رہے تھے جب جزیل شاہ گھر واپس آیا۔۔۔۔سیدھا اپنے بیڈروم میں گیا تو اپنے بیڈ پر کسی وجود کو

سوتے پایا۔۔۔۔

اور اصل غصہ تو تب ہائی ہوا جب اپنی فیورٹ پرفیومز کو نیچے ٹوٹے پایا

غصے سے مٹھی بھینچی،

یو باسٹر ڈڈڈڈڈڈڈ!!!!!!!!!

غصے میں آگے بڑھا اور اور شیریں کے اوپر سے کمبل زور سے کھینچا!!

شیریں کی نیند بھک سے اڑی تو وہ فوراً سے اٹھ بیٹی!!!!

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری چیزوں کو ہاتھ لگانے کی؟؟؟؟؟

بتاؤ؟؟؟

جزیل شاہ چلایا۔۔۔۔۔۔۔

اگر تم اپنی ساری زندگی کی کمائی لگا بھی دیتی تو تمہاری اوقات ہی نہیں ہونی تھی یہ سارے پرفیومز کو خرید سکتی

---------

جزیل شاہ اسکی صراحی دار گردن کو اپنے شکنجے میں لیتا چلا یا۔۔۔۔

شیریں کی ہلکی سی چیخ نکلی، خوف سے کچھ بولا نہ جارہا تھا۔۔۔

جب شیریں کھانسنے لگی تو جزیل شاہ نے بے دردی سے اسے پڑے دھکیلا

Youuuuuu!!!!!!

شیریں اس افتاد کے لئے تیار نہیں تھی تو پیچھے جا گری اور زور زور سے کھانستے ہوئے سانس لینے لگی

آنسو تواتر آنکھوں سے جاری تھے شیریں نے نفرت سے جزیل شاہ کو دیکھا جو درندہ بنا بیٹھا تھا

تمہیں تو میں چھوڑوں گا نہیں اب۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو اٹھو یہاں سے!!!!!!

جزیل شاہ نے اسکا ہاتھ پکڑا اور کھینچتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا

چھوڑو مجھے شیریں اپنا ہاتھ چھراتے ہوئے چلائی۔۔۔۔۔

جزیل شاہ کہ قدم رکے اور اسے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا، دونوں طرف بازو رکھ کر اسکی راہ فرار کے سارے راستے بند کئے جزیل شاہ اسکے اتنے قریب ہوا کہ دونوں کے درمیان بس دو انچ کا فاصلہ تھا!!!!!!

شیریں اسکی گرم سانسیں اپنے منہ پر محسوس کرتی دوسری طرف رخ کر گئی

تمہاری اوقات بتانے جارہاہوں میں جزیل شاہ اسے غصے سے دیکھتا بولا۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ اسکے اور قریب ہوا!!!!!

شیریں کا دل چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سماجائے آنسو سرخ گالوں پہ بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

ایسی زندگی تمہیں دوں گا کہ تم اپنی زندگی سے پناہ مانگو گی اور موت نہیں آئے گی جزیل شاہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہتے ہوئے اسے ہاتھ سے پکڑ کر دوبارہ کھینچنے لگا۔۔۔۔۔

سٹور روم کے پاس پہنچ کر جزیل شاہ نے اندر دھکیلا!!!!!

یہ ہے تمہاری اوقات رہو یہیں اب۔۔۔۔۔۔۔

اور دروازہ بند کرتا اپنے کمرے میں آکر اپنے غصے کو کنڑول کرنے لگا!!!!!!

************************

اللہ مجھے کس وجہ کی سزا دی جارہی ہے؟؟؟؟

مجھ سے کیا غلطی ہو گئی ہے؟؟؟؟

مجھ پر رحم کریں اپنا یا اللہ میری فریاد سن لیں شیریں زور زور سے رونے لگی!!!!

اندھیرے سے پہلے ہی اسے بہت ڈر لگتا تھا

اندھیرے سے تو بچپن سے فوبیا تھا اسے!!! سانس اکھڑنے لگی اسکی۔۔۔روروکہ اب تو آنسو بھی سوکھ چکے تھے آنکھوں میں۔۔۔۔۔۔۔

پھر آنسو پونچھتی اپنی قسمت کو قبول کرتی اپنی موت کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

*********************

جزیل شاہ ایک کے بعد دوسری سگریٹ پیتا اپنے آپ کو کنڑول کرنے لگا!!! سر درد سے پھٹ رہا تھا لیکن شیریں کا روتا ہوا چہرہ بار بار اسکے آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا

شیریں کی وہ "لونگ"

Shittttt yaawwwrrrr!!!!

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا غصے میں سامنے میز کو ٹھوکر لگاتا اٹھا!!!!

مجھے اسے تکلیف دے کر خود کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے؟؟؟

میں کیوں نہیں اسے تکلیف میں دیکھ کر خوش؟؟؟ جزیل شاہ چلایا

اب اسکے سکون کا آخری سہارا چاہیے تھا اور اپنے روم سے اٹھا لائبریری روم میں جا کر لوکر میں سے ایک وائن کی بوتل اٹھا لایا اور پھر اپنے اندر انڈیلنے لگا!!!!!!!!

اسے بس سکون چاہیے تھا، وہ اکثر وائن اپنے سکون کے لئے ہی پیتا تھا

*********************

نزیر احمد ہمیں بہت جلد یہاں سے لڑکیوں کی سمگلنگ کرنی ہے، کیونکہ پولیس ہمارے اڈے کا پتہ لگوا رہی ہے

تم نے ابھی تک ہمیں اپنی بھانجی نہیں دی؟؟؟؟ کب سے انتظار کر رہے ہیں تمہاری بھانجی کا؟؟؟

کہا بھی تھا کہ پڑھائی چھڑوا کر ہمارے پاس دے جاؤ اسے ،اسکے بدلے جتنی چاہے رقم وصول کر و لیکن نہیں تمہیں تو فضول میں پیسے خرچنے کا شوق ہے

بھئی اب نہیں انتظار ہو رہا!!!!!!

وسیم ملک منہ میں پان کھاتا اپنے بندے سے مالش کروا رہا تھا جب نزیر احمد سے مخاطب ہوا

اس وقت وہ کسی سانڈ سے کم نہیں لگ رہا تھا!!!

ہائے رشید ذرا زور سے مالش کرنہ کیا لڑکیوں طرح مالش کر رہا ہے مجھے

وسیم ملک اپنے بندے سے بولا!!!!!

نزیر احمد کے ہوش ہی اڑ گئے جب شیریں کا ذکر ہوا

کیا جواب دوں اب اس کو؟؟؟ نزیر احمد سوچتا ہوا وہاں سے آہستہ سے کھسکنے لگا۔۔۔

ارے کہاں جا رہے ہو نزیر او ئے؟؟ تمہیں میں نے کچھ کہا ہے؟؟؟

وہ بوس بہت جلد آپ کے پاس ہو گی۔۔۔

نزیر احمد زبردستی مسکرایا۔۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے بس پندرہ دن کا وقت دے رہا ہوں پھر خود اسے یہاں لے آنا نہیں تو اگر میں تمہارے گھر آیا نہ تو تیری بھانجی کے ساتھ ساتھ تیری بیوی کو بھی اٹھا لاؤں گا سنا ہے تیری بیوی بھی بہت سوہنی ہے

ہاہاہا کیوں رشیدے؟؟؟؟؟

جی بوس سنا تو میں نے بھی ہے لیکن دیکھا نہیں رشیدے نے فوراً ہاں میں ہاں ملائی

وسیم ملک کمینگی سے ہنسا!!!

نہیں بوس بس پندرہ دن بعد آجائے گی نزیر احمد نے جان چھڑائی وہ جانتا تھا کہ اگر وسیم ملک نے کہہ دیا ہے کہ وہ گھر آجائے گا تو اسکا مطلب وہ واقعی میں آسکتا تھا،اسے اب جلدی شیریں کو ڈھونڈنا تھا کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا.........

وہاں سے اٹھ کر گھر آنے کے لئے اڈے سے نکلا ویسے بھی کافی رات ہو گئی تھی

*********************

صبح کے گیارہ بج رہے تھے جب جزیل شاہ کی آنکھ کھلی!!!!

آنکھیں ملتا ہوا جب اٹھا تو رات کا واقعہ اسکی آنکھوں سے گزرا

پہلے تو مسکرایا یہی خیال اس کے لئے کافی تھا کہ شیریں اب اسکے پاس ہے

یکا یک تاثرات بدلے اب نرمی کی جگہ سختی نے لے لی۔۔۔۔

آنکھیں پہلے ہی سرخ تھیں اور سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔۔

پھر فوراً بیڈ سے اٹھا اور واشروم میں فریش ہونے کے لئے گیا

پندرہ منٹ بعد نک سک سا تیار گرے پینٹ اور وائیٹ شرٹ پہنتا برانڈڈ واچ اپنی کلائی میں پہن کر باہر آیا۔۔۔۔

اماں بی اماں بی؟؟؟؟؟

کہاں ہیں؟؟؟

جزیل شاہ جلدی سے اماں بی کو آوازیں دینے لگا

ج.جی صاحب؟؟؟؟

اماں بی نے آکر پوچھا

اماں بی سٹور روم میں شیریں بند ہے جاکر اسے دیکھ لیں اور کھانا بھی کھلا دیجئے گا

جزیل شاہ حکم دیتا ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھا

جی صاحب میں ابھی دیکھتی بی بی جی کو اماں بی کہتی سٹور روم کی جانب بڑھیں۔۔۔۔

سٹور روم کا دروازہ کھولا تو اندھیرے کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔۔۔۔

بی بی جی؟؟؟بی بی جی؟؟؟آپ کہاں ہیں

اماں بی نے شیریں کو آواز لگائی لیکن کوئی جواب نہ پا کر جزیل شاہ کو بلانے کے لئے بھاگیں

بڑے بڑے صاحب وہ بی بی جی اندر نہیں ہیں

What??????

How Is this Possible???

دروازہ تو بند تھا پھر کہا گئی ہے وہ؟؟؟

جزیل شاہ غصے میں بولتا اٹھا

پتہ نہیں بڑے صاحب میں نے تو کافی آوازیں دیں ہیں لیکن کوئی جواب نہیں آیا

اماں بی بھی کہتیں جزیل شاہ کے پیچھے لپکیں

جزیل شاہ سٹور روم میں داخل ہوا تو اندھیرے کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔۔۔

موبائل کی روشنی آن کرتا سامنے بڑھا

لیکن سامنے شیریں کو زمین میں بے ہوش دیکھ کر ہواس اڑے۔۔۔۔

شیریں شیریں اٹھو کیا ہوا ہے؟؟؟؟

جزیل شاہ فوراً آگے بڑھا اور اسکا سر اپنی گود میں رکھ کر اٹھانے لگا

شیریں تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا پلیز اٹھو

پکا اب نہیں سٹور روم میں بند کروں گا بس ایک دفعہ اٹھو وہ اسکا چہرہ تھپتھپاتا اسے اٹھانے لگا

اماں بی ڈرائیور کو کہیں کے گاڑی نکالے جلدی سے جزیل شاہ چلایا

اور اسے گود میں اٹھا کر باہر لایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈرائیور ڈرائیور جلدی گاڑی نکالو!!!!

جزیل شاہ ڈرائیور پہ چیختا باہر آیا، ڈرائیور نے گاڑی باہر نکالی اور جزیل شاہ نے شیریں کو گاڑی میں ڈالا، خود فرنٹ سیٹ سنبھالتا گاڑی چلانے لگا

تیز رفتار میں گاڑی چلاتا اسلام آباد کے سب سے مشہور ہسپتال میں پہنچا

ڈاکٹر ڈاکٹر!!!!!

جزیل شاہ شیریں کو گود میں اٹھائے ڈاکٹر کو آوازیں دینے لگا!!!!

Yess Mister Jazeel Shah!!!!!

ڈاکٹر اپنے انداز میں بولا

Where is Lady Doctor???

جزیل شاہ چلایا

لیڈی ڈاکٹر کو بولائیں!!!!کیونکہ میں اپنی بیوی کو لیڈی ڈاکٹر سے چیک اپ کروانا چاہوں گا.....

جلدی بلائیں انہیں!!!!!

سوری سر لیڈی ڈاکٹر ابھی ایمرجنسی وارڈ میں بزی ہیں آپ میم کے بارے میں بتائیں انہیں کیا ہوا ہے؟؟؟

Who the Hell are you????

میں ابھی یہ ہاسپٹل بند کروادوں گا لیڈی ڈاکٹر کو بلائیں ابھی اور اسی وقت

جزیل شاہ کے آنکھوں سے تو جیسے خون ٹپکا غصے کی وجہ سے آنکھیں سے انگاریں نکل رہے تھے،پہلے تو ڈاکٹر کو اس سے خوف محسوس ہوا!!!!

Ok okay Sir Just Relax!!!

ہم ابھی لیڈی ڈاکٹر کو بلاتے ہیں آپ میم کو یہاں اس کمرے میں لے آئیں

ڈاکٹر پریشانی میں جزیل شاہ کو کہتا کمرے میں آیا،اور شیریں کو لیٹا کہ فوراً لیڈی ڈاکٹر کو بلانے گیا

تمہیں کچھ نہیں ہوگا شیریں، پلیز اٹھ جاؤ!!!! جزیل شاہ شیریں کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ کے پاس بیٹھا شیریں سے مخاطب ہوا!!!

سر پلیز باہر چلے جائیں ہمیں میم کو چیک اپ کرنے دیں!!!

لیڈی ڈاکٹر جزیل شاہ کو کہتی آگے بڑھی

ڈاکٹر میری مسز کو کچھ نہیں ہونا چاہیے جزیل شاہ ڈاکٹر کو تنبیہ دیتا باہر آیا اور لیڈی ڈاکٹر شیریں کا چیک اپ کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ پریشانی میں ادھر ادھر ہسپتال کہ کوریڈور میں چکر لگانے لگا کہ اتنے میں لیڈی ڈاکٹر باہر آئیں

ڈاکٹر کیسی ہے اب شیریں؟؟؟؟

جزیل شاہ لیڈی ڈاکٹر کو دیکھتا پل سے پہلے اسکی طرف لپکا

جی مسٹر جزیل شاہ!!!!

انہیں مائنر سانروس بریک ڈاؤن ہوا ہے اللہ کا شکر ہے اب وہ ٹھیک ہیں آپ ٹائم سے ہی لے کے آئے ہیں اگر ایک گھنٹہ بھی اور لیٹ ہو جاتا تو شاید پھر ہم بچا نا پاتے، میں نے انہیں چیک کر لیا ہے اور اب انجیکشن لگا کہ فرسٹ ڈوز دے دی ہے تھوڑی دیر بعد انہیں ہوش آجائے گا!!!!! آپ پریشان نہ ہوں

ڈاکٹر اپنے انداز میں کہتی آگے بڑھ گئیں اور جزیل شاہ جلدی سے کمرے میں گیا اور شیریں کے پاس بیڈ پہ بیٹھ گیا!!!!!

شیریں پلیز آنکھیں کھول لو مجھے تنگ نہ کرو اب، اور پکا اب نہیں کچھ نہیں کہوں گا!!!!!

جزیل شاہ اس وقت تو کسی روتے ہوئے بچے کی مانند لگا!!!! ایک بزنس ٹائیکون اپنی بیوی کی حالت پہ رو رہا تھا، جسے اس سے بے پناہ محبت تھی، لیکن دماغ یہ ماننے سے انکاری تھا

اب دیکھنا یہ تھا دماغ اور دل کی جنگ کے درمیان جیتتا کون تھا؟؟؟

دل یا دماغ؟؟؟؟

********************

چل اوئے رشیدے گاڑی نکال!!!! نزیر کے گھر چلیں اب نہیں انتظار ہو رہا مجھ سے۔۔۔۔

وسیم ملک رشید کو حکم دیتا باہر آیا

نہیں نہیں بوس پلیز ابھی نہیں میں خود اپنی بھانجی کو لے آؤں گا بس دو دن کا وقت دیں مجھے نزیر احمد گھبراتے ہوئے فوراً آگے بڑھا اور ہاتھ جوڑ کو درخواست کرنے لگا

چل ہٹ اوئے پیچھے ہو!!!

کب کی تمہاری بکواس سن رہیں ہیں کہ آج آتی ہے تمہاری بھانجی کل آتی ہے لیکن نہیں!! اب ہم کوئی رسک نہیں لینا چاہتے میں خود اسے لے کے آؤں گا اپنے ساتھ وسیم ملک منہ میں پان ڈالے نزیر کو دھتکارتے بولا

بوس نہیں پکا میں دو دن کے اندر اندر اسے لے آؤں گا بس مجھے دو دن کا وقت دیں

پھر اگر میں نہ لے کے آیا تو میرا سر ہو گا آپکی جوتی مجھے جو سزا دینی ہوئی میں تیار ہوں

نزیر احمد نے جلدی سے کہا، یہ سوچے بغیر کے اپنی موت کو خود دعوت دے رہا ہے یہ

چل ٹھیک ہے دو دن کا وقت دیتا ہوں

دو دن مطلب دو دن وسیم سگار لگاتے اسے تنبیہ دیتا اندر آیا۔۔۔۔۔

چل نزیر کمبخت ماری کو ڈھونڈ کہیں سے بھی

ایک تو جو بندے لگائے ہوئے ہیں کسی کام کے نہیں آج اتنے دن ہو گئے کمینوں نے کوئی اتہ پتہ نہیں دیا

نزیر احمد اپنا ماتھا سہلاتا باہر ہی چکر لگانے لگا

کیا کروں کیا کروں ؟؟؟

آسمان کھا گیا کہ زمین نگل گئی ؟؟؟

آخر جا کہاں سکتی ہے ؟؟ ساری زندگی کی محنت پہ پانی پھر گیا ہے

سالی !!!!!

پھر اپنے جیب سے موبائل نکالتا ایک نمبر ڈائل کیا

دو منٹ بعد فون اٹھا لیا گیا

ہیلو ہاں ؟؟؟ کوئی بات بنی یا نہیں ؟؟؟

نزیر احمد پسینہ صاف کرتا غصے سے بولا

سر ہم پتہ لگوا رہیں ہیں لیکن میم نہیں ملی یہاں سب پتہ کیا ہے جیسے ہی کوئی سراگ ملتا ہم آپکو ضرور بتائیں گے

آگے سے جواب ملا۔۔۔

تم لوگوں کے پاس صرف اور صرف دو دن کا وقت ہے دو دن کے اندر اندر وہ لڑکی مجھے چاہیئے جیسے بھی کر کہ اگر نہ ملی تو تم لوگوں کو میں اڑا دوں گا

آئی سمجھ ؟؟؟؟؟

غصے میں فون بند کرتا اڈے سے باہر نکلا اور گھر کی طرف روانہ ہوا

اب اسے خود کچھ کرنا تھا.............

*******************

شیریں آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولتی ادھر ادھر دیکھنے لگی،اپنے ہاتھ پہ کچھ محسوس کرتی اپنا ہاتھ کھینچا کمزوری کی وجہ سے ہلا نہں س جا رہا تھا اور ہلکی سی چیخ نکلی

ک کیا ہوا تمہیں ؟؟ تم ٹھیک تو ہو نہ ؟؟؟؟

جزیل شاہ شیریں کے ہوش آنے کا انتظار کرتا وہیں سو گیا تھا،اپنے پاس حرکت محسوس کرتا اسکی آنکھ کھلی تو شیریں کو ہوش میں پایا اور فوراً سے سیدھا ہوا

تم تمہیں کچھ چاہیئے ؟؟؟؟

جزیل شاہ نے شیریں سے پوچھا!!!!!

شیریں نے نفرت سے رخ پھیر لیا جیسے کہہ رہی ہو کہ میں بات نہیں کرنا چاہتی تم سے

ابھی کچھ دیر تک تم ڈسچارج ہو جاؤ گی اور ہم گھر چلے جائیں گے جزیل شاہ نے بات کی تمہید باندھے اس سے مخاطب ہوا

شیریں طنزیہ مسکرائی!!ایک آنسو گال میں پھسلا اور وہیں جزب ہو گیا

جو بھی چیز چاہیئے ہوئی تمہیں، مجھے بتا دینا میں باہر ہی ہوں

جزیل شاہ سے اسکی وہ حالت دیکھی نہ گئی اپنے آپکو کوستا باہر نکلا، یہ تو وہ شیریں نہیں جسے میں اس دن یونیورسٹی میں ملا تھا، اسکی وہ چمکتی لونگ، سرخ و سفید گال اور اسکی مسکراہٹ؟؟؟

یہ شیریں تو ایک دن میں ہی مرجھا سی گئی تھی جزیل شاہ کو اپنے آپ پر افسوس ہوا!!!!!

لیکن اپنی انا کہ آگے وہ بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا

وہ یہ بھول گیا تھا محبت میں انا نہیں چلتی، محبت تو بادشاہوں تک کو فقیر بنا دیتی ہے، اگر محبت ہو کر بھی انا نہ مرے انسان کے اندر سے تو پھر کیسی محبت ہوئی؟؟؟

محبت تو ایک ایسا جزبہ ہے جو انسان اپنے آپ ہی محبوب کے آگے جھک جاتا ہے

ہائے!!!!!کیا ہے یہ محبت؟؟ جزیل شاہ آنکھیں موندے باہر بیٹھا شیریں کے بارے میں سوچنے لگا

***************

اگلے دن شیریں کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا وہ ہسپتال سے گھر آ گئی تھی لیکن شاید چپ لگ گئی تھی،

اماں بی کب سے شیریں کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھیں لیکن شیریں کے بس وہی تاثرات، ایک ہی نقطے پر مرقوط تھیں اسکی نظریں

اماں بی؟؟؟؟

جزیل شاہ اندر آیا اور اماں بی کو آوازیں دی

لیکن شیریں نے کوئی ریکشن نہ دیا جیسے بیٹھی تھی ویسے ہی بیٹھی رہی، جزیل شاہ کے دل کو ٹھیس پہنچی اسکی حالت کا ذمہ دار بھی تو وہی تھا نہ!!!

اماں بی آپ نے اسے کھانا کھلا دیا ہے؟؟؟

جزیل شاہ نے اماں بی سے پوچھا!!!

جی صاحب میں نے بی بی جی کو بڑی مشکل سے کھانا کھلا دیا ہے، لیکن یہ کچھ بول نہیں رہیں، کوئی تاثرات نہیں دے رہیں، بس چپ بیٹھی ہوئی ہیں میں کب سے بات کرنے کی کوشش کر رہی ہوں ان سے لیکن بس چپ سادھ لی ہے بی بی جی نے

اماں بی ساری بات بتاتی سائیڈ پہ ہوئیں

او کے اماں بی آپ انہیں میرے کمرے میں لے جائیں آج سے یہ وہیں رہیں گی

جزیل شاہ اماں بی کو کہتا باہر آیا

چلو بیٹا چلیں!!!اماں بی شیریں کو بازو سے پکڑ کر اٹھانے لگی

شیریں نے اماں بی کی طرف ابرو اچکائے

بیٹا بڑے صاحب کا حکم ہے اپکو انکے کمرے میں لے جایا جائے

مجھے کہیں نہیں جانا

میری تو اوقات وہ سٹور روم ہے نا؟؟وہ کمرہ جہاں ہر طرف اندھیرا ہے

میری زندگی میں ہر کسی نے اندھیرا لانے کی کوششیں کی ہیں دیکھیں برباد ہو گئی ہوں میں

ہاہاہاہاہاہا دیکھیں میرے ہاتھ خالی رہ گئے ہیں

ایک یتیم لڑکی کو دیکھ کر ہر کوئی نوچتا رہا!!!پہلے میرے ماموں جان جو بس مجھے میری جائیداد کے لئے پیار کرتے تھے اور میں سب کچھ جان بوجھ کر بھی خاموش تھی،پھر وہ ابرار،میرا خدا جانتا ہے میں نے اس سے کتنی دفعہ اپنی عزت بچائی ہے پھر میری ممانی جو مجھ پر ظلم کے پہاڑ برساتی رہی جسے میں نے اپنی قسمت کا سمجھ کہ برداشت کر لیا پھر ارمان ملک اور اب جزیل شاہ دیکھیں اماں بی میرے ہاتھ خالی ہیں میرے پاس کچھ نہیں ہے میری زندگی میں بس اندھیرا ہی اندھیرا ہے سب مجھ سے اپنا بدلہ لیتے ہیں

کسی نے کبھی یہ سوچا ہے؟؟؟کہ مجھ پر کیا گزرتی ہے؟؟؟کیا مجھے خوش رہنے کا کوئی حق نہیں؟؟؟؟

شیریں ہزیانی کیفیت میں چلائی اور زور زور سے رونے لگی اماں بی مجھے مار دیں مجھے اور زندہ نہیں رہنا

مجھے میرے ماما بابا پاس بھیج دیں جہاں مجھے کوئی کچھ نہیں کہے گا

روتی چلاتی نیچے فرش پر بیٹھ گئی

باہر جزیل شاہ شیریں کی ایک ایک بات سنتا اپنی مٹھی بھینچتا باہر کو نکلا اور گاڑی میں بیٹھ کر آفس کی جانب روانہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عالم عالم!!!!!

جلدی سے میرے کیبن میں آؤ جزیل شاہ جیسے ہی آفس میں داخل ہوا عالم کو آواز دیتا اپنے کیبن میں گیا

یہ آج سر کو کیا ہوا؟؟؟

عالیہ جو آفس میں ورکر تھی آمنہ سے پوچھنے لگی سر آج بہت غصے میں ہیں لگتا ہے آج کسی کی جان لے کے ہی چھوڑیں گے

پتہ نہیں یار کیا ہوا آج سے پہلے تو سر کو اتنا غصے میں نہیں دیکھا آمنہ نے بھی اسکے ہاں میں ہاں ملائی

خیر اگر اتنے غصے میں نہیں دیکھا پہلے تو اس کھڑوس کو کبھی ہنستے ہوئے بھی نہیں دیکھا عالیہ نے منہ چڑھایا!!!!

ہاہاہاہاں سہی کہہ رہی ہو آمنہ ہنسی

چلو یار اپنا کام کرتے ہیں اگر اس ہٹلر نے ہمیں ایسے دیکھ لیا نہ یقیناً آج کی رات ہماری قبر میں ہو گی آمنہ جلدی سے بولی



Urdu Novels Ghar

ہاں یار سہی کہہ رہی چلو میں چلتی ہوں میں نے ایک فائل تیار کرنی ہے عالیہ کہتی اپنے کیبن میں گئی اور آمنہ بھی اپنا کام کرنے لگی

آاااااااااااااہ جزیل شاہ اپنے میز میں پڑی سب چیزیں پھینکتا چلایا

کیسے مجھ سے بھول ہو گئی ؟؟؟میں کیسے کر سکتا ہوں شیریں کے ساتھ ایسا؟؟؟کیا اسکے ماموں کا جود کھاوا تھا وہ بس جائیداد کے لئے تھا؟؟؟

جزیل شاہ اپنا بالوں میں ہاتھ پھیرتا ادھر ادھر چکر لگانے لگا

اتنے میں دروازے کھٹکا

آجاؤ عالم اندر!!!!!!

ج جی سر آپ نے بلایا مجھے ؟؟؟عالم ہاتھ باندھ کے کھڑا ہوا

عالم مجھے نزیر احمد یعنی شیریں کے ماموں کی سب ڈیٹیلز چاہیں

وہ کیا کرتا ہے ؟؟؟کہاں ہوتا ہے ؟؟؟اور شیریں سے اسکا اور اسکے گھر والوں کا برتاؤ کیسا تھا؟؟؟

Got itt?????

I wanna All these Details within 2 hours

اور مجھے اس ابرار کا بھی بتاؤ وہ کیا کرتا ہے ؟؟؟

او کے سر اپکو سب ڈیٹیلز مل جائیں گی عالم کہتا باہر نکل گیا

You Bitch Abrar

How Dare you to Touch my Raupinzal

جزیل شاہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسکا قتل کر دے اسے ایسی سزا دے کہ یاد رکھے وہ۔۔۔۔۔۔

پھر سگریٹ نکلتا پینے لگا!!!! اسے اب شیریں کا بدلہ لینا تھا

*******************

شیریں اب جزیل شاہ کے کمرے میں آگئی تھی، اسے زندگی میں جس شخص سے اگر زیادہ نفرت ہوئی تھی تو وہ بس جزیل شاہ تھا

تمھیں میں کبھی معاف نہیں کروں گی جزیل شاہ اجیرن بنادوں گی زندگی تمہاری!!!!!

آنسو تو اب آنکھوں سے ختم ہو گئے تھے

شیریں بیٹا میں آپکے لئے سوپ بنا کہ لے کہ آئی ہوں یہ لو پی لو

اماں بی شیریں کے لئے سوپ بنا کہ لائی

نہیں اماں بی مجھے نہیں پینا آپکا شکریہ آپ میرے لئے اتنا کام کر رہی ہیں لیکن مجھے نہیں پینا

میری بیٹی پینا تو پڑے گا اب میں اپنے بیٹی کو ایسے تو نہیں رہنے دوں گی اماں بی خفگی سے بولیں

بیٹا جزیل صاحب دل کے برے نہیں ہیں وہ بہت اچھے ہیں بس غصے کے تیز ہیں دیکھنا تم دنیا کی خوش قسمت لڑکی ہو گی جسے جزیل شاہ جیسا لڑکا ملا ہے



Urdu Novels Ghar

وہ تم سے بہت محبت کرتے ہیں بس انکے بھی ایسے حالات گزرے ہیں جس کی وجہ سے انہوں نے سختی کا ماس چڑھا لیا ہے اپنے اوپر،

ہاہاہا اماں بی مجھ سے محبت ؟؟؟ کیسی محبت ؟؟؟ مجھ جیسی سے وہ کیوں محبت کریں گے مجھ میں ہے کیا؟؟

کچھ بھی تو نہیں ہے میرے پاس اور پلیز میرے سامنے اب محبت کا نام نہ لیجئے گا مجھے اب اس لفظ سے بھی نفرت ہو گئی ہے اب تو ہر جگہ مطلبی محبت ہے

شیریں اماں بی کو کہتی وہاں سے اٹھی

شیریں بیٹا ایسے نہ کہیں، چلو یہ باتیں چھوڑیں اور ادھر بیٹھیں اور سوپ پی لیں

کیا آپ میری بات بھی نہیں مانو گی ؟؟؟؟ اپنی ماں ہی سمجھ کہ میری بات مان کو، اماں بی نے اتنی امید اور پیار سے کہا کہ شیریں منع نہ کر پائی اور مسکرائی

ماشاءاللہ ایسے ہی مسکراتی رہو بہت پیاری لگتی ہوں شیریں بیٹا ایسے مسکراتے ہوئے

شیریں بس سرہاں میں ہلا سکی، اور بے دلی سے سوپ پینے لگی اماں بی کا دل رکھ کہ

چلو شیریں بیٹا میں چلتی ہوں نیچے بہت کام ہیں مجھے، اپکو جو بھی چاہیے ہو گا مجھے بتا دینا ٹھیک ہے ؟؟؟

اماں بی کہتی نیچے آ گئیں اور شیریں اماں بی کے جاتے ہی سوپ سائڈ ٹیبل پی رکھ کر سر گھٹنوں میں رکھ کے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

اب ں تہ نہیں اسے آگے آگے کیا برداشت کرنا تھا،

***************

جی میڈم اپکو کہاں جانا ہے ؟؟ کس سے ملنا ہے ؟؟؟ باہر گارڈ مایا کو روکے پوچھ رہا تھا مایا جو کہ کافی دیر بعد جزیل شاہ سے ملنے کے لئے گھر ہی آگئی تھی، گارڈ مایا کی آؤٹ کلاس ڈریسنگ دیکھ کر اندر نہیں جانے دے رہا تھا

You bitch!!!!!!!

تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے ؟؟؟؟ میں جزیل شاہ کی بہت پرانی دوست ہوں اور مجھے اس سے ملنا ہے

لیکن میڈم سر نے منع کیا ہے ایسے ہی کسی کو اندر آنے نہیں دینا اور ویسے بھی سر گھر پر نہیں ہیں وہ آفس گئے ہیں

گارڈ بڑے ادب سے کہہ کر دروازہ بند کرنے لگا

تمہاری اوقات ہے ہی کیا ہم جیسوں کو روکنے کی ؟؟؟؟ دو ٹکے کہ نوکر ہو تم آئی سمجھ چلو ہٹو یہاں سے مجھے اندر جانا ہے

مایا گارڈ کو دھتکارتی اندر آئی !!!!!!

Honey where are you??

مایا ہینڈ بیگ سمبھالتی، آنکھوں میں گوگلز لگا کر، براؤن بھورے بال کندھے پر تھے، براؤن ڈارک لپ اسٹک لگائی جو کہ بہت عجیب لگ رہی تھی میک اپ سے فل چہرہ اور بلیک جینز کے اوپر ہاف ٹی شرٹ پہنے دنیا کا آٹھواں عجوبہ لگ رہی تھی

اماں بی نے جب باہر شور سنا تو باہر آئیں !!!!!اور سامنے مایا کو دیکھ کر تیوری چڑھائی

جی محترمہ آپکو کس سے ملنا ہے ؟؟؟اماں بی ناک چڑھاتی پوچھنے لگی انہیں مایا کچھ پسند نہ آئی

اوئے بڑھیا میں جزیل شاہ کی دوست ہوں میں جزیل سے ملنے آئی ہوں کہاں ہے وہ؟؟؟؟

مایا اپنے بالوں کو پیچھے کرتی بری ادا سے بولی، کم از کم اماں بی کو وہ بہت ہی شوخی اور عجیب سی لگی

بڑے صاحب آفس گئے ہیں وہ گھر نہیں ہیں آپ ان سے بعد میں مل لیجئے گا اماں بی کہتیں کیچن میں جانے لگی جب سیڑھیوں پر کھڑی شیریں پہ نظر پڑی

جی شیریں بیٹا آپکو کچھ چاہیئے ؟؟؟؟؟

مایا کی نظر جب سامنے پڑی تو سامنے اپنے زیادہ حسین لڑکی کو دیکھ کر پتہ نہیں اسے کیوں جیلسی فیل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کون ہے ؟؟؟مایا نے اماں بی سے شیریں کی طرف اشارہ کر کہ پوچھا

یہ ؟؟ یہ تو ہماری بی بی جی ہیں ابھی کل ہی تو جزیل صاحب نے ان سے نکاح کیا ہے بہت محبت کرتے ہیں ان سے جزیل شاہ، اماں بی نے مایا کو اور جلایا

Whatttt??????

How is this possible????I mean it can't b possible???

What the F*****k

مایا حیرت اور غصے میں گالیاں دینے لگی

یہ نہیں ہو سکتا اس میں ہے کیا جو اسے پسند آگیا ہے ؟؟؟؟ مجھ سے اور اسکا کیا مقابلہ مایا غصے سے پاؤں پٹختی وہاں سے چلی گئی

اور اماں بی مسکرائیں !!!! اسے جلا کر کافی مزا آیا ہے کیوں شیریں بیٹا؟؟؟؟

شیریں سیڑھیوں پر کھڑی سب معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ ہو کیا رہا ہے یہاں ؟؟ پھر سیڑھیوں سے اترتی نیچے آئی اور اماں بی سے پوچھنے لگی

اماں بی یہ کون تھیں ؟؟؟ اور میرا جان کر یہ اتنا غصہ کیوں ہوئیں تھیں ؟؟؟

شیریں اماں بی سے پوچھنے لگی اور دونوں چلتی کیچن میں آ گئیں

کچھ نہیں بیٹا بس ایسے ہی اصل میں بڑے صاحب نے انہیں اپنی شادی میں نہیں نہ بلایا اس لئے ناراض ہو رہیں تھیں

اماں بی نے مسکرا کر جواب دیا اماں بی کو یہ پیاری سی لڑکی بہت پسند آئی تھی

شیریں بھی بس مسکرا کر ہی رہ گئی !!!

اماں بی مجھے ایک کپ چائے ملے گی ؟؟؟ شیریں نے آرام سے پوچھا

ہائے صدقے بی بی جی آپ حکم کریں یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے اماں بی نے ہنستے ہوئے کہا اور شیریں بھی ہنس دی۔۔۔۔۔۔۔

اور اماں بی کے ساتھ وہاں ہی کھڑی چائے بنانے لگی اور ساتھ ساتھ انکی باتوں پہ ہنس بھی رہی تھی

**********************

جزیل شاہ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟؟؟میں نے باہر تمہارے لئے شادی نہیں کی مجھے لگا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟؟؟ تمہیں تو میں حاصل کر کہ ہی رہوں گی تم بس میرے ہو،اگر میرے نہیں ہوئے تو کسی کا بھی نہیں ہونے دوں گی تمہیں!!!!!

مایا ایک سو چالیس پر گاڑی چلاتی، سٹیرنگ پر زور سے ہاتھ مارتی اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی!!!اب اسے بس جزیل شاہ سے ملنا تھا

جزیل شاہ کے آفس پہنچ کر گاڑی پارک کرتی آفس میں داخل ہوئی

ایکسیوز می؟؟؟؟؟

جزیل شاہ اندر ہے؟؟؟؟مایا نے کاونٹر پر کھڑی لڑکی سے پوچھا

جی میم سر اندر ہیں!!!!!!!

مایا سنتے ہی جزیل شاہ کے کیبن کی طرف بڑھی!!!بغیر دروازہ کھٹکائے اندر آئی

جزیل مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے

جزیل شاہ جو اپنے ہاتھوں میں سر دیئے بیٹھا کسی گہری سوچ میں تھا اچانک کسی کو اندر آتے دیکھ کر غصے سے گھورا

تمہیں تمیز نہیں ہے مایا؟؟کسی کے کمرے میں اگر داخل ہوتے ہیں تو پہلے اجازت لیتے ہیں جزیل شاہ نے دبے غصے میں کہا

ہاہاہالگتاہے شادی نے اپنااثر دیکھاناشروع کر دیا!!!ابھی تو ایک دن ہوا ہے نکاح کو اور جناب کے تو تیور ہی بدل گئے ہیں

مایاطنز کرتی سامنے چیئر پر بیٹھی

فضول مت بولومایا!!!کام بولو کیاہے؟؟؟جزیل شاہ جو کب سے اسکی بکواس سن رہا تھا تنگ آکر اس سے اسکے آنے کا مقصد پوچھنے لگا!!!!

تم نے ایسا کیوں کیا جزیل شاہ؟؟؟تم کیسے اس بدصورت لڑکی سے شادی کر سکتے ہو؟؟اس میں ہی کیا؟؟اسکا سٹینڈرڈ کیاہے؟؟؟؟

میں تم سے محبت کرتی ہوں اب سے نہیں جب سے ہم ساتھ ہیں اور تمہارے لئے ابھی میں نے شادی نہیں کی؟؟

مایامگرمچھ کے آنسو بہاتی اسکے گلے لگی

Behave your Self Maya!!!!

بیوی ہے وہ میری اور میں اس سے بہت محبت کرتاہوں اگر اب تم نے اسکے خلاف ایک لفظ بھی نکالا نہ تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں آئی سمجھ؟؟؟؟

چلو اب یہاں سے جاؤ مجھے بہت کام کرنا ہے جزیل شاہ اسکے اپنے گلے سے الگ کرتے زور سے دھکادیا اور مایا اس افتاد کے لئے تیار نہیں تھی کہ کرسی کے ساتھ آکر نیچے گری۔۔۔۔۔

مایا کو اپنی بے عزتی پر بہت غصہ آیا دل چاہا کہ وہ اسکا منہ نوچ لے پھر فوراً اپنا بیگ سنبھالتی آنسو صاف کر کہ باہر نکلی !!!!

جنگ تو اب شروع ہو گی مسٹر جزیل شاہ!!!!!!

میں بھی دیکھتی ہوں تم میرے کیسے نہیں ہوتے مایا غصے سے سوچتی آفس سے نکلی تو گاڑی میں بیٹھی

اب اسے خود ایسا کچھ کرنا تھا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے!!!!!!!

مایا کے جانے کے بعد جزیل شاہ مایا کی باتوں کو لے کے کافی پریشان تھا مانا کہ مایا اسکی بہت اچھی دوست تھی بچپن کی لیکن باخدا جزیل شاہ نے کبھی بھی ایسی فیلنگز نہیں رکھیں اپنے دل میں مایا کے لئے وہ بس اسے اپنی اچھی دوست سمجھتا تھا اسکے علاوہ اور کچھ نہیں

"ابھی جزیل شاہ مایا کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ دروازہ نوک ہوا

Yess Come in:!!!!!!

جزیل نے جیسے ہی کہا تو عالم اندر آیا

عالم بولو کیا خبر لائے ہو؟؟؟

جزیل شاہ انگلیوں میں سگریٹ دبائے، سگریٹ کا کش لیتے اسکا دھواں چھوڑتے بولا آنکھیں ہنوز بند تھیں

سر میں نے سب کچھ پتہ کروایا ہے اسکے ساتھ ساتھ ایک اور خبر بھی پتہ چلی ہے!!!!!

عالم نے ہاتھ باندھے ادب سے کہا!!!اسے جزیل شاہ کے رویے پہ تھوڑاشبہ ہوا معمول سے ہٹ کر آج جزیل شاہ کا رویہ کچھ اور تھا

عالم مجھے پہلیاں مت بجھواؤ جو بات ہے صاف صاف کہو!!!! جزیل شاہ نے آنکھیں کھول کر گھوری نکالی

سر میم کے ماموں نے بس اسے اپنے ساتھ اسکی جائیداد کے لئے رکھا تھا تا کہ جائیداد لے کے میم کو گھر سے نکال دیتے اور خود باہر کسی اچھے ملک میں شفٹ ہو جاتے، میم کی ممانی بہت چلاک عورت ہیں وہ میم پر بہت ظلم کرتی رہیں ہیں، اور انکا بیٹا تو ایک دم نکما اور شرابی ہے، اور بہت گھٹیا ہے

جیسے جیسے جزیل شاہ سن رہا تھا اسکی رگیں تن رہیں تھیں غصے سے ایسا لگتا تھا جیسے ابھی دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی

جزیل شاہ نے مٹھی زور سے بھینچی!!!!!

"باسٹر ڈڈڈڈڈڈڈ" جزیل شاہ میز پر پڑا لیپ ٹاپ نیچے پھینکتا کرسی سے اٹھا!!!!!!

سر ایک اور بات!!!!!

عالم نے جب جزیل شاہ کو اتنے غصے میں دیکھا تو ڈرتے ڈرتے اپنے سر کو ہلایا

سر میم کے والدین کا ایکسیڈنٹ ایک حادثہ نہیں تھا بلکہ کروایا گیا تھا

مطلب؟؟؟؟میں سمجھا نہیں جزیل شاہ نے آنکھیں کھولے حیرت سے پوچھا

مطلب سر جب میم کے والدین کا ایکسڈنٹ ہوا تھا تب میم کے والد صاحب آفس نہیں گئے تھے تب میم کے ماما بابا میم کو اکٹھے سکول سے واپس لینے کے لئے جا رہے تھے، تب ہی سامنے سے ٹرک آیا اور گاڑی کے بریک فیل کی وجہ

سے انکی گاڑی کنڑول میں نہ آئی اور گاڑی سیدھا ٹرک کے ساتھ لگی اور ایک بہت بڑا حادثہ پیش آگیا جسکی وجہ سے میم کے والدین اس دنیا میں نہ رہے۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ بریک فیل نزیر احمد نے کروائی تھی تاکہ یہ دونوں کا انتقال ہو جائے اور ساری جائیداد انکے ہاتھ آ جائے!!!!!!

عالم کہہ کہ چپ ہوا !!!

اور سر نزیر احمد وسیم ملک کا چہیتا ہے اسکے ہاں کام کرتا ہے۔۔۔۔

Okay Aalam You can Go Just Now!!!!!

جزیل شاہ نے غصے سے اسے جانے کو کہا تاکہ کہیں وہ نہ اسکے عتاب کا نشانہ بن جائے

عالم کے جانے کے بعد جزیل شاہ نے ایک کال کی اور اسے کچھ سمجھایا!!!

اوکے نزیر احمد تمہارا کھیل اب ختم ہوا، اب بس اپنی سزا کے لئے تیار ہو جاؤ اپنے گناہ کو بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ جزیل شاہ غصے سے سوچتا ہوا نکلا!!!!!!

***************

شیریں لاؤنج میں بیٹھی چائے پی رہی تھی اور ساتھ ساتھ اماں بی سے باتیں کرتی ہنس رہی تھی جب گاڑی کے ہارن کی آواز آئی!!

جزیل شاہ لاؤنج میں داخل ہوا جب شیریں کو اماں بی کی کسی بات پہ ہنستا دیکھا، آج کافی دن بعد اسے ایسے ہنستا دیکھا تو اسکے لب بھی مسکرائے۔۔۔۔۔

شیریں نے ہنستے ہوئے جب سامنے جزیل شاہ کو کھڑا دیکھا تو اسکی ہنسی کو بریک لگی شیریں وہاں سے اٹھتی کیچن میں آئی

ارے بڑے صاحب آپ کب آئے؟؟؟

اماں بی نے جزیل شاہ کو وہاں کھڑے پایا تو فوراً پوچھا

اماں بی ابھی آیا ہوں!!!!

شیریں کی کیسی طبیعت ہے؟؟؟اب وہ ٹھیک ہے؟؟؟اس نے کچھ کھایا ہے؟؟؟

جزیل شاہ نے ایک ساتھ ہی اتنے سارے سوالات پوچھ لئے۔۔۔۔

اماں بی مسکرائیں!!!ارے بڑے صاحب بی بی جی بلکل ٹھیک ہیں!!!انہوں نے کھانا بھی کھالیا ہے آپ بتائیں آپ کو کچھ چاہیئے؟؟؟؟

اماں بی کی بات سن کر جزیل شاہ تھوڑا ریلیکس ہوا۔۔

ہاں اماں بی مجھے شیریں کے ہاتھ ایک کپ چائے بجھوا دیں میرے کمرے میں

یہ کہتے ہی جزیل شاہ اپنے کمرے میں چلے گیا، اور اماں بی چائے بنانے کیچن میں چلے گئیں جہاں شیریں برتن دھونے میں مصروف تھی

ارے شیریں بیٹا آپ برتن رہنے دیں آپ بس ایک کپ چائے بنائیں جلدی سے۔۔۔۔

شیریں ہاں میں سر ہلاتی چائے بنانے لگی یہ جانے بغیر کے چائے کسکو چاہئیے !!!!

چائے بنانے کے بعد شیریں نے کپ میں چائے ڈالی اور اماں بی کو دی

ارے بیٹا میرے لئے نہیں جلدی سے بڑے صاحب کے کمرے میں دے کے آؤ چائے

م م میں ؟؟؟ نہیں اماں بی آپ دے آئیں انکو چائے !!!!

بیٹا میں نے کہا ہے تو آپکو جانا پڑے گا چلو جلدی سے دے کے آؤ۔۔۔

شیریں منہ بناتی کیچن سے نکلی کے راستے میں خاں بابا نظر آئے۔۔۔

خاں بابا میری بات سنیں !!! پلیز یہ چائے اپنے صاحب کو کمرے میں دے آئیں۔۔ شیریں خاں بابا کو کہتی جلدی سے آگے بڑھی

بی بی جی میں مجھے ازلان شاہ کے لئے انکا فیورٹ پاستہ بنانا ہے کیونکہ آج وہ مری کے ٹور سے آرہیں ہیں واپس گھر بس پہنچنے والے ہوں گے تو مہربانی کر کہ آپ دے آئیں نہ۔۔۔۔۔ خاں بابا نہ مسکینوں سی شکل بنا کہ کہا

خان بابا پلیز !!!!

شیریں التجائی انداز میں کہتی خاں بابا کی طرف دیکھنے لگی

بی بی جی آپ میری یہ بات مان لیں نہ مجھے ابھی بہت جلدی ہے ابھی ابھی ازلان شاہ صاحب کا فون آیا ہے

ٹھیک ہے خاں بابا میں دے آتی ہوں آپ اپنا کام کریں شیریں مسکرائی۔۔۔

شکریہ بی بی جی آپ بہت اچھی ہیں خاں بابا مسکراتے ہوئے کیچن میں بھاگے !!!!!!

*******************

شیریں گھبراتے ہوئے کمرے کے پاس پہنچی تو یہ ہی سوچنے میں بزی تھی کہ اندر جائے یا نہ، پھر اچھے سے دوپٹہ لیتی دروازہ کھٹکھٹایا!!!!

"آجاؤ اندر!!! جزیل شاہ ٹراؤزر اور ہاف ٹی شرٹ پہنے بیڈ پہ لیتے فون پہ بزی تھا جب دروازہ نوک ہوا"

شیریں دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی اسی اثناء جزیل شاہ نے آنکھیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا دونوں کی نظریں آپس میں ملی، شیریں ایک نظر اسکی طرف دیکھتی نظریں جھکاتی آگے بڑھی

جزیل شاہ ہنوز اسکے تاثرات دیکھ رہا تھا، اور یہی چیز شیریں کو غصہ دلا رہی تھی

چھچھوڑا!!! ٹھرکی کیسے دیکھی جا رہا ہے جیسے کوئی لڑکی ہی نہیں دیکھی اس نے شیریں غصے میں آگ بگولہ ہوتی چائے سائیڈ ٹیبل پر رکھتی مڑی، جزیل شاہ کو اسے کنفیوز کرنے میں مزا آ رہا تھا

Miss Sheerein????

For you kind information I don't like Sugar!!!

اسے لے جائیں اور بغیر چینی کے چائے بنا کہ لائیں، شیریں نے جیسے ہی چائے ٹیبل پر رکھی تو جزیل شاہ وہاں سے چائے پکڑ کر ایک سپ لیتا ہوا فوراً بولا!!!!

شیریں کو تو مانو جیسے آگ لگ گئی یہ سن کے،

تو محترم جیسی چائے بنی ہے پی لیں کیونکہ میں یہاں صدیوں سے نہیں رہ رہی کہ مجھے پتہ ہوگا کہ جناب کو چینی پسند ہے کہ نہیں شیریں ایک ایک لفظ چباتی بولی!!!!اور کمرے سے فوراً نکلی کہ کہیں اور کچھ لانے کا حکم نہ دے دے شیریں کے کمرے سے نکل جانے کے بعد ایک فلک شگاف قہقہ گونجا۔۔۔ہاہاہاہا رابپنزل تم بھی نہ۔۔۔ویسے غصے میں اور بھی زیادہ اچھی لگتی ہو!!!

چل جزیل شاہ تیری بیوی نے جیسے چائے بنا کہ دی ہے شکر کر کہ پی لے!!!!اور چائے کا کپ پکڑتا چائے پینے لگا

*********************

سمجھتا کیا ہے خود کو؟؟؟ بڑا آیا مجھ پہ رعب جمانے والا چھچھورا کہیں کا!!! پتہ نہیں کیسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا شیریں جیسے ہی کمرے سے نکلی اونچی آواز میں اپنے دل کی بھڑاس نکالتی کوریڈور سے جا رہی تھی جب ایک زوردار ٹکر کسی سے ہوئی

ہائے اللہ جی میرا سر پھاڑ دیا شیریں اپنا سر پکڑے آنکھیں بند کر کہ بولنے میں مصروف تھی جب آنکھیں کھولیں اس نے تو سامنے ایک لڑکے کو پایا

دیکھ کر نہیں چل سکتے تم؟؟؟ ہاتھی جیسا تمہارا سخت جسم ہے، ابھی شکر کرو کہ میرا سر نہیں پھٹا اگر پھٹ جاتا تو میں نے چھوڑنا نہیں تھا، وہ جو بھی تھا شیریں اسکے بولنے سے پہلے اسکی طبیعت سیٹ کرنے لگی تھی

Excuse Meee???

Who are You??????

ازلان شاہ جو ابھی گھر آیا تھا مری سے ہو کر، تو اپنے کمرے میں جا رہا تھا جب کسی لڑکی سے ٹکر ہوئی

میں جو بھی ہوں تمہیں کیا؟؟؟اور تم کون ہو؟؟؟؟شیریں نے ابرو اچکائے

میں ازلان شاہ ہوں اور یہ میرا گھر ہے ازلان شاہ نے اب کی بار چبا کر کہا

اوہ اچھا آپ ازلان شاہ ہیں؟؟؟شیریں شرمندگی سے بولی

جی میں ازلان شاہ ہوں!!!آپ کون ہیں محترمہ؟؟؟اور یہاں کیا کر رہیں ہیں؟؟؟ازلان شاہ نے سخت تاثرات میں پوچھا

اسکے پوچھنے پر شیریں گھبرائی

ک ک کیا میں؟؟؟؟شیریں سے الفاظ ادا نہیں ہو رہے تھے

ہاں جی آپ؟؟اب یہاں کوئی بھوت تو ہے نہیں ظاہر سی بات ہے آپ میرے سامنے موجود ہیں تو آپ سے ہی پوچھوں گا نہ

ازلان شاہ اب جھنجھلا کر بولا

وہ میں!!!!!شیریں سے کوئی جواب نہ بن رہا تھا کہ کیا جواب دے اسکو

She is my Wife!!!!!

دونوں نے آواز کی سمعت دیکھا جہاں جزیل شاہ ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ دیئے کھڑا تھا، جزیل شاہ چائے پی کر باہر کمرے سے آیا تھا، تاکہ لان میں بیٹھ سکے فریش ائیر میں تو سامنے ازلان شاہ کو شیریں سے باتیں کرتا دیکھا اور یہ منظر اسے ایک آنکھ نہ بھایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مایا کے جانے کے بعد جزیل شاہ مایا کی باتوں کو لے کے کافی پریشان تھا مانا کہ مایا اسکی بہت اچھی دوست تھی بچپن کی لیکن باخدا جزیل شاہ نے کبھی بھی ایسی فیلنگز نہیں رکھیں اپنے دل میں مایا کے لئے وہ بس اسے اپنی اچھی دوست سمجھتا تھا اسکے علاوہ اور کچھ نہیں

"ابھی جزیل شاہ مایا کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ دروازہ نوک ہوا

Yess Come in:!!!!!!

جزیل نے جیسے ہی کہا تو عالم اندر آیا

عالم بولو کیا خبر لائے ہو؟؟؟

جزیل شاہ انگلیوں میں سگریٹ دبائے، سگریٹ کا کش لیتے اسکا دھواں چھوڑتے بولا آنکھیں ہنوز بند تھیں

سر میں نے سب کچھ پتہ کروایا ہے اسکے ساتھ ساتھ ایک اور خبر بھی پتہ چلی ہے!!!!!

عالم نے ہاتھ باندھے ادب سے کہا!!! اسے جزیل شاہ کے رویے پہ تھوڑا شبہ ہوا معمول سے ہٹ کر آج جزیل شاہ کا رویہ کچھ اور تھا

عالم مجھے پہلیاں مت بجھواؤ جو بات ہے صاف صاف کہو!!!! جزیل شاہ نے آنکھیں کھول کر گھوری نکالی

سر میم کے ماموں نے بس اسے اپنے ساتھ اسکی جائیداد کے لئے رکھا تھا تاکہ جائیداد لے کے میم کو گھر سے نکال دیتے اور خود باہر کسی اچھے ملک میں شفٹ ہو جاتے، میم کی ممانی بہت چلاک عورت ہیں وہ میم پر بہت ظلم کرتی رہیں ہیں، اور انکا بیٹا تو ایک دم نکما اور شرابی ہے، اور بہت گھٹیا ہے

جیسے جیسے جزیل شاہ سن رہا تھا اسکی رگیں تن رہیں تھیں غصے سے ایسا لگتا تھا جیسے ابھی دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی

جزیل شاہ نے مٹھی زور سے بھینچی!!!!!

"باسٹر ڈڈڈڈڈڈڈ" جزیل شاہ میز پر پڑا لیپ ٹاپ نیچے پھینکتا کرسی سے اٹھا!!!!!!

سر ایک اور بات!!!!!

عالم نے جب جزیل شاہ کو اتنے غصے میں دیکھا تو ڈرتے ڈرتے اپنے سر کو بلایا

سر میم کے والدین کا ایکسیڈنٹ ایک حادثہ نہیں تھا بلکہ کروایا گیا تھا

مطلب؟؟؟؟ میں سمجھا نہیں جزیل شاہ نے آنکھیں کھولے حیرت سے پوچھا

مطلب سر جب میم کے والدین کا ایکسڈنٹ ہوا تھا تب میم کے والد صاحب آفس نہیں گئے تھے تب میم کے ماما بابا میم کو اکٹھے سکول سے واپس لینے کے لئے جارہے تھے، تب ہی سامنے سے ٹرک آیا اور گاڑی کے بریک فیل کی وجہ سے انکی گاڑی کنڑول میں نہ آئی اور گاڑی سیدھا ٹرک کے ساتھ لگی اور ایک بہت بڑا حادثہ پیش آگیا جسکی وجہ سے میم کے والدین اس دنیا میں نہ رہے۔۔۔۔۔۔

اور وہ بریک فیل نزیر احمد نے کروائی تھی تاکہ یہ دونوں کا انتقال ہو جائے اور ساری جائیداد انکے ہاتھ آ جائے!!!!!!

عالم کہہ کہ چپ ہوا !!!

اور سر نزیر احمد وسیم ملک کا چہیتا ہے اسکے ہاں کام کرتا ہے۔۔۔۔

Okay Aalam You can Go Just Now!!!!!

جزیل شاہ نے غصے سے اسے جانے کو کہا تاکہ کہیں وہ نہ اسکے عتاب کا نشانہ بن جائے

عالم کے جانے کے بعد جزیل شاہ نے ایک کال کی اور اسے کچھ سمجھایا!!!

اوکے نزیر احمد تمہارا کھیل اب ختم ہوا، اب بس اپنی سزا کے لئے تیار ہو جاؤ اپنے گناہ کو بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ جزیل شاہ غصے سے سوچتا ہوا نکلا!!!!!!

***************

شیریں لاؤنج میں بیٹھی چائے پی رہی تھی اور ساتھ ساتھ اماں بی سے باتیں کرتی ہنس رہی تھی جب گاڑی کے ہارن کی آواز آئی!!

جزیل شاہ لاؤنج میں داخل ہوا جب شیریں کو اماں بی کی کسی بات پہ ہنستا دیکھا، آج کافی دن بعد اسے ایسے ہنستا دیکھا تو اسکے لب بھی مسکرائے۔۔۔۔

شیریں نے ہنستے ہوئے جب سامنے جزیل شاہ کو کھڑا دیکھا تو اسکی ہنسی کو بریک لگی شیریں وہاں سے اٹھتی کیچن میں آئی

ارے بڑے صاحب آپ کب آئے؟؟؟

اماں بی نے جزیل شاہ کو وہاں کھڑے پایا تو فوراً پوچھا

اماں بی ابھی آیا ہوں!!!!

شیریں کی کیسی طبیعت ہے؟؟؟اب وہ ٹھیک ہے؟؟؟اس نے کچھ کھایا ہے؟؟؟

جزیل شاہ نے ایک ساتھ ہی اتنے سارے سوالات پوچھ لئے۔۔۔۔

اماں بی مسکرائیں!!!ارے بڑے صاحب بی بی جی بلکل ٹھیک ہیں!!!انہوں نے کھانا بھی کھالیا ہے آپ بتائیں آپ کو کچھ چاہیئے؟؟؟؟

اماں بی کی بات سن کر جزیل شاہ تھوڑا ریلیکس ہوا۔۔

ہاں اماں بی مجھے شیریں کے ہاتھ ایک کپ چائے بھجوادیں میرے کمرے میں

یہ کہتے ہی جزیل شاہ اپنے کمرے میں چلے گیا،اور اماں بی چائے بنانے کیچن میں چلے گئیں جہاں شیریں برتن دھونے میں مصروف تھی

ارے شیریں بیٹا آپ برتن رہنے دیں آپ بس ایک کپ چائے بنائیں جلدی سے۔۔۔۔۔

شیریں ہاں میں سر ہلاتی چائے بنانے لگی یہ جانے بغیر کے چائے کسکو چاہیئے!!!!

چائے بنانے کے بعد شیریں نے کپ میں چائے ڈالی اور اماں بی کو دی

ارے بیٹا میرے لئے نہیں جلدی سے بڑے صاحب کے کمرے میں دے کے آؤ چائے

م م میں ؟؟؟ نہیں اماں بی آپ دے آئیں انکو چائے !!!!

بیٹا میں نے کہا ہے تو آپکو جانا پڑے گا چلو جلدی سے دے کے آؤ۔۔۔

شیریں منہ بناتی کیچن سے نکلی کے راستے میں خاں بابا نظر آئے۔۔۔۔

خاں بابا میری بات سنیں !!! پلیز یہ چائے اپنے صاحب کو کمرے میں دے آئیں۔۔ شیریں خاں بابا کو کہتی جلدی سے آگے بڑھی

بی بی جی میں مجھے ازلان شاہ کے لئے انکا فیورٹ پاستہ بنانا ہے کیونکہ آج وہ مری کے ٹور سے آرہیں ہیں واپس گھر بس پہنچنے والے ہوں گے تو مہربانی کر کہ آپ دے آئیں نہ۔۔۔۔۔۔ خاں بابا نہ مسکینوں سی شکل بنا کہ کہا

خان بابا پلیز !!!!

شیریں التجائی انداز میں کہتی خاں بابا کی طرف دیکھنے لگی

بی بی جی آپ میری یہ بات مان لیں نہ مجھے ابھی بہت جلدی ہے ابھی ابھی ازلان شاہ صاحب کا فون آیا ہے

ٹھیک ہے خاں بابا میں دے آتی ہوں آپ اپنا کام کریں شیریں مسکرائی۔۔۔۔

شکریہ بی بی جی آپ بہت اچھی ہیں خاں بابا مسکراتے ہوئے کیچن میں بھاگے !!!!!!!

********************

شیریں گھبراتے ہوئے کمرے کے پاس پہنچی تو یہ ہی سوچنے میں بزی تھی کہ اندر جائے یا نہ، پھر اچھے سے دوپٹہ لیتی دروازہ کھٹکھٹایا!!!!

"آجاؤ اندر!!! جزیل شاہ ٹراؤزر اور ہاف ٹی شرٹ پہنے بیڈ پہ لیتے فون پہ بزی تھا جب دروازہ نوک ہوا"

شیریں دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی اسی اثناء جزیل شاہ نے آنکھیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا دونوں کی نظریں آپس میں ملی، شیریں ایک نظر اسکی طرف دیکھتی نظریں جھکاتی آگے بڑھی

جزیل شاہ ہنوز اسکے تاثرات دیکھ رہا تھا، اور یہی چیز شیریں کو غصہ دلا رہی تھی

چھچھوڑا!!! ٹھرکی کیسے دیکھی جارہا ہے جیسے کوئی لڑکی ہی نہیں دیکھی اس نے شیریں غصے میں آگ بگولہ ہوتی چائے سائیڈ ٹیبل پر رکھتی مڑی، جزیل شاہ کو اسے کنفیوز کرنے میں مزا آرہا تھا

Miss Sheerein????

For you kind information I don't like Sugar!!!

اسے لے جائیں اور بغیر چینی کے چائے بنا کہ لائیں، شیریں نے جیسے ہی چائے ٹیبل پر رکھی تو جزیل شاہ وہاں سے چائے پکڑ کر ایک سپ لیتا ہوا فوراً بولا!!!!

شیریں کو تو مانو جیسے آگ لگ گئی یہ سن کے،

تو محترم جیسی چائے بنی ہے پی لیں کیونکہ میں یہاں صدیوں سے نہیں رہ رہی کہ مجھے پتہ ہوگا کہ جناب کو چینی پسند ہے کہ نہیں شیریں ایک ایک لفظ چباتی بولی!!!! اور کمرے سے فوراً نکلی کہ کہیں اور کچھ لانے کا حکم نہ دے دے

شیریں کے کمرے سے نکل جانے کے بعد ایک فلک شگاف قہقہ گونجا۔۔۔ہاہاہا ہار اپنزل تم بھی نہ۔۔۔ویسے غصے میں اور بھی زیادہ اچھی لگتی ہو!!!

چل جزیل شاہ تیری بیوی نے جیسے چائے بنا کہ دی ہے شکر کر کہ پی لے!!!!!اور چائے کا کپ پکڑتا چائے پینے لگا

**********************

سمجھتا کیا ہے خود کو؟؟؟بڑا آیا مجھ پہ رعب جمانے والا چھچھورا کہیں کا!!!پتہ نہیں کیسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا

شیریں جیسے ہی کمرے سے نکلی اونچی آواز میں اپنے دل کی بھڑاس نکالتی کوریڈور سے جارہی تھی جب ایک زوردار ٹکر کسی سے ہوئی

ہائے اللہ جی میرا سر پھاڑ دیا شیریں اپنا سر پکڑے آنکھیں بند کر کہ بولنے میں مصروف تھی جب آنکھیں کھولیں اس نے تو سامنے ایک لڑکے کو پایا

دیکھ کر نہیں چل سکتے تم؟؟؟ہاتھی جیسا تمہارا سخت جسم ہے،ابھی شکر کرو کہ میرا سر نہیں پھٹا اگر پھٹ جاتا تو میں نے چھوڑنا نہیں تھا،وہ جو بھی تھا شیریں اسکے بولنے سے پہلے اسکی طبیعت سیٹ کرنے لگی تھی

Excuse Meee???

Who are You??????

ازلان شاہ جو ابھی گھر آیا تھا مری سے ہو کر،تو اپنے کمرے میں جا رہا تھا جب کسی لڑکی سے ٹکر ہوئی

میں جو بھی ہوں تمہیں کیا؟؟؟اور تم کون ہو؟؟؟؟شیریں نے ابرو اچکائے

میں ازلان شاہ ہوں اور یہ میرا گھر ہے ازلان شاہ نے اب کی بار چبا کر کہا

اوہ اچھا آپ ازلان شاہ ہیں؟؟؟شیریں شرمندگی سے بولی

جی میں ازلان شاہ ہوں!!!آپ کون ہیں محترمہ؟؟؟اور یہاں کیا کر رہیں ہیں؟؟؟ازلان شاہ نے سخت تاثرات میں پوچھا

اسکے پوچھنے پر شیریں گھبرائی

ک ک کیا میں؟؟؟؟شیریں سے الفاظ ادا نہیں ہو رہے تھے

ہاں جی آپ؟؟اب یہاں کوئی بھوت تو ہے نہیں ظاہر سی بات ہے آپ میرے سامنے موجود ہیں تو آپ سے ہی پوچھوں گا نہ

ازلان شاہ اب جھنجھلا کر بولا

وہ میں!!!!!شیریں سے کوئی جواب نہ بن رہا تھا کہ کیا جواب دے اسکو

She is my Wife!!!!!

دونوں نے آواز کی سمعت دیکھا جہاں جزیل شاہ ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ دیئے کھڑا تھا، جزیل شاہ چائے پی کر باہر کمرے سے آیا تھا، تاکہ لان میں بیٹھ سکے فریش ائیر میں تو سامنے ازلان شاہ کو شیریں سے باتیں کرتا دیکھا اور یہ منظر اسے ایک آنکھ نہ بھایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا کیا مجھے سنائی نہیں دیا؟؟ایک دفعہ پھر سے کہیے بھائی!!!ازلان شاہ شوکڈ سی کیفیت میں آنکھیں کھولے جزیل شاہ سے پوچھنے لگا

Ohh Come ON Azlan!!!

جزیل شاہ الجھے ہوئے انداز میں کہتا آگے بڑھا!!!

بھائی میں مری کیا گیا صرف دس دن کے لئے اور آپ نے شادی کر لی؟؟؟آپ میرے بغیر یہ کیسے کر سکتے ہیں م؟؟ اپکو پتہ ہے نہ کہ کتنے ارمان تھے مجھے آپکی شادی کے جو آپ نے پل بھر میں چکنا چور کر دیئے ازلان دکھ سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ازلان شاہ ابھی صرف نکاح ہوا ہے ولیمہ ابھی ہونا ہے!!!!جزیل شاہ کن انکھیوں سے شیریں کی طرف دیکھتا بولا

شیریں نے نفرت سے آنکھیں پھیریں۔۔۔۔۔۔

اس وقت حالات ایسے تھے کہ مجھے جلدی نکاح کرنا پڑا!!میں تمہیں سب سمجھاؤں گا میرے بھائی اب تو ناراض نہ ہو

اگر ناراض رہو گے بھی تو میں تمہیں مناؤں گا نہیں اور جب میں تمہیں مناؤں گا نہیں تو تم تب تک ناراض رہو گے جسکی وجہ سے میں تمہیں اپنے چھوٹے چھوٹے "ٹولو مولو" سے بھی کھیلنے نہیں دوں گا

شیریں جزیل شاہ کو دیکھتی "ناں" میں سر ہلانے لگی جیسے کہہ رہی ہو بہت ہی ڈھیٹ اور بے شرم ہو تم

جزیل شاہ دیکھ کر مسکرایا!!!!اسکی مسکراہٹ دیکھ کر تو شیریں مبہوت ہی رہ گئی!!!جیسے کھو سی گئی ہو

اتنی پیاری مسکان ہے اسکی اور کھڑوس ہنستا بھی نہیں کہ کہیں اسکی مسکان کو نظر ہی نہ لگ جائے شیریں نے سوچتے ہوئے سر جھٹکا!!!

جزیل شاہ کندھے اچکائے بولا

اوہو بھائی آپ کو کس نے کہا کہ میں ناراض ہوں؟؟؟ میں اپنے جان سے پیارے بھائی سے بھلا کیوں ناراض ہونا؟؟ بس مجھے دکھ تھا کہ آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں

شیریں وہیں کھڑی دونوں کی باتیں سن رہی تھی اور ساتھ ساتھ کنفیوز بھی ہو رہی تھی کہ وہ کیا کہے

ویسے بھائی؟؟؟؟ ازلان شاہ پیار سے بولا

اتنی پیاری وائف آپکو ملی کہاں سے؟؟؟؟

کیا مطلب اتنی پیاری وائف؟؟ تمہارا بھائی کسی سے کم ہے؟؟؟ اتنی تو لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پہ جزیل شاہ نے فوراً سے وضاحت دی

لیکن میں آپ پہ نہیں مرتی مسٹر جزیل شاہ۔۔۔ شیریں لفظوں کو چباتی زبردستی مسکرا کر بولی!!!!

ہاہاہاہاہاہاواااااہ کیا ایٹیٹیوڈ ہے بھابھی آپکا!!!!!

ازلان شاہ کا فلک شگاف قہقہ پورے کوریڈور میں گونجا !!!

چپ کر جاؤ اب ازلان اتنی بھی کوئی فنی بات نہیں کر دی شیریں نے

اوہو تو بھابھی کا نام شیریں ہے؟؟؟

What a beautiful Name!!!

بلکل اپنے جیسانام رکھاہے بھابھی نے

شیریں بھی مسکرائی!!!شیریں کو چلبلاساازلان شاہ پسند آیاتھاکم ازکم وہ کھڑوس تونہ تھا!!!!!

By the Way Bhabhi!!

بھائی کی چوائس بہت اچھی ہے آپ بہت پیاری ہیں ازلان شاہ دل سے تعریف کرتا مسکرایا

شکریہ بھائی!!!!شیریں بھی مسکرائی

اب تم دونوں یہاں کھڑے باتیں کرتے رہوگے؟؟جاؤازلان کپڑے چینج کرآؤ

ہاں بھائی میں چینج کرکہ آتاابھی،اوکے بھابھی لاؤنج میں بیٹھ کرباتیں کرتے

ازلان شاہ کہتااپنے کمرے میں چلاگیااورشیریں مسکراتی نیچے جانے لگی

سنو؟؟؟؟؟

جزیل شاہ نے شیریں کوبلایا!!!

میرے ماں باپ نے میرانام رکھاہے کوئی!!اورسب مجھے اسی نام سے پکارتے ہیں مسٹر جزیل شاہ شیریں نے گھوری نکالتی ہوئے کہا

جزیل شاہ کہ لب مسکرائے اسے شیریں کو تنگ کرنے میں مزاآرہاتھا

اب آپ بولیں گے؟؟؟یاپھرجاؤں میں نیچے؟

شیریں تمہارے فائینلز کو بس تھوڑے ہی دن رہ گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ تم دوبارہ اپنی پڑھائی شروع کرو اور پیپرز دو۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا ریئلی ؟؟؟؟؟

مسٹر جزیل شاہ ابھی جو میری زندگی میں واقعات گزرے ہیں آپکو لگتا ہے کہ میں نارمل طریقے سے یونیورسٹی جوائن کر سکوں گی ؟؟؟؟؟

لوگ مجھے گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی سمجھ کر طعنے دیں گے مجھے نفرت سے دیکھیں گے میں کیسے سامنا کروں گی لوگوں کا؟؟؟

شیریں تنظزیہ مسکراہٹ سے پوچھنے لگی

بولیں مسٹر جزیل شاہ کیسے سامنا کروں گی ؟؟؟؟

ہاں آپکے پاس تو جواب نہیں ہوگا آپ نے بھی اپنی انا کی خاطر مجھ سے نکاح کیا ہے !!!!

خیر مسٹر جزیل شاہ جو بھی ہوا لیکن اب نہیں، اب نہیں میں کسی کو اپنے ساتھ کھیلنے دوں گی

شیریں نفرت سے ہنکارتے وہاں سے بھاگی

میں سب ٹھیک کر دوں گا شیریں میرا وعدہ ہے تم سے !!!!! ہاں میں نے شادی تم سے بدلہ لینے کے لئے کی تھی

لیکن مجھے تب سچائی کا نہیں پتہ تھا

واللہ مجھے تم سے محبت ہے شیریں رانا !!!!

اور ایک دن تمہیں بھی مجھ سے اتنی ہی شدت سے محبت ہو گی

جزیل شاہ نے سوچا!!!!!

***************

مایا جیسے ہی اپنے گھر آئی اسی وقت سے اپنے کمرے میں بند تھی!!!!وہ کئی سگریٹ پی چکی تھی اور سگریٹ کا دھواں کمرے میں جابجا پھیلا ہوا تھا یہ منظر بھی کسی وحشت سے کم نہیں لگ رہا تھا

تم ایسا نہیں کر سکتے جزیل شاہ۔۔۔میں نے تمہارے لئے شادی نہیں کی مجھے لگا تم مجھ سے محبت کرتے ہو!!

"لیکن تم نے یہ سب کر کہ اچھا نہیں کیا"تم صرف میرے ہو اور مایا اپنی چیزوں کو اتنی آسانی سے نہیں چھوڑتی جو چیز مایا کی نہیں ہوتی وہ اسے یا توتوڑ دیتی ہے یا ختم کر دیتی ہے اگر مایا کی نہیں ہوئی وہ چیز تو کسی کی بھی نہیں ہونے دوں گی

مایا آنکھوں میں وحشت لئے بولی جا رہی تھی!!!

اگر کوئی اس وقت مایا کو ایسی حالت میں دیکھ لیتا توضرور وحشت کھاتا

ہیلو؟؟؟؟؟

مایا ایک نمبر ڈائل کرتی بات کرنے لگی

ہاں جزیل شاہ کے گھر پہ نظر رکھو جیسے ہی کوئی لڑکی گھر سے نکلے مجھے اطلاع کرو

مایا نے کسی بندے کو کہہ کر فون بند کیا

کھیل تم نے شروع کیا ہے مسٹر جزیل شاہ اور ختم میں کروں گی اسے چاہے تو اس میں میری جان چلے جائے چاہے تو تمہاری چاہے تو کسی اور کی

لیکن اب کھیل کا خاتمہ ضروری ہے مایا ایک وائن کی بوتل منہ کو لگاتی ہوئی بولی

لندن کے ماحول نے مایا پر بہت برا اثر ڈالا تھا اپنا اچھے برے کا پتہ ہی نہیں تھا کبھی کبھی تو وہ حدیں پار کر جاتی

وائن کو منہ کے ساتھ لگا کہ جزیل شاہ اور شیریں کے بارے میں سوچنے لگی

ہاہاہاہائے!!!! جزیل صرف میرا ہے میرا اگر میرا نہیں تو تمہارا بھی رہنے دوں گی مس شیریں!!!!

مایا غصے سے چلائی

اب پتہ نہیں مایا کا یہ جذباتی پن کیا طوفان لانے والا تھا شیریں اور جزیل شاہ کی زندگی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

******************

آج ارمان ملک یونیورسٹی آیا تھا لیکن شیریں کا کافی دن سے نہ آنا سن کر غصے سے بھرا ہوا تھا

یہ لڑکی کہاں مر گئی ہے؟؟؟

کیوں نہیں آرہی اتنے دن سے یونیورسٹی؟؟؟

ارمان ملک ہاتھوں میں سگریٹ لئے اسکا کش لیتے دھواں چھوڑتا اپنے دوست سے بولا

یار چھوڑ نہ اب کہیں چلے گئی ہے تو ہم کیا کریں

دیکھ نہ یہاں کتنی لڑکیاں ہیں کسی کا بھی شکار کر لیتے ہیں

ارمان ملک کا دوست اکتائے سے انداز میں بولا

سچ تو یہ بھی تھا کہ ارمان ملک کے دوست بس اسکے ساتھ عیاشی کے لئے ہوتے تھے ایسے تو ارمان ملک انہیں ایک آنکھ نہ بھاتا تھا

نہیں یار مجھے وہ لڑکی ہر حال میں چاہیئے کسی بھی طریقے سے۔۔۔۔۔۔

اب کی بار میری انا آڑے آرہی ہے اب کی بار تو میں اسے کہیں نہ کہیں سے ڈھونڈ ہی لوں گا ارمان ملک آنکھوں میں نفرت لئے بولا۔۔

چلو یار کلاس میں چلتے ہیں!!!!!

ابھی وہ سب کلاس کی طرف جاتے سامنے سے ارم آتی ہوئی نظر آئی

ارم ارم؟؟؟؟

ارمان ملک ارم کو پکارے اسکے پاس آیا

بولو کیا کام ہے؟؟؟؟ارم جان چھڑوانے کے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

تمہاری دوست آج کل نہیں آرہی یونیورسٹی؟؟؟

وجہ جان سکتا ہوں؟؟؟؟

ارمان ملک نے بغیر کسی تمہید باندھے پوچھا

ہاں میں نے اسکے گھر فون کیا تھا تو اسکی ممانی کہتی کہ وہ مر گئی ہے ہم اسے دفنا آئیں ہیں یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا تھا پھر میں انکے گھر گئی لیکن شیریں مجھے کہیں نظر نہ آئی انکے گھر کے ماحول سے تو واقعی ایسا لگا تھا کہ وہ واقعی وفات پا چکی ہے

ارم نے افسوس سے کہا

کیا کیا؟؟؟؟ایسا نہیں ہو سکتا وہ نہیں مر سکتی میں خود انکے گھر جاؤں گا اور پتہ کروں گا ارمان ملک جلدی سے وہاں سے نکلا

اسے کیا ہوا ہے؟؟؟ خیر مجھے کیا اسے تو آئے روز دورے پڑتے رہتے ہیں ارم بھی لاپرواہی سے کہتی ہوئی آگے بڑھی پہلے ہی وہ کلاس سے لیٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

تیز تیز چلتی اپنا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی جب اس اثناء کسی سے ٹکر ہوئی

ہائے اللہ جی دیکھ کر نہیں چل سکتے آپ؟؟؟اندھوں کی طرح چل رہیں ہیں آج تو قسمت ہی خراب ہے نئ نئ آفات مجھ سے ٹکراتی جارہی ہیں پہلے وہ ارمان ملک جو شیریں کے بارے میں پوچھ رہا تھا اور اب یہ ٹکر

ارم پتہ نہیں کیا بولے جارہی تھی اور ساتھ ساتھ نیچے سے اپنی کتابیں اٹھا رہی تھی

دیکھیں آئم ریلی سوری!!!!!

ازلان شاہ نے نیچے جھکی لڑکی کو کہا جو نیچے سر دیئے اپنے نوٹس کا ایک ایک صفحہ اٹھا رہی تھی

کتابیں اٹھانے کے بعد اوپر ہوئی تو سامنے والی کی ایک بیٹ مس ہوئی

مہرون رنگ کی بلکل سادہ سی شلوا قمیض پہنے،اپنے اوپر اچھے سے دوپٹہ سیٹ کئیے بلاشبہ وہ حسین لگ رہی تھی اگر وہ پیاری نہیں بھی تھی لیکن ازلان شاہ کے لئے وہ حسین ترین لڑکی تھی

اسکی نظر میں لڑکی کی خوبصورتی پردے میں ہی ہوتا ہے،جو لڑکیاں اپنے آپکو پردے میں رکھتیں ہیں وہ دنیا کی سب سے خوبصورت ترین لڑکیاں ہوتی ہیں

ارم نے بغیر اسے کچھ کہیے ایک گھوری نکال کر چل دی فی الحال تو وہ لیٹ ہو رہی تھی!!!!!!اور ابھی بحث کرنے کا موقع نہیں تھا

نہیں تو وہ ازلان شاہ کو اچھا سبق سکھاتی!!!!!!

پیچھے ازلان شاہ نے اسکا آخر تک پیچھا کیا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی

اتنی سمپل بھی لڑکی ہے یونیورسٹی میں؟؟؟؟

ازلان شاہ کے لب اپنے آپ مسکرائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں جیسے ہی نیچے آئی اسے ازلان شاہ یاد آیا۔۔۔۔

یہ یہ تو وہ ہی والا ہے جو اس دن لائبریری میں مجھ سے اور ارم سے جھگڑا کر رہا تھا۔۔۔!!!!اللہ یہ جزیل شاہ کا بھائی نکلا۔۔۔

کیاسوچتاہوگا یہ میرے بارے میں کہ ہم ہر کسی سے جھگڑا کر کہ بیٹھ جاتے ہیں یہ جانے بغیر کہ ازلان شاہ کو تو شاید یاد بھی نہ ہو کے وہ ملا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب وہ یہ سوچ ہی رہی ہوتی ہے کہ ازلان شاہ نیچے آیا تھا چینج کرنے کے بعد۔۔

بھابھی پلیز مجھے کافی بنادیں بہت طلب ہو رہی ہے ازلان شاہ کیچن میں آیا اور منہ بناتا شیریں کو کہنے لگا

اچھابھائی میں آپکوابھی بناکہ دیتی ہوں شیریں دل سے مسکرائی۔۔۔کتناالگ ساہی اسکابھائی بلکل چلبلا ساشیریں سوچتی کافی بنانے لگی

بھابھی جب میں نے آپکودیکھا تھا پہلی دفعہ تو میرے ذہن میں سب سے پہلا خیال ہی یہی آیا تھا کہ آپ بھائی کی پیاری سی وائف بنیں

جب میں آپ سے پہلی دفعہ اوپر آپ سے جب ملا تو میں نے پہچان لیااور حیراں بھی ہوا کہ آپ یہاں کیسے اور ایک طرف سے خوش بھی کہ اللہ نے میرے دعا سن لی!!!! لیکن اپکو کنفیوز دیکھ کر میں خاموش ہو گیاکہ شاید آپ نے مجھے پہچانا نہیں

ویسے آج آپکی دوست معمول سے زیادہ پیاری لگ رہی تھی ازلان شاہ کے لبوں نے ارم کا سوچتے ہوئے ایک الگ ہی مسکراہٹ دی

شیریں کھڑی خاموشی سے سن رہی تھی وہ اب اسے کیا جواب دیتی؟؟

اچھاتو آپ آج ارم سے ملے؟؟؟شیریں نے فوراًسے پوچھا، کیسی ہے وہ؟؟؟؟

ہاہاہابھابھی آرام سے میں اپکو سب کچھ بتاتا ہوں،

ہاں میں اس سے آج ملا تھا لیکن شاید جلدی میں تھی تو بات نہ ہو سکی

ویسے بھابھی آپ یونیورسٹی دوبارہ کیوں نہیں جوائن کر لیتی؟؟؟؟

ازلان شاہ کچھ سوچتے ہوئے بولا!!!!

نہیں بھائی اب میں گھر میں ہی رہنا چاہتی ہوں شیریں زبردستی مسکرائی!!!!اب اسے کیا اپنی تلخ کہانی سناتی کہ اسکے ساتھ ہوا کیا ہے

لیکن بھابھی!!!!!!!!

کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟

جزیل شاہ ابھی لان سے اندر آیا ہی تھا کہ کیچن سے آوازیں آتی ادھر ہی آ گیا

کچھ نہیں بھائی ہم بس باتیں کر رہے تھے کہ اتنی پیاری لڑکی میرے کھڑوس بھائی کے ساتھ رہ لے گی؟؟

ازلان فوراً کہتا ایک آنکھ مارتا شیلف کے اوپر بیٹھا

جزیل شاہ نے گھوری نکالی!!!

ازلان تم باہر جا کر بیٹھو جب کافی بن جائے گی تو خاں بابا یا اماں بھی کو کہہ دینا!!!!!!

شیریں چلو کمرے میں مجھے کہیں جانا ہے ایک ضروری کام سے میرے کپڑے نکالو!!!!!!

یہ کہتا جزیل شاہ وہاں رکا نہیں شیریں ابھی کچھ کہتی کہ جزیل شاہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔۔۔

شیریں آنکھیں نکالے کبھی جزیل شاہ کو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی اور کبھی ازلان شاہ کو

ازلان شاہ نے کندھے اچکائے جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ میں کیا کر سکتا ہوں

جائیں بھابھی بھائی نے بلایا ہے جلدی جائیں

ازلان شیریں کو تنگ کرنے لگا

******************

مرتی کیا نہ کرتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی

ایک تو اس مونسٹر کو بھی پتہ نہیں کیوں مجھے تنگ کرنے میں مزا آتا

کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے جزیل شاہ پہ نظر پڑی جو بڑے آرام سے بیڈ پہ لیٹا اسکی راہ تک رہا تھا

شیریں نے کچا چبانے کی نظر سے اسے دیکھا!!! اب سے تم میرے سب کام کرو گی میرے کپڑوں سے لے کر کھانے پینے کا سب کچھ تمہیں خیال رکھنا ہو گا

جزیل شاہ اسے حکم دینے کے انداز میں کہتا اٹھ بیٹھا اور شیریں اسکی باتوں کو اگنور کرتی وارڈروب کی طرف بڑھی اور اسکے کپڑے نکالنے لگی

ایک تو کھڑوس مجھے کیا پتہ کیا پہنے گا کیسی پسند ہے وارڈروب میں منہ دیئے منہ میں بولی جا رہی تھی

تو را پنزل!!! میری پسند جانیئے نہ کہ میری پسند کیسی ہے جزیل شاہ نے پیچھے سے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔۔

شیریں اسکے اچانک اتنا قریب آنے سے گھبرا گئی اور خود کو اور پیچھے سمیٹا لیکن وائے قسمت کے پیچھے تو وارڈروب تھی

جزیل شاہ اسکے اور قریب ہوا!!!!اور دونوں طرف بازو رکھ کر راہ فرار کے راستے ختم کیئے

راپنزل!!!!یہ جان لو میری پسند بہت انمول ہے" جیسے کہ تم"

اور تمہاری یہ لونگ واللہ مجھے اپنا شیدائی کیئے ہوئی ہے

جزیل شاہ سرگوشی کرتا اسکی لونگ پہ لب رکھ دیئے

شیریں نے زور سے آنکھیں میچی!!!!

اتنا کیوں گھبرا رہی ہو؟؟

"راپنزل"

پھر پیچھے ہٹتا اس نے دوسرے وارڈروب سے ایک مخملی ڈبیا نکالی

راپنزل یہ لو!!!!!!

یہ ڈائمنڈ کی لونگ اسے پہن لو میں آج سے اور چمکتی لونگ دیکھنا چاہتا ہوں

جس دن میں نے تمہیں پہلی دفعہ دیکھا تھا اسی دن مجھے تمہاری اس لونگ نے شیدائی کر دیا تھا مجھے تم سے بہت محبت ہو گئی تھی لیکن میں ماننے سے انکاری تھا

مجھے پتہ ہے تم مجھ سے بہت خفا ہو لیکن پلیز مجھے معاف کر دو میں بہت پشیمان ہوں اپنی غلطی پر۔۔۔۔۔

لیکن میں وعدہ کرتا ہوں جزیل شاہ آج سے اپنی راپنزل کے آنکھوں میں ایک آنسو بھی نہیں آنے دے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جن حالات میں ہمارا نکاح ہوا میں مانتا ہوں تم کبھی نہیں بھولو گی لیکن میں آج سے اپنی راپنزل کو ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کروں گا

مجھ پہ بس ایک دفعہ اعتبار کر کہ تو دیکھو!!!!!

شیریں چپ کر کہ اسے بس سن رہی تھی

ہو گیا آپ کا؟؟؟؟؟ شیریں سخت لہجے میں بولی

مجھے مہنگے تحفوں سے کوئی غرض نہیں انسان کے پاس جو سب سے مہنگی چیز ہوتی ہے وہ عزت ہوتی ہے اور میرے پاس عزت نہیں رہی

آپ نے مجھے اغواہ کیا تھا کیا منہ دکھاؤں گی میں اپنے ماموں ممانی کو؟؟ محلے والوں کو؟؟؟

اگر میں ان سے کبھی ملی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور آپ تو بس اپنی انا کے لئے مجھے یہاں لائے تھے تا کہ آپ مجھ پر ظلم کر سکیں۔۔۔۔۔

ارے آپ نے تو میرا سارا مستقبل خراب کر دیا ہے مسٹر جزیل شاہ میں اپنے سارے خواب پورے کرنا چاہتی تھی میرے ماما بابا کو مجھ سے کتنی امیدیں تھیں وہ حیات نہیں لیکن میں انکا خواب تو پورا کر سکتی تھی نہ!!!! شیریں چلاتے ہوئے بولی

میں اپنی ممانی اور ماموں کے خلاف جا کر یونیورسٹی جاتی رہی کہ کسی طرح میرے ماما بابا کا خواب پورا ہو جائے

لیکن آپ نے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟شیریں منہ ہلاتی چیخی

جنکو محبت ہو وہ ایسے اپنی محبت کو رسوا نہیں کرتے مسٹر جزیل شاہ۔۔۔

اب ہٹیں مجھے جانا ہے....مجھے بہت کام ہیں کپڑے نکال کہ پہن لیجئے گا جو پسند ہوں

شیریں سخت لہجے میں کہتی سائیڈ سے نکلی !!!!

میں تمہیں کبھی ان سے نہیں ملنے دوں گا راپنزل انہیں انکے گناہوں کی سزا اب ضرور ملے گی۔۔۔

جزیل شاہ نے غصے سے کہا!!!!!!

شیریں کے چلتے چلتے قدم رکے !!!!!!

مجھے یقین ہے تمہیں ایک دن میری محبت پہ اعتبار ضرور آئے گا، تمہیں بھی مجھ سے محبت ہو گی

جس دن تمہیں شیریں مجھ سے محبت ہو گئی اس دن یہ ڈائمنڈ لو نگ تم پہن لینا میں سمجھ جاؤں گا کہ شیریں رانا کو

جزیل شاہ سے محبت ہو گئی ہے

جزیل شاہ اسے مخملی ڈبیا دیتا وہاں سے نکلا اور ٹیرس میں جا کھڑا ہو

*****************

شیریں وہ ڈبیا ڈرا میں رکھتی کمرے سے نکلی !!!!!آنسو تو اتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔۔

بہت اکیلی ہو گئی ہوں میں یہاں اس دنیا میں پتہ نہیں اب یہ شخص کیا تماشہ لگانا چاہتا ہے اب؟؟؟

شیریں نے بے دردی سے آنسو رگڑے اب میں اس انسان کے سامنے کمزور نہیں پڑوں گی۔۔۔۔

شیریں آنسو صاف کرتی نیچے آئی تا کہ اماں بی کے ساتھ مل کر کھانا بنا سکے!!!!!!

***************

جزیل شاہ ٹیرس میں کھڑا سگریٹ پی سگرٹ نوش کر رہا تھا!!!!!

مجھے اپنی محبت پہ پورا یقین ہے مس شیریں تم بھی ایک دن جزیل شاہ کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ سوچتا ہے کہ موبائل رنگ ہوا اور اسکا تسلسل توڑا!!!!!

ہیلو؟؟؟؟؟؟

جزیل شاہ جلدی سے فون ریسیو کرتا بولا

ہیلو ہنی کیسے ہو؟؟؟؟

مایا تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے فون کرنے کی؟؟؟ تم سے تو مجھے یہ امید نہیں تھی کہ تم میری بیوی کے بارے میں ایسا کہو!!!

جزیل شاہ کی رگیں تنی

ہنی کیا ہم مل سکتے ہیں؟؟؟ مایا معصومیت سے کہتی بولی

ایکچوئلی مین بہت شرمندہ ہوں مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا میں تم سے مل کر معافی مانگنا چاہتی ہوں مایا معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتی ہوئی بولی

It's okay Maya

تمھیں سوری کہنے کی ضرورت نہیں، تم بس میری بہت اچھی دوست ہو میں نہیں چاہتا کہ کسی کہ وجہ سے ہماری دوستی میں کسی بھی قسم کا خلل آئے

جزیل شاہ اسے تنبیہ انداز میں بولا

اوکے ہنی اب میں کل تمہارے گھر آرہی ہوں تاکہ میں تم اور تمہاری وائف مل کے لنچ کر سکیں!!!!!!

Okay Done

جزیل شاہ بھی مسکرایا اور فون بند کیا!!!!

*****************

ہاہاہاہاہائے ہنی تم بھی کتنے بھولے ہو!!!!

بھلا مایا اپنی چیزیں بھی چھوڑتی ہے؟؟؟؟ اب مزا آئے گا

یارررر سٹوری میں ٹوئسٹ بھی تو ہونا چاہیے نہ!!!!

تم بس میرے ہو ہنی!!!!!۔



Urdu Novels Ghar

رات کے گیارہ بج رہے تھے شیریں ابھی تک لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی نیند تو اسے کافی آرہی تھی لیکن جزیل شاہ کے کمرے میں ہونے کی وجہ سے وہ کمرے میں جانے سے گریز کر رہی تھی

اللہ وہ دن سکون رہا تھا جب جزیل شاہ گھر پہ نہیں تھے کم از کم میں اپنے کمرے میں آرام سے تو سوتی تھی اب کیسے جاؤں کمرے میں شیریں غصے سے تلملاتی بول رہی تھی۔۔۔۔۔

ایکسیوزمی مس شیریں؟؟؟؟

یہ کمرا آپکا نہیں بلکہ میرا ہے!!!آپکی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ آپکے آنے سے پہلے میں یہاں ہی سوتا تھا

جزیل شاہ شیریں کا انتظار کرتا کرتا جب تھک گیا تو نیچے اسے دیکھنے کے لئے آیا تو نیچے صوفہ پہ بیٹھی شیریں کو بڑبڑاتے دیکھا!!!!!!

ہاں تو کیا ہوا آپکا ہے تو؟؟؟؟اس میں آپکا کیا کمال ہے؟؟؟

اب یہ میرا بھی کمرا ہے اس لئے آپ اپنے لئے کوئی اور کمرا ڈھونڈ لیں

شیریں فوراً اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتی بولی!!!!

What?????

ایک دفعہ پھر بولنا؟؟میں کروں اپنا کمرا چینج؟؟؟

جزیل شاہ کو تو مانو جیسے آگ لگ گئی یہ سنتے ہی۔۔۔۔۔

ہاں جی آپ۔۔۔۔۔

شیریں نے ہاتھ باندھے احسان والے انداز میں کہا!!!!

"اوکے مس شیریں آپکی مرضی آپ آئیں یا نہ آئیں کمرے میں، میں تو نہیں اپنا کمرا چینج کر رہا۔۔۔

میں تو جا رہا ہوں بھئی سونے!!!آنا ہو گا تو آ جانا!!

لیکن جاتے جاتے بتا دوں یہاں کچھ جنوں اور بھوتوں کا بھی سویرا ہے۔۔۔اکثر اوقات رات کے وقت وہ باہر نکل آتے ہیں اور کوئی انسان دیکھ کہ سامنے تو،اسی وقت مار دیتے ہیں۔۔۔

جزیل شاہ نے شیریں کو ڈرایا

ہاہاہا!!!

میں تو نہیں ڈرتی ان جن چڑیلوں سے،ویسے بھی آپ جیسے جن کے ساتھ رہ رہی ہوں نہ میں کیا یہ بہادری سے کم ہے۔۔۔۔

شیریں کو ڈر تو لگا تھا،ویسے اسکی بات سن کہ لیکن ابھی وہ اسکے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

Okay as You Wish Miss!!!!!

آاااہ مجھے تو بہت نیند آرہی ہے میں تو چلا،آپ اگر اتنی بہادر ہیں تو یہیں سو جائیں جزیل شاہ کندھے اچکاتے اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

ویسے ہنسی تو بہت آئی شیریں کا منہ دیکھ کہ۔۔۔لیکن کنڑول کر گیا۔۔۔۔

کمرے میں آتے ہی ایک قہقہہ گونجا

ہاہاہاانیجل کتنی پاگل ہو تم !!!!! پھر کمبل لیتا بیڈ پر لیٹ گیا اور شیریں کے بارے میں سوچنے لگا

**************

شیریں اپنی دونوں ٹانگیں صوفے کہ اوپر کر کہ بیٹھ گئی اور ادھر ادھر دیکھتی آیت الکرسی پڑھنے لگی

اللہ میاں میں آپکی نیک بندی ہوں نہ یہ جنوں بھوتوں سے مجھے بچا لینا۔۔۔مجھے پتہ ہے کہ وہ کھڑوس جھوٹ بول کر گیا ہے میرے ساتھ تا کہ میں اسکے سامنے ڈر جاؤں اور اسکے ساتھ سو جاؤں

لیکن میں ایسا کبھی نہیں کروں گی۔۔۔۔

شیریں اپنے آپکو حوصلہ دیتی زور زور سے آیت الکرسی پڑھنے لگی۔۔۔۔۔

وہ گھٹنوں میں سر دیئے ابھی ورد کرنے میں مصروف تھی جب پردے زور زور سے ہلنے لگے

ہائے اللہ کہیں بھوت تو نہیں آ گئے کیا کھڑوس سچ بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

لائٹ آنے جانے لگی تو سچ میں اسکی ہوائیاں اڑیں۔۔۔خوف سے پسینے کی بوندیں منہ میں آ گئیں۔۔۔

ک ک کون ہے وہاں ؟؟؟

دیکھو مجھے پتہ ہے تم مجھے تنگ کر رہے ہو اس کھڑوس کے کہنے پہ لیکن میں ڈرنے والی نہیں

شیریں صوفے پہ ہی کھڑی آوازیں دینی لگی۔۔۔۔۔

اچانک پردوں کہ ہلنے میں اور تیزی آ گئی۔۔۔۔

ک ک کون ہے وہاں پلیز مجھے ایسے نہ ڈراؤ۔۔۔۔

کوئی ہے بچاؤ بچاؤ!!!!!

شاہ شاہ کہاں ہو پلیز مجھے بچالو شیریں ہزیانی انداز میں چلاتی شاہ کو آوازیں دینے لگی۔۔۔۔

ٹانگیں اسکی شل ہو گئیں تھیں جیسے جان ہی نہ ہو۔۔۔

*****************

جزیل شاہ اوپر آرام سے سویا ہوا تھا جب کسی کی چلانے کی آوازیں اسکے کانوں میں گونجی اصل نیند تو تب بھک سے اڑی جب شیریں کے چلانے کی آوازیں آئیں

Ohh God !!!!!!

Sheeerein!!!!!!!!

جزیل شاہ جلدی سے بیڈ سے اترا اور جوتی پہنے بغیر نیچے دوڑا۔۔۔

Shereeein what's happened???

شیریں کیا ہوا؟؟؟؟؟

میں آگیا ہوں۔۔۔۔ جزیل شاہ شیریں کے پاس پہنچتے ہی شیریں سے پوچھنے لگا

ش شا شاہ شاہ وہ وہاں کوئی ہے۔۔۔۔۔

شیریں سے لفظ نہ ادا ہو رہے تھے خوف کی بوندیں چہرے پہ واضح نظر آ رہی تھی

شاہ کہ آتے ہی شیریں جزیل شاہ کے چوڑے کشادہ سینے سے آ لگی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہے شیریں میں ادھر ہی ہوں۔۔۔۔بس آندھی چل رہی تھی جس کی وجہ سے لائٹ خراب ہو گئی ہے

دیکھو میں ادھر تمہارے پاس ہوں جزیل شاہ نے شیریں کو اور اپنے اندر بھینچا۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ نہیں وہاں ہے تھا کوئی !!!!

آپ نے خود کہا کہ جن اور بھوت ہیں یہاں

نہیں شیریں کوئی جن بھوت نہیں یہاں میں نے مزاق کیا تھا جزیل شاہ نے اسکے سر کو سہلاتے ہوئے کہا

چلو آؤ اوپر۔۔۔۔۔

اور شیریں کسی معصوم بچے کی مانند اس کے ساتھ چلنے لگی !!!!!!

کمرے میں پہنچتے ہی جزیل شاہ نے شیریں کو بیڈ پر بیٹھایا!!!!!

چلو ادھر بیٹھو!!!!

شیریں کے بیٹھتے ہی جزیل شاہ پیچھے ہٹا تا کہ شیریں کو پانی دے سکے

ن نہیں شاہ پلیز آپ کہیں نہ جائیں!!!مجھے ڈر لگ رہا

اینجل میں ادھر ہی ہوں تم ڈرو نہیں میں تمہیں کبھی نہیں ڈرنے دوں گا

اور یہ لو پانی پیو!!!!

شیریں نے جلدی سے گلاس پکڑا اور سارا کا سارا پانی پی گئی۔۔۔

جزیل شاہ شیریں کو اس طرح دیکھ کر مسکرایا!!!!

چلو شاباش اب جوتا اتار و اور لیٹ جاؤ۔۔۔۔ میں ادھر ہی ہوں

شاہ آپ کہیں نا جائیں نہ پلیز!!!

شیریں کو اتنی معصومیت سے کہتے دیکھ کر دل کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا

او کے میری راپنزل!!!!

میں ادھر ہی ہوں تمہارے پاس جزیل شاہ اسے ایک سائیڈ سے بیڈ پر لیٹا کر خود دوسری سائیڈ سے بیڈ پر لیٹا اور

شیریں کھسک کر اور آگے ہوئی۔۔۔۔ اور اسکے سینے پہ سر رکھ دیا۔۔۔

جزیل شاہ کو اس وقت اپنے جزبات کنٹرول کرنا سب سے مشکل کام لگا

لیکن وہ جزیل شاہ ہی کیا جو بہک جائے؟؟؟ اسے اپنے جزبات پر کنٹرول کرنا بہت اچھے سے آتا تھا

اپنے دل کو جھڑکتا شیریں کو اور اپنے ساتھ کیا اور اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا

مجھے پتہ ہے راپنزل!!!!

ایک دن تمہیں مجھ سے ضرور محبت ہو گی!!!

میں سب زخم تمہارے بھر دوں گا!!!

شیریں گہری نیند کی وادیوں میں چلی گئی تھی اور جزیل شاہ اسکی طرف دیکھ کر مسکرایا

پھر سر پہ بوسا دیتا اس نے بھی شیریں کے سر کہ ساتھ سر ٹکالیا اور لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔

**************

اگلی صبح بہت حسین تھی۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ کی شیریں سے پہلے آنکھ کھل گئی اور شیریں کو اپنے سینے پہ گہری نیند سوتا دیکھ کر مسکرایا!!!!

نظر لونگ پہ بار بار اٹک رہی تھی!!!!!

دل نے گستاخی پہ اکسایا!!!!دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر جزیل شاہ نے اپنے لب لونگ پر رکھے شیریں نیند میں ہلکا سا کسمائی!!!!

آہستہ سے نظر لونگ سے ہوتے ہوئے گلابی کٹاؤدار ہونٹوں پہ ٹھہری!!!!!!

ابھی جزیل شاہ اور گستاخی کرتا شیریں اپنے اوپر نظروں کی تپش محسوس کرتی آنکھیں کھولیں اور خود کو جزیل شاہ کے اوپر لیٹ کر فوراً سے اٹھی!!!!

جزیل شاہ اسکی اس اچانک افتاد کو دیکھ کر زور سے ہنسا!!!!!!

شیریں شرمندگی سے جلدی سے اٹھی اور سیدھا واشروم میں گھسی

کتنی پاگل ہوں میں اللہ جی میں کیسے اسکے ساتھ سوئی سوئی ہوئی تھی!!!!شیریں تمہیں ذرا بھی شرم نہیں آئی پتہ نہیں کیا سوچتے ہوں گے

شیریں واشروم میں گھسی اپنے آپ کو جھڑک رہی تھی!!!!!!!!!

شیریں جلدی سے واشروم سے نکل آؤ!!!!مجھے بھی فریش ہونا ہے کیونکہ آفس جانا ہے آج!!!!!

جزیل شاہ شیریں کو اتنی دیر واشروم میں دیکھ کر باہر سے بولا

شیریں فریش ہوتی ہوئی باہر آئی!!!!

پانی کی بوندیں منہ سے ٹپک رہی تھیں، یہ منظر جزیل شاہ نے دیکھا تو منہ سے ماشاءاللہ نکلا

اتنا حسین بھی کوئی ہوتا ہے؟؟؟؟؟

مکمل حسن کا مجسمہ تھی شیریں!!!!اگر نہیں بھی تھی تو جزیل شاہ تو جزیل شاہ کو وہ سب سے حسین لڑکی لگتی تھی

جزیل شاہ کو اپنی طرف مسلسل دیکھتا کنفیوز ہوئی!!!!!!

اور باہر کو بھاگی۔۔۔۔

جزیل شاہ واشروم میں فریش ہونے کے لئے گیا! فریش ہونے کے بعد جزیل شاہ نیچے آیا

اور شیریں کو آوازیں دینے لگا!!!!

شیریں باہر آئی کیچن سے اور جزیل شاہ کے سامنے کھڑی ہوئی

آج تیار رہنا اور اماں بی کو کہہ دو کہ آج کچھ اچھا کھانا بنالیں آج میری دوست آئے گی وہ تم سے ملنا چاہتی ہے!!!آج اچھے سے تیار ہو جانا!!!

شیریں منہ بناتی اندر آئی۔۔۔۔

سمجھتا کیا ہے خود کو

اگر رات کو میں اسکے ساتھ سو ہی گئی تھی اب زیادہ ہی فری ہو گیا ہے

اب میں اسکی دوستوں سے ملتی پھروں ایک تو یہ لڑکیاں بھی کیسی ہیں جو لڑکوں کو اپنا دوست بنا لیتی ہیں بھلا اسلام میں کہاں لکھا ہے کہ ایک لڑکا اور لڑکی دوست ہوتے ہیں شیریں جیسے ہی کیچن میں آئی غصے سے تلملاتی بولی جا رہی تھی زیادہ غصہ اسے یہ سن کے آیا کہ لڑکی ملنے آ رہی ہے مطلب جزیل شاہ کی پتہ نہیں کتنی لڑکیاں دوست ہوں گی خیر میری بلا سے جتنی مرضی لڑکیوں کو دوست بنائے مجھے کیا۔۔۔۔۔

شیریں اپنا سر جھٹکتی زور زور سے سنک میں برتن رکھنے لگی

Ohoo Wifieee what's Happened???

جزیل شاہ جو آفس جاتے جاتے !!! کیچن میں پانی پینے آیا تھا شیریں کو یوں بولتا ٹھٹکا۔۔۔۔۔

پھر فوراً سے اسکے پیچھے کھڑا ہوا کہ دونوں کے درمیان فاصلہ بس ایک انچ کا تھا

شیریں اپنے قریب جزیل شاہ کو دیکھ کر گھبرائی

آپ آپ ابھی تک آفس کیوں نہیں گئے ؟؟؟؟ شیریں اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتی بولی

راپنزل !!!!

میں تو چلا جاؤں گا لیکن یہ بتاؤ کہ یہ اتنا غصہ کیوں نکالا جا رہا ہے ؟؟؟؟

کتنے ٹھرکی ہیں آپ شادی مجھ سے کی ہے، اور دوستیاں کسی اور لڑکیوں سے۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کتنی لڑکیاں ہیں جنکی آپ سے دوستی ہے شیریں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی

ہاہاہاہاہائے راپنزل !!!!

مجھے مجھے تو جلنے کی بو آرہی ہے یاررررر

یہ کون جل رہا ہے ؟؟؟ جزیل شاہ قہقہ لگاتا شیریں کو اور زچ کر رہا تھا

Hah Very Funny.....

شیریں نے منہ چڑایا

"بھلا میں کیوں جلوں گی ؟؟؟؟ میری بلا سے جتنی مرضی لڑکیوں سے دوستی رکھئیے جناب" شیریں اپنے تاثرات کو چھپاتی بولی، جو اصل میں جلنے کے تاثرات صاف دے رہے تھے

راپنزل !!!!!

میں نے کب کہا کہ آپ جل رہی ہیں ؟؟؟؟

جزیل شاہ نے قہقہ لگایا۔۔۔۔۔۔۔

اہمممم !!!!!

شیریں منہ چڑاتی وہاں سے ہٹی اور باہر جانے لگی

راپنزل !!!!! میں آج جلدی آجاؤں گا پھر شاپنگ کرنے چلے گے !!!!!

تیار رہنا

جزیل شاہ کہتا ہوا شیریں کو ہکا بکا چھوڑ کر باہر چلا گیا

میں بھی اسے بتاؤں گی ذرا !!!!!

میں کیوں جاؤں ؟؟؟؟میں تو کبھی نہ جاؤں۔۔۔۔۔

شیریں دل میں ارادہ کرتی اپنے کمرے میں آئی۔۔۔

یہ جانے بغیر کہ اسکے یہ معمولی ارادے جزیل شاہ کے سامنے کچھ نہیں!!!!!

***************

مایااپنے روم میں بیٹھی سگریٹ نوشی کررہی تھی،اور نظریں غیر معمولی نقطے پہ مرکوز تھیں

جب موبائل کی رنگ سے اسکاار تکاز ٹوٹا

ہیلو؟؟؟؟

مایانے ناچاہتے ہوئے کال اٹینڈ کی ابھی وہ اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے کال اٹینڈ نہیں کررہی تھی

لیکن اگلا بندہ بھی شاید کوئی ڈھیٹ ہی تھا۔۔۔۔۔۔

کون؟؟؟؟مایابے دلی سے بولی۔۔۔

ہیلومایاکیسی ہو؟؟؟؟؟

مقابل کی آواز فون سے آئی۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں لیکن تم ہو کون؟؟؟؟مایابولی!!!!!

Ohoo My Dear Maya!!!!

تمہاراوہی اٹیٹیوڈ!!!

مقابل طنزیہ مسکرایا!!!!!

تم ارمان ملک ہو نہ ؟؟؟؟مایا موبائل اپنے سامنے کرتی بولی !!!!

ہاہاہاہاواااہ میری جان بڑی جلدی پہچان گئی !!!!!

ارمان ملک ہنسا!!!!!!

وہ ہی چھچھوڑی حرکتیں تمہاری ارمان ملک !!!!!کب سدھرو گے تم ؟؟؟مایا غصے سے ایک ایک لفظ چباتی بولی

اچھا مایا تم کب آئی پاکستان ؟؟؟ارمان ملک اب کی بار سیریس بولا

ہاں تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں مجھے مایا اکتائے لہجے میں بولی

اچھا چلو بعد میں بات کرتی ابھی میں بزی ہوں اور میں نہیں چاہتی کہ کوئی میرے کام میں دخل اندازی کرے مایا جان چھڑواتی فون بند کرنے لگی جب ارمان ملک کی ایک دفعہ پھر آواز آئی

اچھا مایا ابھی فون نہ بند کرنا میں تم سے ملنا چاہتا ہوں !!!!آج دوپہر میں تقریباً دو بجے تک

سوری ارمان میں نہیں مل سکتی مجھے کہیں جانا ہے آج مایا فوراً بولی۔۔۔

دیکھو مایا تم رات میں چلی جانا جہاں بھی جانا ہے میں دو بجے آجاؤں گا تمہیں پک کرنے تم تیار رہنا

And Now no More Excuses it's Done!!!!!!!!

ارمان ملک نے فون بند کیا اور مایا نے غصے سے فون کی طرف دیکھا

کیا مصیبت ہے یہ ؟؟؟؟اب یہ کہاں سے آگیا ہے چھچھوڑا کہیں کا!!!!!!مایا نے غصے سے موبائل بیڈ پر پھٹکا!!!!!

*****************

نہ جانے یہ کہاں رہ گئے ہیں، کتنی بار انکو کہا ہے کہ جلدی آیا کرو لیکن سنتے ہی نہیں میری اب میں ازلان شاہ ان کھوتوں کا انتظار کروں

ازلان شاہ کیفے ٹیریا میں بیٹھا اپنے دوستوں کا انتظار کر رہا تھا جنکا تو دور دور تک نام و نشان نہیں تھا!!!!!

ابھی وہ فون نکال کر کال کر ہی رہا تھا جب سامنے غیر معمولی طور پہ اسکی نظر پڑی!!!!

ارم سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنے اور اوپر مہرون رنگ کا دوپٹہ لئیے کیفے ٹیریا میں بیٹھی رجسٹر کھولے کچھ لکھ رہی تھی جب ازلان شاہ کی اس پہ نظر پڑی

ازلان شاہ کی ایک بیٹ مس ہوئی!!!!!! نظریں تو جیسے تھم گئی ہوں!!!!!

ازلان شاہ بغیر پلک جھپکائے ارم کو دیکھنے میں مصروف تھا لب اپنے آپ مسکرائے

لڑاکا کوئین!!!!!!!ازلان شاہ نے دل میں اسے لقب دیا

ارم نے مسلسل نظروں کی تپش محسوس کرتے سامنے دیکھا!!!!!!!!!

دونوں کی آنکھیں ملیں ارم اسے ایک نظر دیکھ کر دوبارہ سے رجسٹر میں کچھ لکھنے لگی

ازلان شاہ کو اسکا یہ رویہ کچھ خاص پسند نہ آیا اور فوراً سے اٹھ کر اسکے سامنے گیا اور رجسٹر ہاتھ سے کھینچا

ارم اس افتاد کے لئے بلکل تیار نہ تھی ازلان شاہ کو اپنے سامنے دیکھ کر گھبرا گئی کچھ ٹائم کے لئے، اور سمجھنے کے کوشش کرنے لگی کہ یہ ہوا کیا ہے اسکے ساتھ

پھر سمجھنے آنے پہ غصے سے اٹھی!!!!!

مسٹر آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو؟؟؟؟ہاں ؟؟؟میں جب اپنا کام کر رہی ہوں خاموشی سے تو آپ کون ہوتے ہیں مجھے تنگ کرنے والے ؟؟؟

ارم تو جیسے اس پہ پھٹ پی پڑی!!!!!

ازلان شاہ ایک سیکنڈ سے پہلے اسکے اور قریب ہوا!!! کہ دونوں کے درمیان بس چند انچ کا فاصلہ رہ گیا!!! ارم پیچھے کو کھسکی لیکن ہائے رے قسمت کے پیچھے کرسی تھی اور پھر دیوار کہ وہ پیچھے نہ ہو سکی

میری لڑاکا کوئین!!!!

آج کے بعد اگر تم نے مجھے ایسے اگنور کیا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا!!

اور ہاں اپنے کلاس کے لڑکوں سے دور رہو اب انکے قریب بھی نہ بھٹکنا!!!

آئی سمجھ!؟؟؟؟؟؟

ازلان شاہ اسکے آگے منہ کر کہ ایک ایک لفظ چباتا بولا

ارم نے گھبرائے ہوئے انداز میں ہاں میں سر ہلایا!!! وہ جتنی مرضی بہادر بن جائے لیکن ہے تو لڑکی نہ ؟؟ اور خاص کر لڑکیوں کی عزت تو ویسے ہی بہت نازک ہوتی ہے

Good My Queen!!!!!!

ازلان شاہ اسے شاک کیفیت میں چھوڑ کر باہر چلا گیا اور ارم ہکا بکا اسے باہر جاتی دیکھتی رہی وہ تو صد شکر کہ ابھی کیفے ٹیریا میں کوئی بھی نہیں تھا اور کسی نے انہیں دیکھا نہیں تھا!!!

ارم کی گال پہ ایک آنسو پھسلا!!!! پھر ازلان شاہ کو نفرت سے سوچتے بیگ پکڑتی باہر آئی!!!!!!!

********************

شیریں اماں بی کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی تھی۔۔۔

اماں بی نے آج ہی خاں بابا سے سبزیاں منگوالیں تھیں تو اماں بی اور شیریں دونوں مل کے سبزیاں چیک کر رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

اتنے میں باہر گاڑی کا ہارن بجا!!!! شیریں اگنور کرتی اماں بی کے ساتھ دوبارہ سبزیاں پکڑوانے میں مدد کرنے لگی

جزیل شاہ اندر آیا اور شیریں کو آواز دی

شیریں جلدی تیار ہو کر آجاؤ ہمیں شاپنگ کے لیے جانا ہے میں تمہارا پانچ منٹ میں ویٹ کر رہا ہوں

میں نہیں جا رہی آپ چلے جائیں!!!!

راپنزل میں نے پانچ منٹ دیئے ہیں جلدی سے تیار ہو کر آئیں جلدی!!!!!!

اگر آپ چاہتی ہیں کہ میں ایسے اپکو اٹھا کر لے جاؤں سب کے سامنے تو یقین کریں مجھے کوئی شرم بھی نہیں آئے گی یہ سب کرنے میں۔۔۔۔۔۔

شیریں نے ایک نظر جزیل شاہ پھر اماں بی کو دیکھا جو سب سن رہیں تھیں اور اماں بی ہنسی۔۔۔۔

جاؤ بیٹا چلی جاؤ میں دیکھ لوں گی!!!!!!!!!!اماں بی نے پیار سے کہا

اور شیریں کو ناچاہتے بھی اٹھنا پڑا!!!!!

شیریں بلیک شلوار قمیض پہنے،دوپٹہ سے اچھے سے حجاب کیئے اور کندھوں پہ شال اوڑھے نیچے آئی بلاشبہ وہ ایک حسین لڑکی لگ رہی تھی

جزیل شاہ نیچے گاڑی میں بیٹھا شیریں کا ہی انتظار کر رہا تھا جب شیریں اسے آتی دکھائی دی

اسکی آنکھیں جیسے پلٹنا بھول گئیں!!!!!

واقعی تم بہت خوبصورت ہو شیریں!!!اور یہ پردہ تمہیں اور زیادہ نکھار دیتا ہے جزیل شاہ سوچتے مسکرایا!!!!!

شیریں جلتی نظر اس پہ ڈالتی دوسری سائیڈ سے آکر گاڑی میں پیچھے والی سیٹ میں بیٹھی

اوہ مس شیریں محترمہ!!!!!میں تمہارا ڈرائیور نہیں ہوں

بہت پیارا تمہارا شوہر ہوں اس لیئے فوراً سے پہلے آگے کر بیٹھو

جزیل شاہ نے جب شیریں کو پیچھے بیٹھے دیکھا تو بولا

مسٹر جزیل شاہ اگر آپکو مجھے لے کے جانے کا اتنا ہی شوق ہے تو آپ میرے ڈرائیور ہی ہوئے نہ!!!

اس لئیے ابھی کہ لئیے آپ میرے ڈرائیور ہیں!!!!اور میں بلکل بھی آگے آکر نہیں بیٹھوں گی شیریں خفا ہوتے کھڑکی کی طرف منہ کر کہ بیٹھ گئی

جزیل شاہ نے اپنا سر پیٹ لیا!!!!

اچھا تو تم ایسے نہیں مانو گی؟؟؟؟؟جزیل شاہ نے ابرو اچکائے پوچھا

نہیں ہر گز نہیں میں آگے نہیں بیٹھوں گی شیریں نے بھی ڈھٹائی سے جواب دیا

Okay Fine!!!!!!!

اب جو ہو گا اسکا ذمہ دار میں نہیں ہوں گا، جزیل شاہ کہتا گاڑی سے اترا اور شیریں کی سائیڈ پہ آیا

دروازہ کھولتے ہی جزیل شاہ نے شیریں کو زبردستی اپنے بازوؤں میں اٹھایا

چھچھوڑے یہ کیا کر رہے ہو!!!چھوڑو مجھے!!شیریں اسکے چوڑے سینے میں زور زور سے مکے مارتی بولی

میں کہتی ہوں نیچے اتارو مجھے!!!!شیریں نے ایک ایک لفظ چبایا

راپنزل!!!!!میں نے کہا تھا نہ کہ اب جو ہوا اسکا میں زمہ دار نہیں ہوں گا!!!!!جزیل شاہ ایک آنکھ مارتا بولا

اور ہاں جانم!!!اپنی یہ انرجی ویسٹ نہ کرو کیونکہ مجھے کچھ نہیں ہونے والا تمہارے ان مکوں سے!!!

پھر جزیل شاہ نے شیریں کو پیچھے والی سیٹ سے اٹھا کر اگلی سیٹ میں بیٹھایا اور جلدی سے گاڑی لوک کی کہ کہیں باہر نہ نکل آئے!!!

اور خود دوسری سائیڈ سے آکر فرنٹ سیٹ سنبھالی اور گاڑی سٹارٹ کی

شرم تو پہلے ہی نہیں تھی تم میں اور ایک اور دفعہ مجھے اندازہ ہو گیا ہے شیریں غصے سے بولی

چھچھوڑا!!!!!!!

ہاہاہاہا قسم لے لو جانم میں یہ چھچھوڑا بلکل بھی نہیں ہوں!!!!

میں تو بس اپنی راپنزل سے پیار کرتا ہوں

جزیل شاہ اسکے نئے نئے القابات سن کر ہنسا!!!!!

اور شیریں اپنا اتنا سا منہ لے کر باہر دیکھنے لگی!!!!!!

**************

مایا لاؤنج میں بیٹھی کافی پی رہی تھی جب ارمان ملک اندر داخل ہوا!!!!!

تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی؟؟؟

ارمان ملک نے آتے ہی پوچھا۔۔۔۔۔۔

کیوں میں نے کہاں جانا ہے؟؟؟ مایا نے ایک ابرو اچکا کر پوچھا

مایا یار ابھی صبح ہی تو بات ہوئی تھی ہماری کہ آج ہم باہر ملیں گے لنچ کے لئیے!!!!

آخر کو ہم بچپن کے دوست ہیں!!!!! وہ الگ بات ہے کہ تم لندن چلی گئی تھی پھر اسکے بعد جب تم وکیشنز پہ آتی تھی تو تب ملاقات ہوتی تھی ہماری

لیکن ہے تو ہم پرانے دوست نہ اب اتنا تو حق بنتا ہے نہ؟؟؟

ارمان ملک نے مایا کو اپنی پرانی دوستی کا یاد کروایا!!

ارمان میں تمہاری پرانی دوست نہیں ہوں، تم نے مجھے زبردستی اپنا دوست بنالیا ہے

مایا نے جان چھڑوانے کے انداز میں کہا!!!!!!

میں بس جزیل شاہ کی دوست ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ مایا یہ جزیل شاہ میں ایسا کیا ہے جو تم اسکے گیت گاتی رہتی ہو؟؟؟ارمان اب کی بار بدمزہ ہوا

سب کچھ ہے جو تم میں نہیں ہے!!!!مایا نے اس پہ چوٹ کی

اچھا چھوڑو نہ آؤ باہر چلیں تمہارا موڈ بھی فریش ہو جائے گا!!!!

ویسے بھی مجھے لگ رہا کہ تمہارا موڈ کچھ خراب ہے!!!ارمان ملک نے بات ہوا میں اڑائی اور مایا کو تیار کرنے لگا کہ آؤ باہر چلیں

چلو ٹھیک ہے اب تم اتنا فورس کر ہی رہے ہو تو چلتے ہیں!!!

تم یہاں ہی رکو!!!میں اپنا بیگ لے کے آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مایا کے جانے کے بعد ارمان ملک صوفے پہ بیٹھ کر اسکے گھر کا اندازہ لگانے لگا!!!!

چلو چلیں!!!!!

مایا نے نیچے آتے ہی کہا اور دونوں باہر کی طرف چل دیئے!!!!!

گاڑی ایک شاندار مال میں کھڑی کی اور دونوں ایک شاہانہ چال چلتے مال میں داخل ہوئے!!!!!!____________

**************

جزیل شاہ اسلام آباد کے ایک اعلیٰ اور مہنگے ترین مال میں شریں کو لے کر آیا!!!!!

شیریں پہلے تو ہچکائی!!!!لیکن جزیل شاہ کے مضبوط ساتھ کو لے کر وہ بھی اسکے ساتھ شانہ بشانہ چلنے لگی!!!!!

جزیل شاہ تو مانو جیسے پورا مال خریدنے کے چکروں میں تھا!!!!

کبھی جوتے، کبھی جیولری، اور اتنے زیادہ ڈریسز!!!!

ابھی وہ ایک جگہ سے گزر ہی رہے تھے جب جزیل شاہ کی نظر ایک مہرون رنگ کے فراک پہ پڑی جس پہ ہلکا سا موتیوں کا کام ہوا تھا!!!!

باریک ریشمی بازو تھے!!!!اور دوپٹہ پہ بھی سائیڈوں پہ موتیوں کا کام ہوا تھا

بلاشبہ وہ بہت پیارا فراک تھا اور جزیل شاہ نے آگے بڑھ کر وہ فراک پکڑ کر کاونٹر میں دیا اور فراک لے لیا!!!!!

اب چلیں گھر؟؟؟شیریں جو کب سے جزیل شاہ کی حرکتوں کو دیکھ رہی تھی جو اسکے لئے ایک ایک چیز لے رہا تھا شیریں کے منع کرنے کے باوجود بھی لیکن جزیل شاہ تو آج پورا مال خریدنے کے موڈ میں تھا

شیریں تھکے سے انداز میں بولی وہ جلد از جلد گھر جانا چاہتی تھی اسے ویسے بھی اتنی عادت نہیں تھی کہ اتنی شاپنگ کرے!!!!!!

لیکن جزیل شاہ کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسکے ساتھ چلتی رہی، بلکہ اسکے ساری شاپنگ، ساری چیزوں کی پسند بھی جزیل شاہ نے ہی کی تھی !!! وہ تو بس چلتی جا رہی تھی اسکے ساتھ !!!!!!

اب چلتے ہیں نہ شاہ گھر !!!

میں بہت تھک گئی ہوں !!!! شیریں نے معصوم سا چہرہ بناتے ہوئے کہا کہ جزیل شاہ کو وہ معصومیت سے کہتے ہوئے ایک ڈول ہی لگی اور اسے اس پہ ٹوٹ کر پیار آیا

او کے جانم !!!!

اب کچھ کھا تو لیں نہ ؟؟؟؟؟ بھوک لگی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔

پھر دونوں مال کے اوپر والے کیفے کی طرف چل دیئے تا کہ کچھ کھا کہ گھر جا سکیں !!!!!!

******************

دونوں کیفے میں داخل ہوئے تو کارنر میں ایک جگہ ریزرو تھی جو جزیل شاہ نے پہلے ہی بک کروالی تھی تاکہ کوئی انہیں ڈسٹرب نہ کر سکیں۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں چلتے ہوئے اس کارنر پہ جا رہے تھے جب ارمان ملک کی اس پہ نظر پڑی !!!!!

شیریں ؟؟؟؟؟ ارمان ملک نے حیرت سے اس پار دیکھا جہاں سے شیریں جا چکی تھی۔۔۔۔۔

مایا جو موبائل میں بزی تھی شیریں کے نام پہ چونکہ !!!!!

ک ک کون شیریں ؟؟؟

مایانے فوراً سے پوچھا!!!!!!!!

توآخر کار چڑیا مل ہی گئی۔۔۔۔۔مطلب کے یہ چڑیا اسی شہر میں چھپ کے بیٹھی ہوئی ہے!!!!!

ارمان ملک مایا کی بات کو اگنور کرتے مسکرایا!!!۔۔۔۔

ارمان مجھے بتاؤ گے کہ یہ شیریں کون ہے؟؟؟؟اور تم اتنے حیراں کیوں ہو رہے ہو!!!!

مایانے حیرانگی سے پوچھا!!!!!!

کچھ نہیں مایا بس اس چڑیا سے ہمارے بہت پرانے تعلقات ہیں اور اس سے ہم نے بہت حساب چکانے ہیں!!!!!!

بہت حساب باقی رہتے ہیں اس سے ہمارے!!!

ارمان نے نخوست بھرے انداز میں کہا!!!اور مایا کے دل میں کچھ کھٹکا!!!!!

ارمان جلدی سے اٹھا اور اس طرف جانے لگا جہاں پہ شیریں گئی تھی!!!!

کیونکہ جس سائیڈ پہ جزیل شاہ اور شیریں بیٹھے ہوئے تھے وہ کارنر پہ تھا ٹیبل!!!!!جہاں بس کپلز آتے تھے،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

*******************

شیریں اور جزیل شاہ جیسے ہی آکر بیٹھے،ویٹر نے جلدی سے مینیو لا کر دکھایا!!!!

توجانم آپ کیالیں گی؟؟؟؟؟؟؟

جزیل شاہ نے شیریں سے پوچھا جو پریشانی سے کیفے جو دیکھ رہی تھی،اور اندازہ لگا رہی تھی کہ یہاں کتنے امیر امیر لوگ آتے ہوں گے !!!!!!!!!

شیریں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب جزیل شاہ نے ایک دفعہ اور بلایا۔۔۔۔۔۔

جانم ؟؟؟؟؟؟

ہاہاں ؟؟مجھے بلایا؟؟؟زیرین کنفیوز ہوتی بولی

جانم کیا ہوا ہے ؟؟؟؟کیا تم یہاں کمفرٹ ایبل نہیں ہو ؟؟؟جزیل شاہ نے پریشانی سے شیریں کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر پوچھا

ک ک کچھ نہیں میں ٹھیک ہوں !!شیریں مسکرائی۔۔۔۔۔

جزیل شاہ نے سر کو خم دیا اور ویٹر کو بلا کے خود ہی آڈر دے دیا

یہ امیر لوگوں کے بھی چونچلے !!!!!منہ میں سونے کا چمچ لے کے پیدا ہوئے ہوتے ہیں !!!!

محلوں جیسے گھروں میں رہتے ہیں،اور اپنے جیسے ہی جگہوں پہ جاتے ہیں،اور ہم غریب جنکی قسمت پھوٹی ہوئی ہوتی ہے اگر کبھی باہر نکلیں بھی تو کسی عام سے ریسٹورنٹ میں جاتے ہیں اور سستی سی چیزیں کھا کہ گھر آجاتے ہیں !!!

شیریں دل میں سوچتی مایوس ہوئی !!!!

اور اپنی انگلیاں کو چٹکتی ایک ہی نقطے پہ مرکوز نظروں سے بے دلی سے بیٹھی اپنی قسمت کو سوچ رہی تھی

کیااب اسکی قسمت اسکے ساتھ اچھا کرے گی؟؟؟؟؟؟ کیااب اسکی زندگی میں سکوں آئے گا؟؟ یا ابھی اور امتحان باقی تھے؟؟؟؟

شیریں یار کیاہوا ہے؟؟؟؟

کیوں اتنی اپ_سیٹ ہو؟؟؟ کیا کوئی پرابلم ہے یہاں؟؟؟

جزیل شاہ جو کب سے شیریں کو نوٹ کررہا تھا جو ایک ہی جگہ نظریں ٹکا کر بیٹھی کچھ سوچنے میں مصروف تھی، آخرکار اکتا کر بولا!!!

"نہیں نہیں کوئی پرابلم نہیں!!! پلیز "شاہ" یہاں سے چلیں میرا دم گھٹ رہا یہاں"

جانم!!!!! یار کیاہوا ہے؟؟؟ مجھ سے شئیر کرو!! جزیل شاہ نے شیریں کے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیا جیسے باور کروانا چاہ رہا ہو کہ ایک مضبوط سہارا ہے اسکے پاس۔۔۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے چلتے ہیں بس لنچ کر کہ "میں نے آڈر دے دیا ہے، بس ابھی آتا ہی ہو گا" جزیل شاہ نے پیار بھرے میں لہجے کہا تو شیریں فقط مسکرائی!!!!

***************

ہاہاہا؛ اوہ تو چڑیا یہاں ہے!!!!

اسی شہر میں "کس گھونسلے میں چھپ کر بیٹھی ہوئی تھی "؟؟؟ارمان ملک جو شیریں کو ڈھونڈتے ہوئے اسکے پاس آیا اور شیریں کے سامنے ہوتے ہی مکروہنسی ہنسا

ارمان ملک جلدی میں جزیل شاہ کو دیکھ نہ پایا

شیریں ابھی تھوڑا ریلیکس ہوئی تھی ارمان ملک کی اچانک یوں آمد پر گھبرا گئی!!!

ااارارمان مل ملک ت تم؟؟؟شیریں سے گھبراہٹ میں الفاظ ادا نہ ہوسکے!!

جزیل شاہ جو اپنے موبائل میں بزی تھا،اہم کال سننے کے لئیے وہاں سے اٹھ آیا تھا ایک طرف آیا کہ آرام سے کال سن سکے!!!

عالم نے اسے ایک نئی خبر سنائی جس سے غصے سے اسکی رگیں تنی!!!!!

کال سننے کے بعد جیسے ہی جزیل شاہ وہاں آیا!!!سامنے ارمان ملک کو دیکھ کر اور نسیں تنی!!!

یوووو باسٹرڈ ہٹو یہاں سے!!!!میری بیوی کے پاس کیا کر رہے ہو؟؟؟؟

ارمان ملک جو بازوؤں کے سہارے جھک کر شیریں کے قریب ہوا تھا"اچانک جزیل شاہ کے دھکا دینے پر وہ سنبھل نہ پایا اور دور نیچے گرا۔۔۔۔

ارمان ملک نے جب جزیل شاہ کو دیکھا تو ہوش تو تب اڑے جب بیوی لفظ پہ زور دیا!!!

اتنے میں مایا بھی وہیں آگئی!!!!!

کیا ہو رہا ہے یہ سب؟؟؟مایا نے نا سمجھی میں پوچھا

مایااپنے اس سووو کالڈ دوست کو پکڑو اور یہاں سے غائب ہو جاؤ اس سے پہلے میں اسکا قتل کر دوں

جزیل شاہ نے شیریں کو کندھوں سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا

Hahah Ohh Waoo!!!!

تو میری چڑیا نے شادی کر لی؟؟؟اور اسکا چڑا اور کوئی نہیں جزیل شاہ ہے؟؟؟

ارمان ملک جو کب سے سن رہا تھا اپنے آپکو ضبط کرتے ہوئے زور سے ہنسا

لیکن جزیل شاہ؟؟؟؟ یاد رکھنا میں اسے اپنے پاس لے کر جاؤں گا اس نے آخر کار بہت تڑپایا ہے مجھے!!ارمان ملک نے انگلی اٹھا کر وارن کیا!!!

مسٹر ارمان ملک!!!!

اگر میری بیوی کو ذرا بھی آنچ آئی، تو میں تمہیں اس زمین میں اپنے ہاتھوں سے دفن کروں گا!!!!اور تمہیں تمہارا آخری کفن بھی نصیب نہیں ہو گا

Mindddd ittt!!!!

جزیل شاہ نے وارن کرتے لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا!!!

شیریں جو کب سے آنسو بہانے میں مصروف تھی، اج اسے واقعی مضبوط سہارا محسوس ہوا!!

آج وہ سر اٹھا کر کہہ سکتی تھی کہ ہاں آج وہ محفوظ ہے!!اس دنیا میں جتنے بھی درندے ہیں جو اکیلی لڑکی کو دیکھ کر اسے نوچنے کی تاک میں بیٹھے ہوتے ہیں ان سب سے محفوظ ہے۔۔۔۔

اور زندگی میں پہلی دفعہ وہ دل سے مسکرائی اور جزیل شاہ کے ساتھ اور قریب ہوئی!!!!

جزیل شاہ نے شیریں کو اپنے ساتھ زور سے لگایا!!؛

اور پاس کھڑی مایا کو یہ منظر ایک آنکھ نہ بھایا، اسکا دل چاہا کہ وہ شیریں کو ابھی کہ ابھی زمین میں گاڑھ دے، صبر کے آخری لمحے میں بھی وہ اپنے ضبط پ

کھو بیٹھی، تو پیر پھٹکتی وہاں سے نکلی!!!!!!

ارمان ملک نے جو مایا کی آنکھوں میں حسد، اور جلن دیکھ لی تھی کیا کچھ نہیں تھا اسکی آنکھوں میں کہ اگلا بندہ فوراً سے بتا سکتا تھا کہ ابھی اسکے دل میں کیا چل رہا ہے

ارمان ملک فریب سے مسکرایا

Just wait and Watch!!!!

ارمان ملک نے آگے ہوتے ہوئے جزیل شاہ کے کانوں میں آہستگی سے کہا، اور آنکھ ماری اور کہتے ساتھ ہی وہ بھی مایا کہ پیچھے نکل گیا!!!!!

جزیل شاہ نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی!!!!!

لیکن شیریں کے سامنے ارمان ملک کو کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا، شیریں کو اور پریشاں نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے بعد میں نمٹنے کا سوچ کر خاموش ہو گیا

شیریں جو رو رہی تھی ارمان ملک کے جاتے ہی اسکے گلے لگی!!!

میری راپنزل!!!!

Don't worry!Don't Cry

دیکھو میں تمہارے پاس ہوں، کچھ نہیں ہو گا

جب تک جزیل شاہ زندہ ہے میرا وعدہ ہے اپنی آخری سانس تک تمہاری حفاظت کروں گا!!! جن حالات میں ہمارا نکاح ہوا مجھے پتہ ہے تم نہیں قبول کر پا رہی لیکن۔۔۔۔۔

تم پریشان نہ ہو، میں سب ٹھیک کر دوں گا!!! یقین کرو میرا جزیل شاہ نے شیریں کو اور اپنے سینے میں بھینچا اور اسکے بالوں کو سہلاتے ہوئے اسے یقین دہانی کروانے لگا کہ اسکے پاس اب ایک مضبوط سہارا ہے جو اسے ہر آفت، آندھی، طوفاں سے بچائے گا!!!

چونکہ "وہ کیفے کے سب سے کارنر پہ موجود تھے" اس لئیے کوئی دیکھ نہ سکا کہ یہاں کیا ہو رہا ہے!!!؛

وہ ٹیبل بس جزیل شاہ کے لئیے ہی ریزرو رہتا تھا،۔۔۔۔۔۔۔

*************

مایا جو گھر آئی تھی آتے ہی اپنے کمرے میں گھسی!!!

ملازمہ جو اسکے ہر کام کرتی تھی اسکی کافی لے کے اسکے کمرے میں آئی!؛؛

میڈم جی؟؟؟ ملازمہ نے باہر سے کھڑے آواز دی

تین چار دفعہ آواز دینے پہ جب اندر سے کوئی آواز نہ آئی خود ہی ہلکا سا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تاکہ کافی دے سکے!!!

میڈم جی آپکی کافی؟؟

ملازمہ نے آہستگی سے کہا۔۔۔۔مایا جو دوسری سائیڈ پر منہ کر کہ بیٹھی ہوئی تھی ملازمہ کہ یوں بلانے پر پارہ ہائی ہوا!؛؛؛!

Get Out!!!!!

مایا اس پہ چلائی

I said Get Out from here!!!

مایا وہاں سے اٹھتی ملازمہ کے پاس آئی اور تھوڑی ہی دیر میں کافی کا مگ پکڑ کر زور سے نیچے پھینکا

مایا کی آنکھوں میں شدید غصہ دیکھ کر پل بھر کو ملازمہ گھبرا گئی پھر وقت ضائع کئیے بغیر وہاں سے فوراً نکلی کہ کہیں وہ مایا کہ عتاب کا نشانہ نہ بن جائے

اااااہہہہہ........

اس شیریں کو تو میں چھوڑوں گی نہیں کیسے جزیل شاہ اس دو ٹکے کی لڑکی کے لئیے پریشان ہو رہا تھا مایا نے بیڈ کی چادر کو خراب کرتے اپنے کمرے کا حشر نشر کرتے ہوئے چلائی!!!!

جزیل شاہ تم بس میرے ہو!!!میں نے اب تک بس تمہیں سوچا ہے کسی اور کا تو ہونے نہیں دوں گی۔۔۔۔

مایا کے بس دو رولز ہیں !!!!!

پہلا کہ جو چیز مایا کو پسند آئے اسے حاصل کر لیتی ہے !!!

دوسرا یہ کہ اگر وہ چیز اسکی نہ ہوئی تو پھر اس چیز کو ختم کر دیتی ہے اگر میری نہیں ہوئی تو کسی اور کہ بھی نہیں ہونے دیتی میں

روجزیل شاہ میں اپنی چیزیں تک کسی اور کی نہیں ہونے دیتی تم تو پھر میرا جنون ہو !!!

مایا نے جزیل شاہ کے سراپے کو سامنے لاتے ہوئے کہا !!!

اب میں جو کروں گی وہ شاید شیریں کے لیئے بھیانک ہو،

ہاہاہاہا !!!!

Jazeeel Shah you are mine Just mine!!!

مایا ہزیانی کیفیت میں لپ اسٹک سے اپنے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں "جزیل شاہ" کا نام لکھتی زور سے ہنسی

پتہ نہیں اب شیریں کی زندگی میں کیا طوفان آنے والا تھا؟؟؟

کیا اب بھی شیریں کی زندگی میں کچھ سکوں باقی ہے یا نئے نئے طوفاں آتے رہے گیں؟؟ !!!

*******************

نزیر احمد کافی دن سے اڈے میں جانے سے گریز کر رہا تھا، بیماری کا۔ بہانہ کر کہ گھر بیٹھا ہوا تھا اور شیریں کو ڈھونڈنے میں مصروف تھا

صحن چارپائی میں اپنا سر پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا جب سمیعہ بیگم اسکے پاس آئی!!!!!

نزیر احمد؟؟؟؟؟؟

نزیر احمد نے سر اٹھا کر دیکھا، لیکن بولا کچھ نہیں!!!

کمبخت ملی کہ نہیں؟؟؟؟سمیعہ بیگم کوستی ہوئی بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں سمیعہ پتہ نہیں زمین کھا گئی کہ آسمان نگل گیا!!پورا شہر چھان مارا لیکن وہ نہیں ملی!!!

اب وسیم ملک کو کیا جواب دینا ہے؟؟؟؟سمیعہ بیگم نے پوچھا!!

پتہ نہیں ابھی تو!!

سوچ رہا ہوں جو وسیم ملک نے شیریں کی قیمت دی تھی دس لاکھ جو ہم نے سیو کر کہ رکھی ہوئی ہے ان پیسوں سے باہر کی ملک کہیں شفٹ ہو جاتے ہیں!!!!

ایسے وسیم ملک سے بھی بچ جائیں گے،اور ویسے بھی ابرار اب ہمارے ہاتھوں میں نہیں رہا رات گئے باہر رہتا ہے تو ادھر جا کر کیا پتہ ٹھیک ہو جائے

نزیر احمد نے رازداری سے سمیعہ بیگم کو کہا، کیونکہ اگر وہ یہاں رہتے تو عین ممکن تھا کہ اب کی بار وسیم ملک انہیں معاف نہ کرتا!!!!!!

ہاں کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو نزیر احمد

چلو آج ہی جا کر تو ویزے وغیرہ کا کچھ کرو ہم یہاں سے نکلیں!!!

اس کمبخت نے تو ملنا نہیں ہے۔۔۔۔۔!!!!!

ابھی وہ باتیں کر رہی رہے تھے کہ باہر دروازہ زور زور سے کوئی کھٹکانے لگا!!!

یہ کون آگیا؟؟ نزیر احمد نے سمیعہ بیگم کی طرف دیکھا

تم رکو میں دیکھتی ہوں کہ کون ہے!!!!

سمیعہ بیگم اٹھی اور جا کر دروازہ کھولا۔۔۔۔سامنے وسیم ملک کو دیکھ کر تو اوسان خطا ہو گئے

وسیم ملک تم؟؟؟ارے آؤ نہ باہر کیوں کھڑے ہو؟؟۔

سمیہ بیگم اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتی بولی

بڑے دن ہو گئے تھے نزیر احمد سے ملاقات ہوئے سوچا دیدار ہی کر آئیں!!

وسیم ملک سمیعہ بیگم کے سراپے کو بڑی غور سے دیکھتے ہوئے خبیثت سے بولا

ہاہاہاں آجاؤ اندر سمیعہ بیگم اسکی نظریں پہچانتی فوراً سے بولی اور سائیڈ پہ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وسیم ملک اندر آیا تو سامنے ہی صحن میں نزیر احمد چائے پینے میں مصروف تھا،،،، وسیم ملک کو دیکھ کر نزیر احمد کو ایک زوردار غوطہ لگا!!!!!!۔

ارے ارے کیا ہوا؟؟؟آرام سے پیئو نہ۔۔۔۔وسیم ملک اسکے سامنے بیٹھتا بولا

باس آپ؟؟ مجھے حکم دیتے میں خود آجاتا۔۔۔۔

نزیر احمد منہ سے پسینہ صاف کرتا بولا ¡!

نہیں یار تم اتنے دن منظر عام سے غائب رہے ہو، میں نے سنا ہے کہ تم بیمار ہو تو سوچا کہ تمہارا پتہ ہی لے آتے ہیں اور کچھ لوگوں کا دیدار بھی کر آتے ہیں، وسیم ملک آنکھ مارتا مسکرایا

جی باس!!!!

ویسے تمہاری بیوی تو بڑی سوہنی اے !!!!!

وسیم ملک بس بامشکل مسکرایا........اور وہاں سے اٹھ کر اندر آیا

سمیعہ بیگم چاہے کچھ بھی ہو جائے تم باہر نہیں آؤ گی میں خود چائے لے جاؤں گا تم چائے بناؤ!!

آئی سمجھ؟؟؟؟!

نزیر احمد نے اندر آتے ہی سمیعہ بیگم کو نصیحت کی۔۔۔۔۔۔۔اور باہر آیا

باس ابھی شیریں کالج گئی ہے، نزیر احمد نے بات بنائی

کوئی نہیں کم انتظار کر لیتے ہیں اپنے محبوب کا، وسیم ملک بھی ڈھٹائی سے بولا

اب کی بار تو نزیر احمد اچھا خاصا پھنسا تھا اور مسکرانے کے علاؤہ اور کام نہ تھا!!!!!

اب دیکھو یہ وسیم ملک نزیر احمد کے گھر کیا طوفان لانے والا ہے؟؟؟؟

فائنل پیپر قریب تھے!!یونیورسٹی میں تو ہر کوئی فائنل کی تیاریوں میں لگا ہوا تھا!!!!

ارم کی کلاس میں لڑکے اور لڑکیوں کے آپس میں گروپ بن گئے تھے کہ مل کر پڑھائی کی جائے!!

ارم اور اسکی کلاس کے چند لڑکے اور کچھ دوستیں گراؤنڈ میں بیٹھے پڑھائی کرنے میں مصروف تھے !!!!

ارم، علی جو کہ اسکا گروپ فیلو تھا اسکی بات پہ زور سے ہنستی ہے کہ دور یہ منظر کسی نے کن انکھیوں سے دیکھا کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں حسد اور جلن !!!

ازلان شاہ نے غصے سے مٹھیاں بھینچی، اسکو میں نے کہا بھی تھا کہ آئندہ کسی لڑکے کے ساتھ نہ بات کرنا لیکن یہ نہیں سمجھی ازلان شاہ غصے سے ایک ایک لفظ چبا کر بولا

کیا ہوا یار؟؟ کس کے بارے میں بات کر رہے ہو؟؟؟ ازلان شاہ کا دوست جو پاس ہی بیٹھا تھا اور دونوں پڑھائی کے بارے میں ڈسکشن کر رہے تھے کہ اچانک ازلان شاہ کے اس رویہ پر حیراں ہوا

کچھ نہیں !!! تم اپنا کام کرو اور میں اب اپنا کام کروں گا ازلان شاہ کچھ سوچتا ہوا وہاں سے اٹھا اور گھر کی طرف روانہ ہوا

اسے وہاں رہنا مشکل لگ رہا تھا

دو گھنٹے لگاتار گاڑی کو یوں ہی سڑک پر بھگاتا رہا !! لیکن غصہ کم ہونے کا نام نہیں رہا تھا

بار بار وہی منظر آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا وہ کسی لڑکے کے ساتھ ہنستا ہوا بے نیاز سا چہرہ !!!!!

مجھے اب کچھ کرنا ہوگا !!! بہت جلد مس ارم تم میرے پاس ہوگی مسز ازلان شاہ کے روپ میں !

ہاں بھابھی "بھابھی اس کام میں میری مدد کریں گی" اب اور نہیں میں رسک لے سکتا ارم سے دور رہ کر

ازلان شاہ نے سوچتے ہوئے گھر کی طرف گاڑی موڑی

اب اسے شیریں سے بہت جلد بات کرنی تھی !!!!!

*************

یار نزیرے اوئے !!! یہ تمہاری بھانجی کب آئے گی ؟؟!

اب انتظار کرنا مشکل ہورہا ہے !! وسیم ملک اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

ج ج جی صاحب بس آتی ہی ہو گی !! کہ اتنے میں دروازہ دھرام سے کھلا

اور ابرار اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔۔

ابرار تو کافی بڑا ہو گیا ہے :۔۔۔وسیم ملک نے نزیر احمد کو کہا

جی مالک شکر اللہ کا !!! بامشکل مسکرایا نزیر احمد

ارے چچا وسیم آپ کب آئے ؟؟ ابرار جو صحن میں آیا تو سامنے وسیم ملک کو بیٹھا دیکھا۔۔۔۔

ہاں بس ابھی آیا اور تمہاری کزن کا انتظار کر رہا ہوں پتہ نہیں کہاں ہے ابھی تک یونیورسٹی سے آہی نہیں رہی !!!!

وسیم ملک نے خبیثت لہجے میں کہا !!!!

ہاہاہا ارے چچا ابا نے آپکو بتایا نہیں ؟؟

نہیں مجھے نہیں کچھ بتایا ؟؟ وسیم ملک نے انجان بنتے ہوئے کہا

ارے چچا شیریں میڈم تو کافی دن سے غائب ہے وہ اپنے کسی یار کے ساتھ بھاگ گئی ہے بے شرم !!!

ابا نے بہت کوشش کی ہے ڈھونڈنے کی لیکن وہ نہیں مل رہی۔۔۔!!!ہائے پتہ نہیں کہا چلے گئی ہے حرام خور

ابرار نے حقیر انداز میں کہا

اور نزیر احمد کے تو مانو جیسے طوطے اڑ گئے۔۔۔بہت اشارے کر رہا تھا کہ چپ رہے لیکن ابرار نے اسکی سنی کہاں اور سب کچھ اگل کر بیٹھ گیا!!!!!

نزیر احمد نے غصے سے کھا جانے والی نظروں سے ابرار کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

وسیم ملک نے خونخوار نظروں سے نزیر احمد کو دیکھا

یہ کیا کہہ رہا ہے نزیر احمد؟؟؟؟وسیم ملک چلایا

ک ک کچھ نہیں سرکار یہ یہ تو........

وسیم ملک نے آگے بڑھ کر نزیر احمد کا گریبان پکڑا

میں نے جو پوچھا وہ بتاؤ کیا یہ سچ کہہ رہا ہے؟؟؟؟اب کی بار چلانے کی آواز بہت اونچی تھی کہ سمیعہ بیگم اندر سے بھاگی ہوئی باہر آئی!!!!

ج جی سرکار !!!

وہ حرام خور اپنے یار کے ساتھ بھاگ گئی ہے!!!!

ااااہھھھہ کمینے انسان!!!حرام خور تو تو ہے......

وسیم ملک نے نزیر احمد کو زور سے دھکا دیا۔۔۔

ابرار ہکا بکا تماشہ دیکھ رہا تھا جیسے ہی نزیر احمد نیچے گرا ابرار فوراً آگے آیا

ابا ابا آپ ٹھیک تو ہیں؟؟؟؟

پیچھے ہو بے غیرت انسان!!! تجھ جیسی اولاد سے بہتر تھا کہ میں بے اولاد رہتا نزیر احمد نے ابرار کو دھتکارا!!!

امجد؟؟؟؟ وسیم ملک نے اپنے باڈی گارڈ کو آواز دی

جی جی باس؟؟ امجد بھاگا ہوا آیا

نزیر احمد کی بیوی سمیعہ بیگم کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالو!!!!

اگر اسکی بھانجی نہیں تو بیوی سہی اسکی بیوی سے ہم سب حساب چکائیں گے!!!!!

ادھر سمیعہ بیگم نے یہ سنا اسکے پاؤں سے زمین کھسکی !!!!!

نزیر احمد نے یہ سننا تھا کہ، فوراً وسیم ملک کے پاؤں پڑا

ن نہیں صاحب خدارا انہیں یہ ظلم نہ کریئے!!!!

چل ہٹ یہاں سے!!! وسیم ملک نے دھتکارا

خبردار میری ماں کو کسی نے ہاتھ بھی لگایا، ورنہ میں اسکے ہاتھ توڑ دوں گا۔۔۔ابرار یہ سنتے ہی طیش میں آیا!!

بیٹا ابھی زمین سے تو اگ لے پھر کچھ کرنا، وسیم ملک نے طنزیہ کہا!!!!

چھوڑو چھوڑو مجھے، سمیعہ بیگم کی چلانے کی آواز پر ابرار نے پیچھے دیکھا!!!

اوئے چھوڑ میری ماں کو!! ابرار جیسے ہی آگے بڑھا کہ ٹھاہ کی آواز پہ ابرار زمین بوس ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وسیم ملک نے اسکی ٹانگ میں گولی ماری جس سے ابرار نیچے گرا اور تکلیف سے چلانے لگا!!!

سمیعہ بیگم اور نزیر احمد تو جیسے فریز ہو گئے !!!

آئے ہائے میرا بچہ سمیعہ بیگم اپنے آپکو چھڑوانے لگی،اور نزیر احمد بھی ابرار کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔۔۔

چلو جلدی یہاں سے۔۔وسیم ملک امجد کو کہتا باہر آیا اور امجد اور ساتھ ایک باڈی گارڈ سمیعہ کو گھسیٹتے ہوئے گاڑی تک لے کے آئے اور اسے گاڑی میں دھکیلا!!

سمیعہ بیگم شور کرتی چلاتی رہی لیکن کسی نے اسکی نہ سنی!!!!

ادھر نزیر احمد ابرار کی حالت دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔۔

محلے داروں نے جب شور سنا تو سب باہر نکلے،۔۔۔۔۔اور سمیعہ بیگم کو لے جاتے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

وسیم ملک کے جاتے ہی محلے داروں میں سے ایک نے ابرار کو گاڑی میں ڈالا اور ہسپتال لے کے جانے لگے!!!!!

****************

شیریں جب سے آئی تھی جزیل شاہ کے بارے میں سوچی جا رہی تھی!!!!

کیا واقعی میں جزیل شاہ اتنا اچھا انسان ہے؟؟؟شیریں سوچتے ہوئے مسکرائی کہ اسکی مسکراہٹ ڈریسنگ روم سے نکلتے ہوئے،کسی نے دیکھی

آہاں آہاں!!نزدیک شاہ جیسے ہی اندر داخل ہوا تو شیریں کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر ٹھٹکا

جزیل شاہ کی آواز پہ شیریں نے جلد سے اوپر دیکھا اور گھبراتے ہوئے اپنا دوپٹہ سہی کرنے لگی جیسے اسکی چوری پکڑ لی ہو جزیل شاہ نے

تو راپنزل!!! کس بات پہ اتنا مسکرایا جارہا ہے؟؟؟؟

جزیل شاہ آگے بڑھ کر اسکی کانوں کو لو کو چوم گیا، اور شیریں اس افتاد پر اپنے اندر اور سمٹی؛؛۔

آج پہلی دفعہ جزیل شاہ نے شیریں کے چہرے پر حیا کی لالگی دیکھی!!!!!

اور جی جان سے مسکرایا!!!!

راپنزل!! قسم لے لو میں انسان ہی ہوں، کھا نہیں جاؤں گا جو تم اتنا گھبرا جاتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!

جزیل شاہ نے اسے چھیڑا!!! اور شیریں یہ سنتے ہی باہر جو بھاگی........

ہاہاہاہا پاگل ہی ہے کہ لڑکی بھی!!! پیچھے ایک فلک شگاف قہقہ ابھرا،

جزیل شاہ اور شیریں کو کافی دیر ہو گئی تھی باہر ہی، تو کافی لیٹ پہنچے تھے گھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی جزیل شاہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے ٹریک سوٹ پہنے اپنے بالوں کو سیٹ کرنے میں مصروف تھا جب کمرے کا دروازہ کھلا اور شیریں کچھ سوچتے ہوئے اندر آئی

وہ مجھے کچھ پوچھنا ہے آپ سے؟؟

شیریں اسکے پیچھے کھڑی ہوتے اسے مخاطب کیا!!! جب سے شیریں آئی تھی آج اس نے پہلی مرتبہ جزیل شاہ کو ایسے مخاطب کیا

جی راپنزل میں سن رہا ہوں ؟؟؟ جزیل شاہ جی جان سے خوش ہوا ایسے مخاطب کیے جانے پر۔۔۔۔

وہ آج آپکی دوست آ رہی تھی نہ ؟؟؟ کب تک آئے گی ؟؟ شیریں نے جلدی سے پوچھا

ہاں آ رہی تھی۔۔۔ لیکن اب نہیں آئے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو وہ جو ہم نے اتنی زیادہ شاپنگ کی ہے وہ ایسے ہی ضائع گئی نہ ؟؟ شیریں جلدی سے بولی

ضائع کیوں ؟؟؟

جزیل شاہ نے ابرو اچکائے

آپکی دوست کے آنے پر جو ہم نے شاپنگ کی تھی اب وہ نہیں آ رہی تو اس لئیے کہا ہے میں نے

جانم وہ تمہارے لئیے کی ہے اگر میری دوست نہ بھی آتی تو پھر بھی ہم نے ضرور شاپنگ کرنی تھی جزیل شاہ اسے کندھوں سے تھامتا اپنے قریب کرتا پیار سے بولا

ہممممم ٹھیک !!!!

شیریں بس یہی کہہ سکی

وہ میں نے کچھ اور کہنا تھا آپ سے..... اب کی بار شیریں لرزتی آواز میں بولی۔۔۔۔۔

ہاں جی جانم سن رہا ہوں میں ؟؟؟

وہ آج کے لئیے شکریہ !!! میری حفاظت کرنے کے لیے، میرا سہارا بننے کے لئے

شیریں کی گال پہ ایک آنسو پھسلا

آاااہ جانم !!!!! اسکے لئیے شکریہ کیوں ؟؟؟ وہ میرا فرض تھا اور تمہارا حق

اسلام نے تمہیں حق دیا ہے کہ اور ہمارے پی فرض ہے کہ ہم اپنی عورتوں کی حفاظت کریں

اور میرا وعدہ ہے کہ اپنی آخری سانس تک تمہاری حفاظت کروں گا

جنزیل شاہ نے آگے بڑھ کر شیریں کی گالوں سے اپنے لبوں سے اسکے آنسو چنے !!!!!

اور شیریں بس مسکرا ہی سکی !!!!!!!!!!

اب دونوں میں سب ٹھیک ہو رہا تھا، شیریں کی قسمت بدل رہی تھی !!!!!!

کیا یہ محبت کچھ نیا رنگ لانے والی تھی کہ پھر سے قسمت بدلتی !!! اور شیریں کی زندگی میں پھر سے نئ آفتیں اور مصیبتیں آتی ؟؟؟؟؟

****************

ازلان شاہ جیسے ہی گھر آیا بار بار ارم کی طرف خیال جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر کچھ سوچتے ہوئے شیریں کے کمرے کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔۔اسکے کمرے کے پاس پہنچ کر دروازہ نوک کیا.....

جی آجائیں اندر !!!

شیریں جو بیڈ پہ بیٹھی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی جب دروازہ نوک ہوا

ازلان شاہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا

ارے بھائی آپ؟؟؟آیئے نہ یہاں صوفے پہ بیٹھئے..

شیریں نے جیسے ہی ازلان شاہ کو دیکھا فوراً بیڈ سے اتری اور اسکے سامنے آئی،ازلان شاہ مسکراتا ہوا صوفے پہ بیٹھا

بھابھی؟؟مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے

جی بھائی کہیے میں سن رہی ہوں۔۔۔شیریں دل سے مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

بھابھی فائنلز شروع ہونے والے ہیں، میں چاہتا ہوں آپ یونیورسٹی دوبارہ سے جوائن کریں

نہیں بھائی میں ٹھیک ہوں اب یہاں ہی،دوبارہ نہیں جانا چاہتی شیریں نے اداسی سے کہا

نہیں بھابھی پلیز نہ۔۔۔آپ ویسے بھی گھر رہ رہ کر بور ہو جاتی ہوں گی ایسے آپکا ٹائم بھی اچھا گزر جائے گا اور آپ فریش بھی رہا کریں گی۔۔۔ازلان شاہ نے اسے زور دیتے ہوئے کہا!!!!

اور ارم بھی اپکو شاید بہت یاد کرتی ہو گی آپ آجائیں یونیورسٹی۔۔۔۔

ارم کے نام پہ شیریں نے اوپر اسے دیکھا!!!!ارم کو تو وہ بھول ہی گئی تھی۔۔کیسی دوست ہوں میں؟؟میں تو ارم کو بھی بھول گئیں ہوں۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے بھائی میں جزیل شاہ سے اسکے بارے میں بات کرتی ہوں اور بہت جلد یونیورسٹی جوائن کروں گی شیریں نے خوشدلی سے کہا

Okay okay Bhabhi!!!

میں آپکا انتظار کروں گا کہ آپ کب یونیورسٹی جوائن کریں گی اور یہ کہتے ہی ازلان شاہ باہر کی طرف بھاگا

خوشی اسکے انگ انگ میں نظر آرہی تھی

اپنے کمرے میں آتے ہی بیڈ پر اچھلا

یااااہوہوہو!!!!!!

اب کام آسان ہو جائے گا،اور بہت جلد ارم آپ میری دسترس میں ہوں گی!!!

ازلان شاہ است سوچتا ہوا مسکرایا!!!!

چھوڑو مجھے!!!

تمہیں خدا کا واسطہ ہے مجھے چھوڑ دو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں خدارا چھوڑ دو مجھے!!

سمیعہ بیگم روتی چلاتی وسیم ملک سے فریاد کر رہی تھی

وسیم ملک جیسے ہی اپنے اڈے پہ آیا تھا سمیعہ بیگم کو بھی ایک اندھیرے کمرے میں بند کر رکھا تھا،سمیعہ بیگم دروازے کو پیٹتی ہوئی چلا رہی تھی لیکن یہاں اب اسکی فریاد کوئی سننے والا نہیں تھا

"قدرت جب اپنا بدلہ لینے پہ آتی ہے تو بادشاہ تک فقیر ہو جاتے ہیں،قدرت کے قانون میں امیر غریب کوئی نہیں ہوتا!!! جس نے جو جو ظلم کیا ہوتا ہے اسے اسکی سزا مل کے رہتی ہے ایک دن"

پتہ نہیں مجھ سے کیا خطا ہو گئی ہے جسکی میں سزا بھگت رہی ہوں!!

سمیعہ بیگم فرش پہ بیٹھ کر روتی ہوئی بولی

ہاہاہاہاہاہاکونسی خطا؟؟یہ کہو کہ تم نے ایک یتیم پہ کیا کیا ظلم کیئیے ہیں سمیعہ بیگم

سامنے سے سمیعہ بیگم کی پرچھائی بولی جو اسے اسکی زیادتیوں کا آئینہ دکھا رہی تھی

نہیں نہیں میں نے کوئی ظلم نہیں کیا وہی ایک منحوس لڑکی ہے جسکی وجہ سے آج ہم یہ سب بھگت رہے ہیں

واہ رے سمیعہ بیگم رسی جل گئی لیکن بل نہیں گیا؟؟اب بھی تم اس معصوم کو قصوروار ٹھہرا رہی ہو؟؟؟پرچھائی نے اسے اور آئینہ دکھایا

سمیعہ بیگم مان جاؤ کہ تم نے ظلم کیئیے ہیں! اللہ سے معافی مانگو جب اللہ اپنا انصاف دکھانے پہ آتے ہیں تو سب تباہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

چپ چپ ایک دم چپ!!!سمیعہ بیگم کانوں پہ ہاتھ رکھتی چلائی

ہاہاہاہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔

آج اسکی پرچھائی اسکی بے بسی پہ ہنس رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

سمیعہ بیگم مان لو کہ تم نے ظلم کیئیے ہیں یہ سب اسی کی سزا ہے

"جیسا کروگے ویسا بھروگے "جو تم نے بویا ہے آخر اسی کو تو کاٹ رہی ہو، پھر کس چیز کا دکھ ہے تمہیں؟؟؟

پرچھائی غائب ہوگئی تھی لیکن اسکی باتیں کمرے میں گونجی رہی تھیں، سمیعہ بیگم کو آج اپنا ایک ایک ظلم یاد آرہا تھا۔۔۔

****************

ابرار کو وقت پہ ہسپتال منتقل کر دیا گیا تھا!!! گولی لگنے کی وجہ سے بہت سا خون بہہ گیا تھا، جسکی وجہ سے ابرار بے ہوش تھا

نزیر احمد شاید زندگی میں آج پہلی بار رو یا تھا، آخراب اسے اپنے حساب بھی تو چکانے تھے، قدرت نے اسکی رسی کھینچ لی تھی۔۔۔

یااللہ میں نے زندگی میں بہت گناہ کیئے ہیں، مجھے تو سجدے کی بھی توفیق نہیں تھی، میں بہت گناہ گار ہوں مجھے معاف کر دیں

یااللہ مجھ سے اتنی بڑی آزمائش نہ لیں۔۔ نزیر احمد نے شاید اللہ کو اپنی زندگی میں پہلی بار پکارا تھا، وہ اپنے گناہوں میں اتنا ڈوب گیا تھا کہ اسے اپنا اچھا برا سب بھول گیا تھا

نزیر احمد ابھی دعا کر رہی رہا تھا جب ڈاکٹر ایمرجنسی وارڈ سے باہر آیا

ڈاکٹر ڈاکٹر میرا بیٹا کیسا ہے؟؟؟

جی وہ خطرے سے باہر ہے لیکن ایک بری خبر ہے آپکے لیئے

گولی زیادہ دیر ٹانگ میں رہی ہے جسکی وجہ سے انکا بہت سا خون ضائع ہو گیا تھا، اور ٹانگ ساری ڈیمیج ہو گئی تھی، سو پورے جسم میں انفیکشن نہ پھیل جائے ہمیں انکی ٹانگ کاٹنا پڑی

لیکن وہ بیساکھی کے سہارے چل سکے گیں ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتا ہوا چلا گیا

نزیر احمد نے جیسے ہی سنا ایک آنسو گال پہ پھسلا!!!۔

میرے گناہوں کی سزاوہ اذیت سے مسکرایا.... آج اسے اپنے ہر گناہ،اپنا ہر ظلم و ستم یاد آیا۔۔۔۔۔۔۔۔آج وہ صیح صورت میں ڈھ سا گیا تھا

آنکھ بند کرتا پرانے ستم یاد کرنے لگا۔۔۔!!!!!

*************

ماضی------:

نزیر احمد کی پیدائش کے بعد ماں کا انتقال ہو گیا تھا، نزیر احمد کے والد ایک شریف انسان تھے اور محنت مزدوری کر کہ اپنے بچوں کو پال رہے تھے، نزیر احمد کی بڑی بہن (شیریں کی اماں) نے ہی اپنے چھوٹے بھائی کی پرورش کی کیونکہ شیریں کے دس سال بعد نزیر احمد پیدا ہوا تھا جسکی انہوں نے بہت خوشی منائی! لیکن بد قسمتی سے یہ خوشی زیادہ دیر نہ رہی!!!!

شیریں کی اماں بہت سمجھ دار تھی سو اس نے گھر کو اچھے سے سنبھال لیا تھا بے شک وہ ابھی بچی تھی لیکن آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو گیا، زخم مندمل ہو گئے لیکن ایک لڑکی کو تو اپنی ماں کی کمی محسوس ہوتی ہی ہے، محلے دار بھی اچھے تھے سو محلے کی عورتیں بھی آ کر ہاتھ بٹا جاتی تھیں

دن گزرتے گئے!!!!!اور نزیر احمد بڑا ہو گیا، اتنی دیر میں نزیر احمد کی بہن کی شادی بھی بہت اچھی جگہ ہو گئی، گھر میں بس نزیر احمد اور اسکے والد رہ گئے۔۔۔ نزیر احمد کے والد بوڑھے ہو چکے تھے اور زیادہ تر بیمار ہی رہتے تھے بیماری

کی وجہ سے وہ گھر ہی رہتے تھے نزیر احمد کو بد قسمتی سے بری صحبت ملی جسکی وجہ سے یہ وسیم ملک کے ہاتھ لگ گیا۔۔۔۔۔

نزیر احمد کے والد صاحب اسی غم کے ساتھ اسے دنیا سے رخصت ہو گئے کہ نزیر احمد بہت بری صحبت میں پڑ گیا ہے،بہت سمجھایا لیکن نہ سمجھا۔۔۔۔۔۔۔

دن گزرتے گئے،نزیر احمد وسیم ملک کا چہیتا بن گیا۔۔۔۔!!!!

وسیم ملک اور مصطفیٰ شاہ دونوں بہت اچھے دوست تھے،دونوں نے مل کے اپنا بزنس سٹارٹ کیا لیکن مصطفیٰ شاہ وسیم ملک سے زیادہ محنتی تھا جسکی وجہ سے بزنس بلندیوں کو چھونے لگا اور ہر طرف مصطفیٰ شاہ کی دھوم مچ گئی۔۔۔۔۔۔۔

وسیم ملک کو مصطفیٰ شاہ کی پرسنیلٹی اور انٹلیجنٹ سے سخت نفرت اور جلن تھی۔۔۔۔

مصطفیٰ شاہ کی شادی ہوئی تو جب وسیم ملک اسکی شادی پہ گیا تو مصطفیٰ شاہ کی بیوی کو دیکھ کر اسی دن حسد نے اور زیادہ جگہ لے لی!!!!

ایک آگ تھی جو وسیم ملک کے سینے میں بھڑک رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اور اسی دن وسیم ملک نے اس سے بدلہ لینے کا سوچا،۔۔۔۔۔۔

ایک سال بعد جزیل شاہ پھر ازلان شاہ اور انکی چھوٹی بہنا "سائرہ" ہوئی مصطفیٰ شاہ کی فیملی بہت خوش تھی،۔۔۔۔
لیکن بہت جلد حسد کی نظر لگنے والی تھی

ایک سال پھر دو سال بہت سا عرصہ گزر گیا۔۔۔وقت کے ساتھ ساتھ وسیم ملک کے سینے میں آگ اور زیادہ بھڑکتی رہی۔۔۔۔۔۔

نزیر احمد مجھے تم سے ایک بہت ضروری کام ہے!!!!

ایک دن وسیم ملک اپنے اڈے پہ بیٹھا نزیر احمد کو بلا کر منہ میں سگار لیئے بولا

جی صاحب؟؟ میری جان آپ پر قربان..... نزیر احمد ادب سے بولا

آج رات میں مصطفیٰ شاہ کو اپنے گھر بلوا کر اسکے ساتھ کھانا کھاؤں گا

اور تم آج اسکے گھر جاؤ گے اور اسے گھر کو آج تباہ کرو گے!!! مصطفیٰ شاہ سے آج بدلہ لینے کا وقت آگیا ہے مجھے ہر حال میں اسکا گھر تباہ و برباد چاہیئے وسیم ملک کی آنکھوں میں نفرت، حسد دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ مصطفیٰ شاہ سے کتنی نفرت کرتا ہے۔۔۔۔۔

جی صاحب ہو جائے گا آپ بے فکر رہیں !!

نزیر احمد یہ کہتا باہر آیا اور آج رات کے بارے میں سوچنے لگا کہ کیا کرنا ہے؟ کیسے کرنا ہے؟؟

رات کے گیارہ بج رہے تھے جب تین ہیولے نما انسان "شاہ ہاؤس" میں دیوار پھلانگ کر داخل ہوئے!!! ادھر ادھر دیکھتے آگے بڑھے اور سیڑھیاں چڑھتے مصطفیٰ شاہ کے کمرے میں داخل ہوئے، مسز مصطفیٰ کمرے میں بیٹھی سائرہ کو سلانے میں مصروف تھیں جب دروازہ چٹ سے کھلا اور تین انسان منہ پہ رومال باندھے داخل ہوئے

مسز مصطفیٰ نے جیسے ہی تین اجنبی انسانوں کو دیکھا تو چہرے کی ہوائیاں اڑی

ک ک کون ہو تم ؟؟مارے گھبراہٹ کے جب بولا نہ گیا۔۔۔

واہ مصطفیٰ شاہ کی بیگم تو بڑی کمال کی ہے نقاب پوش نے ہوس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

دیکھو تم جو بھی ہو یہاں سے دفع ہو جاؤ نہیں تو میں پولیس کا بلوالوں گی۔۔۔۔۔۔

ہاہاہا چل بلوا پولیس کو

مسز مصطفیٰ نے جیسے ہی فون پکڑ کر نمبر ڈائل کرنے لگی نقاب پوش نے فون کھینچا اور اسے بیڈ پر پھٹکا

دیکھو مجھے جانے دو۔۔۔ مسز مصطفیٰ پیچھے کو کھسکی

گارڈ گارڈ کہاں ہو؟؟؟ مصطفیٰ کہاں ہیں آپ پلیز آجائیں جلدی دیکھیں مجھے آپکی بہت ضرورت ہے

مسز مصطفیٰ چیختی چلاتی کبھی گارڈ اور کبھی مصطفیٰ شاہ کو آوازیں لگانے لگی!!!

اپنی ماما کی آواز سن کر جزیل شاہ جلدی سے اپنے کمرے سے آیا اور سامنے اپنی ماں کے ساتھ زیادتی ہوتے دیکھ کر ادھر ہی رکا

آنسوؤں کا پھندہ گلے میں پھنس گیا

ماما، جزیل شاہ بس یہی کہہ سکا، اپنی آنکھوں میں ہاتھ رکھ کر وہاں سے بھاگا کہ اپنے باپ کو فون کر سکے کہ تین درندے کیسے اسکی ماں کو نوچ رہیں ابھی وہ نمبر ڈائل کر رہا تھا، ڈر کے مارے نمبر نہ ڈائل ہو رہا تھا کہ اچانک ٹھاہ کی آواز آئی اور پھر ایک کے بعد دو اور تین گولیاں چلیں

ادھر جزیل شاہ کے ہاتھ سے موبائل گرا اور بھاگا اپنی ماں کے کمرے میں آیا تو درندے جا چکے تھے

باہر بھاگا، گارڈ بے ہوش پڑے تھے

بابابابا آپ کہاں ہیں ؟؟ جزیل شاہ چلایا اور اپنی ماں کے پاس آیا

ماماماما اٹھئے پلیز اٹھیں !!

فریز تو تب ہوا جب سائرہ کو بھی خوں میں لت پت دیکھا !!!!

نہیں نہیں !! یہ نہیں ہو سکتا !!! سائرہ میری ڈول اٹھو جزیل شاہ کے رونے چلانے کی آوازیں پورے شاہ ہاؤس میں گونجنے لگی !!!

ازلان شاہ کمرے کے باہر یہ منظر دیکھ رہا تھا، خوف اسکی آنکھوں میں تھا

بھائی یہ ماما کو کیا ہوا ہے ؟؟ ازلان شاہ نے پوچھا

ازلان میرے بھائی، جزیل شاہ اس گلے لگا تار ویا اور بہت رویا

ادھر جب مصطفیٰ شاہ وسیم ملک کے ساتھ کھانا کھا کر خوشی خوشی آرہا تھا کہ اچانک سامنے ایک ٹرک آیا اور بریک فیل ہونے کی وجہ سے بریک نہ لگ سکی اور گاڑی سیدھا ٹرک کے ساتھ جا لگی۔۔۔۔۔۔۔

ٹرک رات کے اندھیرے میں گاڑی کو کچل کر فرار ہو گیا لیکن مصطفیٰ شاہ کی موقع پر موت واقعی ہو گئی

وہ دن جزیل شاہ کے لئیے سب سے بھیانک تھا ایک ہی دن میں اسکے ماما بابا اور جان سے پیاری بہن چھوڑ کر چلے گئے تھے

ماما بابا میرا آپ سے وعدہ رہا میں جزیل شاہ اپکے مجرموں کو ضرور سزا دلواوں گا....انہیں بھی ایسے تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔۔۔۔

جزیل شاہ کی آنکھوں میں بس بدلے کی آگ تھی جو اس نے اپنے ماما بابا کی موت کا بدلہ لینا تھا

خاں بابا نے جزیل شاہ اور ازلان شاہ کی پرورش کا ٹھیکہ لیا اور یوں جزیل شاہ باہر لندن چلے گیا اور ازلان شاہ یہیں رہا۔۔۔۔۔

وقت کا کام ہے گزرنا گزرتا گیا!!!!اور پھر جزیل شاہ پاکستان ایک بزنس ٹائیکون بن کے لوٹا،ساتھ ہی ایک زخمی شیر جس نے اپنے خاندان کا بدلہ لینا تھا

****************

شیریں بیٹھی ازلان شاہ کی بات پہ غور کر رہی تھی،پھر اس نے فیصلہ لیا کہ وہ ضرور اپنے ماما بابا خواب پورا کرے گی وہ یونیورسٹی ضرور جوائن کرے گی

ویسے بھی لاسٹ ائیر تھا اسکا فائنلز کے بعد اس نے گھر ہی رہنا تھا۔۔۔۔

جزیل شاہ لائبریری میں بیٹھا کان کرنے میں مصروف تھا جب اسے چائے کی شدت محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

لائبریری سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آیا کہ شیریں کو کہہ سکے کے چائے بنا کے لادے کہ شیریں کو کچھ سوچتے ہوئے پایا

کیا ہوا شیریں؟؟کن خیالوں میں قید ہو؟؟؟

جزیل شاہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

ووہ مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی کے

جزیل شاہ نے ابرو اچکائے؟؟؟

وہ مجھے آپ سے یہ کہنا تھا کہ میں دوبارہ یونیورسٹی جوائن کر سکتی ہوں؟؟؟

Yes Sure!!!!!

میں تو تمہیں پہلے بھی کہا تھا راپنزل کہ یونیورسٹی جوائن کرلو

لیکن اگر تم نے یہ فیصلہ لیا ہے تو

Believe me it's a Very Good Decision!!!

جزیل شاہ مسکرایا!!

میں صبح ہی وائس چانسلر سے تمہاری بات کرتا ہوں اور تم پھر یونیورسٹی جوائن کر لینا اور اچھے سے فائنلز دینا

جزیل شاہ مسکرایا

شیریں اسکی اس قدر مٹھاس لہجے سے واقعی مسمرائز ہوئی۔۔۔

شیریں اسکی طرف دیکھ کر مسکرائی،

اچھا وائفی آج اگر آپ ایسے ہی مسکراتی رہیں گی تو یقین جانیئے مجھ سے کام نہیں ہو گا آفس کا!!! جزیل شاہ نے آنکھ ماری۔۔۔اور ذو معنی بات کی جسے سن کر شیریں شرماتے ہوئے نظریں جھکا گئی

اچھا رابپنزل پلیز مجھے ایک کپ چائے بنادو بہت طلب ہو رہی جزیل شاہ نے اتنے پیار اور معصومیت سے کہا کہ شیریں منع نہ کر سکی

جی ٹھیک میں ابھی بناتی۔۔۔۔شیریں جلدی سے اٹھی اور کچن میں چائے بنانے گئ!!!!

کیاہے اس شخص میں جو میں اس سے نفرت نہیں کر پا رہی میں کیوں اسکے ہر کام کر دیتی ہوں!!!

جو بھی ہے مس شیریں، جزیل شاہ واقعی ایک اچھا انسان ہے شیریں۔خود ہی سوال کر کہ خود ہے جواب دے کہ مسکرادی!!!!!

کیا یہ خوشیاں چند دن کے لئے تھیں؟؟یاانکو بھی کسی کی نظر لگ جانی تھی؟؟کسی کی حسد نظر نے کھاجانا تھاانکی خوشیوں کو؟؟

اب تو یہ قسمت ہی جانتی تھی!!!!!!

شیریں چائے بنارہی تھی جب ازلان شاہ اندر داخل ہوا

Hey Bhabhii??

What's up???

ازلان شاہ نے فریج میں سے سیب نکال کر کھاتے ہوئے پوچھا

کچھ نہیں بھائی چائے بنارہی ہوں

اوہ واؤ تو بھائی کے لئیے چائے بنائی جا رہی ہے ہائے میری کب شادی ہو گی جب میری بھی بیوی اپنے نرم نرم ہاتھوں سے میرے لئیے چائے بنا کر لائے گی ازلان شاہ نے حسرت سے کہا

ہاہاہا بھائی تو آپ بھی کر لیں شادی، ویسے بھی میں بور ہو جاتی ہوں اکیلی

آپکی نظر میں ہے کوئی لڑکی؟؟؟

شیریں کچھ سوچتے ہوئے بولی

ہائے رے قسمت بھابھی!!!

ہے تو سہی لڑکی لیکن وہ نک چڑی بہت ہے ازلان شاہ خفا سا بولا!!!

ہیں واقعی؟؟؟ ہمیں بھی بتائیں کون ہے وہ؟ کہاں رہتی ہے

شیریں خوش ہوتی بولی!!!!!!

ہاں ہاں بھابھی میں سب بتاؤں گا آپ بس یونیورسٹی آجائیں ایک دفعہ!! ازلان شاہ نے کہا

ہاں میں نے شاہ سے بات کی تھی وہ کہہ رہے تھے میں وائس چانسلر سے بات کر لوں پھر یونیورسٹی جوائن کر لینا۔۔۔۔!!!

شیریں نے یاد آنے پہ بتایا

Okay Bhabhi!!!

اپکا میں انتظار کروں گا کہ آپ کب یونیورسٹی آئیں اور میری بات آگے چلوائیں ازلان شاہ آنکھ مارتا ہنسا

ہاہاہاآپ بھی نہ بھائی!! ہمارے بھائی ہیں ہی اتنے ہینڈ سم کے کوئی انکار کر ہی نہیں سکتا آپکو!!! شیریں نے دل سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں یہ تو ہے بھابھی میں واقعی بہت ہیڈ سم ہوں ازلان شاہ نے اپنا کالر جھاڑا اور دونوں ہنسنے لگے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھابھی میں اب چلتا ہوں، چائے بن گئی تو بھائی کو دے آئیں، ویسے بھی بھائی انتظار کر رہے ہوں گے ازلان شاہ شرارتی انداز میں کہتا کیچن سے نکلا!!!!!.........

شیریں کپ میں چائے ڈال کر کمرے کی جانب بڑھی

دروازہ کھولتے ہی سامنے جزیل شاہ صوفے میں بیٹھا اپنے سر کو مسل رہا تھا،

چائے؟؟

شیریں نے اسکے آگے چائے کی تو جزیل شاہ نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو چائے پیش کر رہی تھی

Thank you!!!

جزیل شاہ نے چائے پکڑ کر محبت پاش نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں چائے دے کر مڑنے لگی جب جزیل شاہ نے اسکا ہاتھ پکڑا

شیریں؟؟؟؟؟

شیریں پیچھے نہ مڑی۔۔۔۔۔

شیریں میری طرف دیکھو؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں نے پیچھے مڑ کر دیکھا جب جزیل شاہ کے آنکھوں میں آنسو تھے اور شیریں ایک دم نرم پڑی

شاہ؟ کیا ہوا آپکو؟ آپ ٹھیک ہیں؟ شیریں فوراً اسکے ساتھ صوفے بیٹھتی اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھتی بولی...

شیریں میں تھک گیا ہوں بہت!! اپنے اندر دکھ سمیٹ سمیٹ کر۔۔۔۔۔۔۔

میں بہت تکلیف میں ہوں، اور آج کا دن میرے لیئے بہت تکلیف دہ ہے، شیریں آج کے دن میں لٹ گیا تھا

ک ک کیا ہوا تھا؟؟ شیریں نے پریشانی سے پوچھا

شیریں پاس بیٹھی جزیل شاہ سے اسکی تکلیف پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

جب جزیل شاہ نے اپنے ماما بابا کا قتل بتایا کہ کیسے اسکی ماما کو کچلا گیا تھا ان درندوں نے

شیریں جیسے جیسے سن رہی تھی ویسے ہی ساکت ہو گئی، مطلب جزیل شاہ اپنے اندر اتنا دکھ لیئے ہوا تھا؟؟؟

شیریں کا تو دکھ اسکے سامنے کچھ نہ تھا، جزیل شاہ نے تو اپنی ماں کو درندوں کے سامنے لٹتے دیکھا تھا!!!!

جزیل شاہ رو رہا تھا، اور یہ آنسو شیریں کو ندامت محسوس کروا رہے تھے۔۔۔۔۔

آپ مت روئیں شاہ "اللہ ایسے لوگوں سے انصاف ضرور لے گا انشاءاللہ" بے شک اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے

شیریں اسے حوصلہ ہی تو دے سکتی تھی۔۔۔

شیریں تمہیں پتہ ہے یہ سب کس نے کیا تھا؟؟؟

جزیل شاہ نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کر کہ بچوں کی طرح سوال کیا

نہیں شاہ مجھے کیسے پتہ ہو گا؟؟؟؟

تمہارے ماموں نزیر احمد نے میری ماں کو بے دردی سے قتل کیا تھا۔۔۔!!!!

جزیل شاہ نے نفرت سے کہا!!!

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا آپ کو ضرور غلط فہمی ہوئی ہے شیریں نے شاکڈ کی حالت میں نہ میں سر ہلایا!!!

نہیں کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی!!! تمہیں پتہ ہے جب میں نے تمہیں یونیورسٹی میں دیکھا تھا مجھے محبت ہو گئی تھی اور شدت کی محبت ہوئی تھی تم سے، لیکن جب اس دن میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑنے گیا تو مجھے نزیر احمد ملا۔۔۔تب میرے اندر اور انتقام کی آگ بھڑ کی، اور سب سے زیادہ نفرت مجھے تب ہوئی جب نزیر احمد تمہیں بڑے پیار سے عزت سے اپنے گلے لگا رہا تھا، پھر اسی دن میں نے فیصلہ کیا کہ تمہاری صورت میں، میں نزیر احمد سے انتقام لوں گا اسے تڑپاؤں گا۔۔۔

لیکن مجھے بعد میں پتہ چلا کہ وہ پیار وہ محبت سب دکھاوا ہے اور پھر میں ندامت کے آنسو لیئے بہت پچھتایا۔۔۔

شیریں مجھے تم سے محبت ہے، اور بے حد محبت ہے۔۔۔۔

شاید ہی اس دنیا میں کسی مرد نے کسی عورت سے اتنی محبت کی ہو گی جتنی مجھے تم سے محبت ہے شیریں

جزیل شاہ آج اظہار کر رہا تھا اور شیریں ساکت ہوئے سب سن رہی تھی

آج اسکے پاس الفاظ نہیں تھے کہ کیا کہے؟؟؟

اور سب سے زیادہ تو مان اسکے ماموں نے توڑا تھا!!!

شیریں روتے روتے جزیل شاہ کے گلے لگی!!شاہ پلیز مجھے معاف کردیں میں اپنے ماموں کی طرف سے معافی مانگتی ہوں،وہ اتنے درندے ہو سکتے ہیں؟؟؟

نہیں جانم!!! تمہیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں!!اب بس ان ظالموں سے انتقام لینے کا وقت آگیا ہے جزیل شاہ نے شیریں کو اپنے سینے میں اور زور سے بھینچا!!!!اور اسکے بال سہلانے لگا۔۔۔۔۔۔۔

شیریں آہستہ سے الگ ہوئی،اور جزیل شاہ کے آنسو صاف کیئیے۔۔۔

آپ بہت اچھے ہیں شاہ اسی دن مجھے بھی اچھے لگنے لگے تھے جب آپ نے مجھے اس دن ریسٹورنٹ میں ارمان ملک کے سامنے اپنا ہونے کا احساس دلایا۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا اچھا جی!!تو شیریں میڈم کو مجھ سے محبت ہونا شروع ہو گئی ہے؟؟ جزیل شاہ زور سے قہقہ لگاتا اسے تنگ کرنے لگا

نہیں جی اب اتنی بھی بات نہیں جناب!!!بس تھوڑے تھوڑے اچھے لگنے لگے ہیں شیریں نے جلدی سے صفائی پیش کی

ہاہا ٹھیک ہی جانم!!دیکھنا ایک دن ضرور تمہیں مجھ سے محبت ہو گی!!

شیریں بس مسکرا ہی سکی۔۔۔

اچھا جاؤ اب سو جاؤ!!! صبح تمہیں یونیورسٹی بھی جانا ہے میں نے وائس چانسلر کو کال کر دی تھی،تم صبح یونیورسٹی جانا ازلان کے ساتھ اب کافی رات ہو گئی ہے سو جاؤ

جاؤشاباش!! جزیل شاہ نے اسکے گال تھپکائے!!اور شیریں اٹھتی بیڈ پہ آکر لیٹ گئی،۔۔۔

آنکھیں موندے جزیل شاہ اور اپنے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔ایک انجان مسکراہٹ شیریں کے لبوں پہ بکھری

پھر آہستہ آہستہ گہری نیند میں کی وادیوں میں چلے گئی!!!

*****************

ابرار کو ہوش آیا تو درد اور تکلیف سے کراہا!!

نزیر احمد پاس ہی کرسی میں بیٹھے ابرار کے ہوش میں آنے کا انتظار کرتے ہوئے سو چکا تھا جب ابرار کے کراہنے کی

آواز آئی اور نزیر احمد کی آنکھ کھلی!!!

ابرار میرے بچے؟؟تم ٹھیک تو ہو نہ؟؟؟نزیر احمد فوراً اٹھا اور ابرار کے گال تھپکانے لگا

ابا بہت درد ہو رہا ہے

آآاااہہہہہ!!ابرار پھر کراہا

میرے بچے برداشت سے کام لو بہت جلد تم ٹھیک ہو جاؤ گے!!!!

نزیر احمد نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

ابا اماں کہاں ہے؟؟؟؟ابرار نے اپنی اماں کو نہ پا کر پوچھا

ابرار وہ وسیم ملک سے اپنے ساتھ لے گیا ہے نزیر احمد نے روتے ہوئے کہا

ک ک کیا؟؟؟ابا آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟

وہ درندہ پتہ نہیں میری ماں کے ساتھ کیا کرے گا، میں ابھی اپنی ماں کے پاس جا رہا ہوں ابرار نے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی جب ایک درد کی لہر اٹھی اور ابرار کو کراہنے پہ مجبور کر گئی

آاااااہھھک !! ابا مجھے یہاں سے اٹھائیں، پلیز یہاں سے اٹھائیں مجھے اپنی ماں کے پاس جانا ہے

ابرار نے التجاء کی۔۔۔

ابرار میرے بچے یہ سب ہمارے گناہوں کی سزا ہے... ہم اپنی زندگی میں گناہ کرتے گئے یہ بھول بیٹھے تھے کہ اللہ نے اگر ظالموں کی رسی ڈھیلی چھوڑی ہے تو ایک دن اللہ اس رسی کو ضرور کھینچے گا

دیکھو !! تمہاری ٹانگ کٹ گئی، تمہاری ماں ایک ظالم کے شکنجے میں ہے اور میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہا۔۔۔ ہم نے ایک یتیم کا بہت دل دکھایا ہے، ہم نے اللہ کی بندی کا بہت دل دکھایا ہے ابرار یہ اسی گناہوں کی سزا ہے

نزیر احمد رو رہا تھا، ندامت کے آنسو آج اسکے گناہوں کی یاد دہانی کروا رہے تھے

ابرار کی آنکھوں سے بھی ایک آنسو ٹوٹا !!! ابا آپ ٹھیک کہتے ہیں جیسا کرو گے ویسا ہی بھرو گے میں نے شیریں کے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی اور آج دیکھو میری ماں کے ساتھ بھی ویسا ہی ہو رہا ہے

ابرار نے نزیر احمد کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر ان اپنے گناہوں کا اقرار کیا،

آج دونوں باپ بیٹا اپنے گناہوں کا اقرار کر رہے تھے !! لیکن اقرار کرنے سے جو انصاف ہونا ہے وہ ٹل تھوڑی جائے گا؟؟؟

******************

ارمان ملک اپنے فارم ہاؤس میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا

غصہ آنکھوں سے جھلک رہا تھا......

اس جزیل شاہ کو تو میں چھوڑوں گا نہیں سالا میری ہر اس چیز کو اپنی بنا لیتا ہے جو مجھے پسند آتی ہے!!! لیکن بس جزیل شاہ اب بس....

یہ کھیل تم نے شروع کیا ہے ختم میں کروں گا!! ارمان ملک نے شراب کی بوتل کو زور سے نیچے پھینکا جسکے شیشے فرش پہ چار سو پھیل گئے!!!

Ohhh Come On Arman Malik!!!

مایا جو ارمان ملک سے ملنے آئی تھی اسکی باتیں سن کر خوش ہوئی۔۔۔۔۔

اور شیشہ مایا کے شوز کے ساتھ بھی آ لگا۔۔۔اور مایا نے جھک کر اس شیشے کو اٹھایا!!!.....

تم؟؟ تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟ ارمان ملک سے غصے سے پوچھا

میں اپنے دوست سے ملنے آئی ہوں، تمہارے گھر گئی تھی لیکن تمہیں وہاں نہ کر پا کر یہاں آ گئی کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ تم فارم ہاؤس میں ہی ہو گے مایا نے مسکرا کر اپنے بالوں کو آگے کرتے ایک ادا سے کہا

بولو کیا کام ہے؟؟؟ مجھے پتہ ہے تمہارا ضرور کوئی مقصد ہو گا یہاں آنے کا... کیونکہ میں جانتا ہوں تم بغیر مقصد کے کبھی بھی یہاں نہ آتی

ارمان ملک نے نقاہت سے صوفے پر بیٹھ کر کہا!!!!

Ohoo Arman I'm your Best Freind!!!

اب میں اپنے دوست کی مدد بھی نہیں کر سکتی؟؟مایانے منہ بناتے خفگی سے کہا

کیسی مدد؟؟؟ارمان ملک سیدھا ہو کر بیٹھا

ارمان اس دن میں نے تمہاری آنکھوں میں شیریں کے لیئے پسندیدگی دیکھ لی تھی،اور یقین مانو شیریں بس تمہارے ساتھ ہی بچے گی وہ تمہارے لیئے ہی بنی ہے

مایانے اور مرچ مصالحہ لگا کر معصوم چہرہ بنا کر کہا!!!!

تو اس میں تم کیا مدد کر سکتی ہو؟؟ارمان ملک نے ابرو اچکائے؟؟؟؟

میں شیریں کو تمہارا ہونے میں مدد کر سکتی ہوں!!

بہت جلد شیریں تمہارے قبضے میں ہو گی۔۔۔پھر چاہے تو نکاح کرنا یا چاہے تو مزے لے کر مار دینا

مایانے آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا!!!

تم کیسے مدد کرو گی میری؟؟؟ارمان نے راز والے انداز میں پوچھا

وہ بس تم مجھ پہ چھوڑ دو!!!بس جیسا میں کہوں گی ویسا کرتے جانا۔۔۔۔

مایانے بھی ویسے ہی انداز میں کہا

Okay Let's See

ارمان نے کندھے اچکائے



Urdu Novels Ghar

بس اب بہت جلد شیریں تمہارے پاس تمہارے بیڈ پہ ہو گی

آہاں؟؟؟ارمان ملک نے ابرو اچکائے

Yess My Darling friend!!!

پھر کر طرف دونوں کے قہقے گونجے!!!!

اگلی صبح شیریں کی آنکھ جلدی کھل گئی!!یونیورسٹی جانے سے آج پہلی دفعہ اسکا دل گھبرا رہا تھا۔۔۔۔

پتہ نہیں میں کیسے سامنا کروں گی سب کا،شیریں دکھ سے بس سوچ ہی سکی۔۔۔

فجر کی نماز پڑھ کر وہ لان میں ٹہلنے لگ گئی جزیل شاہ سویا ہوا تھا اسے ڈسٹرب کیئے بنا وہ باہر لان میں آگئی۔۔۔

اللہ میرے لیئے آسانی پیدا کر شیریں نے آسمان کی طرف دیکھ کر دعا کی،آہستہ آہستہ سورج کی کرنیں نکلنا شروع ہوئیں تو وہ اندر آگئی اور اماں بی کے ساتھ کیچن میں تیاری کروانے لگی ناشتے کی۔۔۔

جزیل شاہ نے تو لیٹ جانا تھا آفس جب کہ شیریں اور ازلان شاہ نے جلدی 9 بجے یونیورسٹی پہنچنا تھا اس لیئے شیریں جلد ہی اٹھ کر کیچن میں ناشتے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں بی بی آپ جا کر تیار ہو جائیں میں ناشتہ میز پہ لگا دوں گی اماں بی نے شیریں کو شفقت بھری نظروں سے دیکھ کر کہا

ٹھیک ہے اماں بی میں نے یہ آملیٹ اور فریش جوس تیار کر دیا ہے آپ بریڈ وغیرہ کو دیکھ لیں میں جا کر تیار ہو جاؤں اور آپ پلیز ازلان بھائی کو بھی اٹھا لیں تاکہ وہ بھی آج ٹائم یونیورسٹی پہنچ سکیں میرے ساتھ۔۔۔۔۔

ہاہاہا ٹھیک ہے بی بی جی آپ بے فکر رہیں اماں بی نے جواب دیا اور شیریں باہر جانے کے لیئے مڑی جب کچھ یاد آنے پہ اچانک اماں بی کو آواز دی

اماں بی ہاں یاد آیا شاہ تو لیٹ آفس جاتے ہیں تو ابھی کے لئے آپ میرے لیئے اور ازلان شاہ کے لئے ناشتہ لگوا دیں جب شاہ اٹھیں گے تو انکے لیئے بعد میں ناشتہ لگوا دیجیے گا شیریں نے ہدایات دیں

جی ٹھیک ہے میں ایسا ہی کروں گی اماں بی مسکرائیں !!!!

اور شیریں بھی مسکرا کر اپنے کمرے میں جانے لگی۔۔۔۔

شیریں کمرے میں داخل ہوئی تو 8 بج رہے تھے جلدی سے وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگی جب واشروم سے جزیل شاہ فریش ہو کر باہر نکلا۔۔۔ بنا شرٹ کے صرف ٹراؤزر پہنے ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے آپکا تجزیہ کرنے لگا

شیریں جب کپڑے نکال کر وارڈروب بند کرتی واشروم جانے کے لیئے مڑی تو سامنے جزیل شاہ کو دیکھ کر ٹھٹھکی !!!

اور آنکھیں کھولے جزیل شاہ کو دیکھنے لگی جو بنا شرٹ کے ٹراؤزر پہنے ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑا تھا

جیسے ہی جزیل شاہ نے شیریں کو گھورتے ہوئے دیکھا تو ابرو اچکائے

شیریں نے جلدی سے اپنی آنکھوں پہ دونوں ہاتھ رکھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چھیییییی!!!!آپکو شرم نہیں آتی؟؟ایسے ہی باہر آ گئے ہیں۔۔۔

جلدی سے کپڑے پہنیں شیریں نے شاکڈ کی کیفیت میں کہا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہااللہ!!

Seriously??

نہیں میرا مطلب شیریں؟؟ہاہاہاہا!!!!.....

جزیل شاہ اسکی اچانک اس حرکت سے محفوظ ہوا اور زوردار قہقہہ لگایا!!!

شیریں میں بس شرٹ لیس ہوں۔۔۔۔اور تم یہ ریکشن دے رہی ہوں۔۔۔۔۔ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں۔۔۔ جزیل شاہ نے ذومعنی بات کی اور دوبارہ ایک فلک شگاف قہقہہ پورے کمرے میں گونجا

کیا مطلب کچھ کیا نہیں؟؟آپ شرٹ کے بغیر کمرے میں آئیں ہیں آپکو شرم نہیں آرہی شیریں کے گال شرم سے لال ٹماٹر کی طرح پھول گئے شیریں نے اپنے ہاتھوں کو نیچے کر کہ جزیل شاہ سے کہا۔۔۔۔

جزیل شاہ اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔۔

ادھر ہی رہیں پہلے شرٹ پہن کر آئیں جلدی سے شیریں نے دوبارہ اپنے آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کر بے بسی سے کہا

اتنے میں جزیل شاہ نے شیریں کو اپنی طرف کھینچا اور شیریں چوڑے سینے سے جا ٹکرائی۔۔۔۔۔

جزیل شاہ نے اسکے ہاتھ نیچے کیئے

جانم ؟؟؟؟

شیریں کی آنکھیں ہنوز بند تھیں !!!

جانم ادھر تو دیکھو میری طرف ؟؟ شیریں نے آنکھیں آہستہ سے کھولیں

جانم میں سارا کا سارا تمہارا ہوں۔۔۔

اب سے عادت ڈال مجھے ایسے دیکھنے کی جزیل شاہ نے ذو معنی بات کی لیکن شیریں کے سر سے گزری وہ بس اسکی شاک میں تھی وہ شرٹ لیس ہے۔۔۔۔

جزیل شاہ نے اسکی آنکھوں پہ لب رکھ دیئے۔۔ شیریں تو شرم سے چور، دل کیا کے یہاں سے بھاگ جائے

پلیز چھوڑدیں مجھے !! شیریں روہانسی ہوئی

جانم ؟؟ تمہیں میں نے چھوڑنے کے لیے تو نہیں پکڑا جزیل شاہ اس سے محفوظ ہوتا اسکی لونگ پہ لب رکھتا بولا !!

اور شیریں کو ایسا لگا جیسے کسی نے کوئی تپتی چیز اسکی لونگ پہ رکھ دی ہے۔۔۔۔۔

پلیز شاہ آپ شرٹ پہنیں جاکر اور مجھے چھوڑیں میں نے یونیورسٹی بھی جانا ہے۔۔۔۔۔

اچھا ایک شرط پہ چھوڑوں گا۔۔۔

جزیل شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

پہلے وعدہ کرو کہ تم شرط مانو گی۔۔ جزیل شاہ نے اس پہلے تصدیق چاہی۔۔۔ !!!

ہاں ٹھیک ہے میں ہر شرط ماننے کے لیئے تیار ہوں ابھی کے لئے چھوڑدیں مجھے !!

ایسے کیسے پہلے شرط پوری کرو

"اچھا بتائیں کیا شرط ہے ؟؟"

تمہیں مجھے میرے گال پہ کس کرنا ہو گا جزیل شاہ نے چہرے پہ اطمینان لاتے ہوئے کہا

Whatttt???

No Never I can't Do this!!!

شیریں شاکڈ ہوتی فوراً بولی

Yes you Can do this Janam

میں تمہارا شوہر ہوں اب اتنا تو حق بنتا ہے نہ میرا

چلو شاباش مجھے ایک سویٹ سی کس چاہیے یہاں جزیل شاہ نے اپنے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں شاہ نا کریں نہ ایسا شیریں اب واقعی میں روہانسی ہوئی۔۔۔۔

ٹھیک ہے اگر تمہارا ارادا آج یونیورسٹی نہیں جانے کا تو میں بھی آج آفس جانا کینسل کر دیتا ہوں آج ہم اس کمرے میں ایک ساتھ وقت گزاریں گے جزیل شاہ نے کندھے اچکائے !!!

شیریں ابھی بھی اسکے سینے کے ساتھ لگی ہوئی تھی اور اپنے آپکو چھڑوانے کی تگ ودو کرنے لگی

ٹھیک ہے میں وائس چانسلر کو کال کر دیتا ہوں کہ شیریں آج نہیں آرہی وہ میرے ساتھ آج اپنا وقت گزارنا چاہتی ہے وہ کل آئے گی؛!

اوکے اوکے میں کرتی ہوں کس !!

آپ پلیز اپنی آنکھیں بند کریں پہلے !!

ہاہاہاٹھیک ہے میں اپنی آنکھیں بند کرتا ہوں

اور جزیل شاہ نے آنکھیں بند کر دیں اور انتظار کرنے لگا۔۔۔

شیریں نے کپکپاتے ہونٹ جزیل شاہ کے گال پہ رکھ دیئے۔۔۔۔۔۔۔ جزیل شاہ نے ایک لمبا گہرا اسانس لیا جیسے وہ اس لمس کو محسوس کرنا چاہتا ہو۔۔۔

اوکے اب تو چھوڑ دیں شیریں نے رونے کی صورت بنا کر کہا۔۔۔۔۔۔۔

اور جزیل شاہ نے شیریں کی گال پہ کس کرتے ہوئے اسے آزاد کیا شیریں لال گال لیتی وہاں سے واشروم کی طرف بھاگی

اور پیچھے ایک زوردار قہقہہ کمرے میں گونجا....

*****************

اماں بی میرا ناشتہ تو لگوا دیں پلیز

ازلان شاہ مہرون شرٹ پہنے اور ساتھ کنٹراسٹ بلیک جینز پہنے بالوں کو جیل لگا کر برانڈڈ واچ پہنے نک سک تیار نیچے آیا اور اماں بی کو آواز لگا کر ڈائننگ ٹیبل کی ایک کرسی کھینچ کر بیٹھا !!!

اماں بی بھابھی نہیں اٹھیں ابھی؟؟انہوں نے یونیورسٹی نہیں جانا؟؟اماں بی جب ناشتہ لے کر آئیں توازلان شاہ نے پوچھا

جی چھوٹے صاحب شیریں بی بی اٹھ گئیں ہیں اور وہ تیار ہونے کے لئیے گئی ہیں

اماں بی نے بتایا

اوہہہ ٹھیک ہے اماں بی ازلان شاہ نے مسکرا کر کہا

اتنے میں جزیل شاہ بھی نیچے آیا بلیک تھری پیس سوٹ میں جیل لگا کر سلیقے سے بالوں کو سیٹ کیا ہوا تھا۔۔۔ہلکی ہلکی بیئیرڈ،وہ کسی ریاست کا شہزادہ ہی تو لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اماں بی مجھے بس فریش جوس دے دیں باقی لنچ میں آفس جا کر کر لوں گا!!!!

جزیل شاہ نے آتے ہی اماں بی کو آواز لگائی!!!!

ارے بھائی آپ آج جلدی اٹھ گئے؟ایسے جب میرے یونیورسٹی جانے کا ٹائم ہوتا ہے تب آپ سوئے ہوئے ہوتے ہیں رات کو کبھی آپ لیٹ آتے ہیں جب میں آؤں تو آپ بزی ہوتے ہیں ازلان شاہ نے جیسے شکوہ کیا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں ازلان بس تھوڑی مصروفیات تھیں میرے بھائی اب میں فارغ ہو گیا ہوں تو آج سے ہم سب مل کر ناشتہ کیا کریں گے جزیل شاہ نے کرسی کھینچتے ہوئے مسکرا کر کہا

Okay Bro ...

ازلان بھی مسکرایا

بھائی آج بھابھی نے یونیورسٹی جانا ہے ؟؟؟

ازلان نے ناشتہ کرتے پوچھا

ہاں جانا ہے میں جاؤں گا اسے چھوڑنے۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے بھائی !! چلیں پھر اکٹھے ہی نکلتے ہیں۔۔۔۔۔ازلان شاہ مسکرا کر کہا

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم !!! شیریں لائٹ پنک قمیض پہنے اور وائیٹ ٹراؤزر پہنے وائیٹ دوپٹہ سے حجاب کیئے اور بلیک چادر لیتی نیچے آئی۔۔۔۔۔اور سلام کرتی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی

وعلیکم السلام !! بھابھی کیسی ہیں آپ ؟؟ازلان شاہ نے جوش سے کہتے جواب دیا

جی بھائی میں ٹھیک ہوں۔۔۔شیریں مسکرائی۔۔

جزیل شاہ کی نظریں مسلسل شیریں پر تھی شیریں کو سفید رنگ میں دیکھ کر جیسے ساکت ہو گیا ہو

سفید رنگ جیسے شیریں کے لیے خاص طور پر بنا ہو۔۔۔۔۔

سفید رنگ میں وہ سفید پھول ہی تو لگ رہی تھی ،ایک نورانی چہرہ۔۔۔۔۔

شیریں جزیل کی مسلسل نظروں کو اپنے اوپر محسوس کرتی کنفیوز ہوئی۔۔۔اور جزیل شاہ کو ایک زبردست گھوری سے نوازا

جزیل شاہ کے لبوں پر ایک جاندار مسکرہٹ آئی۔۔۔۔

ازلان شاہ نے اسی وقت اس کاروائی کو دیکھا اور گلہ کھنکار کر انکو اپنی طرف متوجہ کیا

آہاں آہاں ؟؟؟ تو یہاں کھلے عام رومانس جھاڑا جارہا ہے۔۔۔۔۔ بھئی ہم سنگل لوگوں کا بھی خیال کر لیا جائے !!!

ہمیں کیوں جلایا جارہا ہے ؟؟؟ ازلان شاہ ناراض ہونے کا ناٹک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تو چھوٹے صاحب آپ بھی کر لیں نہ شادی !!! آپکو اگر کوئی لڑکی پسند ہے تو ہمیں بتاؤ ہم آج ہی اسکے گھر رشتہ لے کر جاتے ہیں کیوں شیریں ؟؟؟

جزیل شاہ نے شیریں کو مخاطب کرتے ہوئے ازلان شاہ نے کہا !!!

ہاں ہاں ضرور میں بہت جلد ایک لڑکی بتاؤں گا بس ابھی وہ خود تو مان جائے ازلان شاہ نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا

۔۔۔۔۔۔

بس بس یہ سستے عاشقوں والی باتیں بند کرو اور پڑھائی پر توجہ دو ابھی جزیل شاہ نے ہلکا سا ڈانٹ کر کہا اور ناشتہ کرنے میں مشغول ہو گیا

کھڑوس خود تو کر لی ہے شادی مجھے کیا سنگل مارنے کا ارادہ ہے ؟؟ ازلان شاہ بس مسکرا ہی سکا

پھر تینوں ناشتہ کر کہ باہر آئے اور شیریں جزیل شاہ کے ساتھ اسکی بلیک فارٹیونر میں بیٹھی اور ازلان شاہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر تینوں ایک ساتھ یونیورسٹی روانہ ہو گئے !!!!

**********************

سمیعہ بیگم دروازے کے ساتھ لگ کر نیچے ہی بیٹھی سو گئی تھی جب اچانک دروازہ کھلنے پر اسکی آنکھ کھلی!!! اور وہ فوراً اٹھتی دوپٹہ لیتی پیچھے ہوئی

کمرے میں داخل ہونے والے شخص کو دیکھ کر اسکی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔۔۔۔

وسیم ملک منہ میں پان ڈالے حرام کا کھا کھا کہ اپنے پیٹ کی توند نکالے کمرے میں داخل ہوا اور جا کر بیڈ میں ٹانگ کے ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا۔۔۔

تمہیں خدا کا واسطہ ہے وسیم ملک مجھے جانے دو، پتہ نہیں میرا بیٹا کس حال میں ہو گا۔۔۔ تمہارے معاملات نزیر احمد کے ساتھ تھے تو اس حساب لو نہ میری کیا غلطی ہے سمیعہ بیگم وسیم ملک کے آتے ہی پھٹ پڑی

ہاہاہاہاہاہا تمہیں جانے دوں؟؟ ویسے تو بھی کسی سے کم نہیں ہے شیریں نہ سہی تم سہی تم سے بھی میرا اچھا بھلا دل بہل جائے گا،" وسیم ملک نے اسکے وجود کو گہری نظر سے دیکھتے ہوئے کہا"

کیا بکواس کر رہے تم؟؟ شرم نہیں آتی تمہیں۔۔۔

ہاہاہا کیسی شرم؟؟ ہم نے تو بس تمہیں پیار ہی کرنا ہے، وسیم ملک نے ہوس بھری نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔۔

تم ایک انتہا کہ گھٹیا اور واہیات انسان ہو!! اس وقت سے ڈرو وسیم ملک جب تم بھی میری طرح پکڑ میں آ گئے تو پھر راہ فرار کا کوئی راستہ نہیں ہو گا سمیعہ بیگم نے چلاتے ہوئے کہا

اس سے پہلے کہ سمیعہ بیگم وہاں سے بھاگتی۔۔۔ وسیم ملک نے جلدی سے اٹھ کر اسکی کلائی زور سے پکڑی اور بیڈ پر پھٹکا۔۔۔۔

سمیعہ بیگم نے جلدی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن وسیم ملک اس پہ حاوی ہو چکا تھا!!!

چھوڑو مجھے!!! کوئی ہے؟؟؟ خدا کا واسطہ میری مدد کرو سمیعہ بیگم روتی چلاتی وسیم ملک کے سینے پہ مکے مارتی اپنے آپکو چھڑوانے لگی۔۔۔۔

اتنے میں وسیم ملک نے اسکا دوپٹہ کھینچ کر دور پھینکا اور اس پر جھک کر اپنی ہوس مٹانے لگا۔۔۔

سمیعہ بیگم نے شیریں کے لیئے جو بویا تھا وہی تو کاٹ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****************

ارمان ملک ڈریسنگ کے آگے کھڑے ہو کر اپنی لک کو فائنل ٹچ دے رہا تھا جب اسی وقت مایا اسکے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔

Hello Honey!!!!

مایا بے تکلفی سے آکر سیدھا صوفے پر بیٹھی۔۔۔۔۔۔۔

براؤن بال کندھے میں پھیلائے، بلیو سمپل شرٹ جس پر لکھا تھا

"If you are bad,Than I'm your Dad"

اور ساتھ کنٹراسٹ سفید پینٹ پہنے، تین انچ کی کم از کم ہیل پہنے میک اپ سے اٹا چہرا اور ڈارک براؤن لپ اسٹک لگائے وہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہی تو لگ رہی تھی۔۔۔۔

بلاشبہ وہ حسین لڑکی تھی، لیکن میک اپ نے اسکی ساری نیچرل بیوٹی ختم کر دی تھی۔۔۔۔۔۔

ارمان ملک نے مایا کو اتنا بے تکلفانہ انداز سے کمرے میں آتے دیکھا تو اسکے چہرے پر واقعی میں ناگواری آئی!!!لیکن وہ اس ناگواری کو بڑی مہارت سے چھپا گیا

ہاں بولو مایا کیسے آنا ہوا؟؟؟

ارمان ملک نے جان چھڑوانے کے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

ارمان آج سنا ہے شیریں بھی یونیورسٹی جا رہی ہے،اور جزیل شاہ خود اسے یونیورسٹی چھوڑنے جائے گا تو سوچا میں بھی تمہاری یونیورسٹی چکر لگا لوں۔۔۔تا کہ آج ہی شیریں تمہارے حوالے ہو جائے۔۔۔

مایا نے شاطرانہ انداز میں کہا

کیا؟؟؟ تمہیں کس نے کہا کہ وہ آج یونیورسٹی جا رہی؟؟؟

Ohoo Come ON!!!

میرے گارڈز نے بتایا ہے،گارڈز نے انکا پیچھا کرتے بتایا کہ وہ یونیورسٹی جا رہی ہے

تو اچھا آج تو چڑیا بھی گھونسلے سے باہر نکل ہی آئی!!!ازلان شاہ نے داڑھی پر ہاتھ مارتے مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوس اور حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو چلو پھر!! یہاں دیر کیسی؟؟ہم بھی تو دیکھیں چڑیا کیسی ہوئی ہے.... قسم سے بہت دل اداس ہو گیا ہے ارمان ملک نے کمینگی سے کہا

ہاں ہاں تمہاری ہی ہے وہ!!! آج ہی کام نمٹا لینا اور اپنے پاس لے آنا اسے مایا نے اسے اور بھڑکایا اور دونوں لاؤنچ تک آئے

ارمان ملک اپنی گاڑی جب کہ مایا اپنی گاڑی میں بیٹھی اور دونوں یونیورسٹی کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔

*****************

جزیل شاہ کی گاڑی یونیورسٹی کی روڈ پر روانہ تھی جب شیریں نے گھبرائے ہوئے انداز میں جزیل شاہ کا مخاطب کیا۔۔۔۔۔۔

شاہ؟؟ آج مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔خوف واقعی اسکے چہرے پر عیاں تھا

Why Janam?????

جزیل شاہ نے حیرت سے پوچھا!!!

وہ وہاں ارمان ملک بھی ہو گا وہ پتہ نہیں کیا تماشہ لگائے گا آج!!

Ohoo my Angel!!!!

تم ایک بہادر لڑکی ہو!!! کچھ نہیں ہو گا مجھ پہ یقین رکھو، میں، جزیل شاہ اپنی راپنزل کو کچھ نہیں ہونے دوں گا جزیل شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

اور ہاں یاد آیا جزیل شاہ نے کچھ یاد آنے پر اپنے پاکٹ سے ایک ڈبہ نکالا اور شیریں کی طرف بڑھایا

اسے لے لو شیریں!! یہ موبائل ہے اس میں "میں" نے اپنا اور ازلان شاہ کا نمبر سیو کر دیا ہے، اور ایک "Chip" بھی لگا دی ہے جو میرے موبائل سے کنیکٹ ہے جو مجھے تمہاری لوکیشن کا پتہ بتاتی رہی گی۔۔۔۔ اور کوئی بھی پرابلم آنے پر تم مجھے یا ازلان شاہ کا کال کرنا جزیل شاہ اسکے گال تھپاتے بچوں کی طرح سمجھا رہا تھا اور شیریں ٹرانس کی کیفیت میں اپنے محسن کو دیکھ رہی تھی جو پتہ نہیں کب سے اسکی جان بن گیا تھا

شیریں مسکرائی!!! اور ڈبہ لے لیا!!!

Shah Thank You!!!!

تھوڑی دیر بعد شیریں نے آہستہ سے کہا

تھینک یو نہیں مجھے کچھ اور چاہیے!!! اتنے میں یونیورسٹی بھی آگئی اور گاڑی روکتے جزیل شاہ نے اسے کہا

کیا چاہیئے آپکو؟؟ شیریں نے معصومیت سے پوچھا اور اس معصومیت پر جزیل شاہ کو رج کے پیار آیا۔۔

مجھے یہاں کس چاہیئے!!! جزیل شاہ۔نے بچوں کی طرح اپنے دائیں گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

No No plzz No Shah!!!!

شیریں روہانسی ہوئی

Yess My Raupinzal!!!

شاہ نہیں نا کریں ایسے پلیززززززز !!!

اچھا ٹھیک ہے میں نہیں جانے دوں گا پھر ایسے شاہ نے جلدی سے دروازہ لوک کیا۔۔

شیریں نے جان چھڑوانے کے لیے جلدی سی اسکے گال پہ کس کی۔۔۔۔ مرتی کیا نہ کرتی!!! ایسے تو جان چھوٹنے والی نہیں تھی اسکی

یہ کیا اینجل؟؟ یہ تو چیٹنگ ہے!!! جزیل شاہ نے معصومیت سے کہا

ابھی کے لئے اتنا ہی نہ پلیز!! شیریں نے التجاء کی

اوکے آج میں اسکا بدلہ لوں گا اینجل!! اور کہتے ہی دروازہ ان لوک کیا اور شیریں جلدی سے بیگ لیئے اتر گئی!!!!

جزیل شاہ نے بھی مسکرا کر گاڑی سٹارٹ کی اور آفس کے لیئے نکل گیا

************

دور کھڑی مایا کی گاڑی میں سے مایا نے شیریں کو جزیل شاہ کی گاڑی سے نکلتے ہوئے دیکھا

جلن اور حسد نے اسکا تب تک پیچھا کیا جب تک وہ اندر نہ چلے گئ

Bloody Girl!!!

مایا نے غصے سے اسٹیئرنگ پہ ہاتھ مارتے اسے گالی دی، اور پھر ایک شاطرانہ مسکراہٹ لئیے گاڑی سے اتر گئی

شیریں یونیورسٹی اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف جاتے ہوئے بھاری اور بوجھل قدموں سے کوریڈور سے گزر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔



Urdu Novels Ghar

سٹوڈنٹس کا ہجوم اسے اور پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا یہ نہیں کہ وہ پہلے اس یونیورسٹی، اس کوریڈور سے نہ گزری ہو لیکن جو واقعات اسکے ساتھ ہو چکے تھے اس کے بعد اسکے دل میں ایک انجانا سا خوف بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

آہستہ سے قدم لیئے وہ اپنی کلاس روم کے پاس پہنچتی ہے کہ سامنے سے آتی ارم اسے دیکھتی جیسے چلا ہی اٹھی۔۔۔!!!!!!

شیییرین؟؟؟

What a pleasant Surprise

Yaaar How are you???

کہاں غائب تھی تم؟؟؟

تمہیں پتہ ہے میں نے تمہارے ماموں کے گھر بھی پتہ کروایا تھا لیکن انھوں نے کہا کہ تم مر گئی ہو، میں اس بکواس بات پر یقین نہیں کرتی تھی

شیریں تم سوچ نہیں سکتی میں نے تمہیں کتنا یاد کیا ارم کے آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں کو دیکھتے ہی جیسے وہ آپے سے باہر ہو گئی اور ایک ہی لمحے میں سوالوں کی بوچھاڑ شروع کر ڈالی

ارم وہ میں۔۔۔۔

اچھا مجھے بتاؤ کہ تم کہاں تھی؟؟ کیسی تھی؟؟؟ اور ماموں لوگ کیسے ہیں؟

میں نے تمہیں بہت یاد کیا ارم نے شیریں کو گلے لگاتے بہت اکسائیٹڈ ہوتے ہوئے کہا

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے تم ٹھیک ہو،۔۔۔۔۔۔

ہاں میں نے بھی تمہیں بہت یاد کیا تھا شیریں فقط مسکرا ہی سکی۔۔۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اسکی کیفیت کیا ہے؟؟ وہ خوش ہوئے یا پھر روئے؟؟

لیکن ارم کی اتنی چاہت کی وجہ سے وہ تھوڑا ریلیکس ہوئی۔۔۔۔

چلو آؤ کلاس میں چلیں ویسے بھی تمہارا اتنا حرج ہو گیا ہے اور فائنلز بھی قریب ہیں، باقی کی باتیں ہم کلاس کے بعد کریں گے ارم نے مسکراتے ہوئے اسے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کلاس میں داخل ہوتے ہی باقی سٹوڈنٹس کا بھی کوئی ارم سے الگ حال نہیں تھا باری باری سب شیریں کا حال پوچھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

پھر سر وجدان کی کلاس کے بعد دوسری کلاسز ہوئیں اور وہ دونوں کینٹین میں آ گئیں

آج پہلی دفعہ ہوا تھا کہ شیریں کا دل نہیں لگ رہا تھا کلاس میں اسکے بس میں ہوتا تو وہ یہاں سے فوراً بھاگ جاتی لیکن فائینلز کا سوچ کے اپنے خیال کو جھٹک دیا

کینٹین میں آتے ہی ارم نے فرائز اور دو کولڈ ڈرنکس منگوائیں۔۔۔۔۔

یار شیریں اب کچھ بول بھی لو، کلاس میں بھی تم گم صم بیٹھی تھی ارم نے اکتائے لہجے میں کہا

ارم کیا بتاؤں میں تمہیں؟؟ زندگی تو میری پوری بدل گئی ہے شیریں جزیل شاہ کا سوچتے مسکرائی۔۔۔۔۔

آہاں آہاں یہ اتنا کس کو سوچ کے مسکرایا جارہا ہے؟؟ ارم نے چھیڑتے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

اچھاشروع سے بتاؤ کیاہواتھا؟؟ کہاں غائب ہوگئی تھی۔۔۔۔۔

پھر شیریں نے شروع سے لے کر آخر تک سب کہہ ڈالااور ارم شاکڈ کی کیفیت میں سب سن رہی تھی

Whatt???

Are you Married Now???

مجھے یقین نہیں آرہاکہ شیریں تم شادی شدہ ہو، میرے جیجو کیسے ہیں؟؟ تمہاراخیال رکھتے ہیں؟؟ارم جہاں شاکڈ تھی وہاں ہی ایک طرف سے خوش تھی کہ چلو جہنم سے تو نکلی ہے نہ شیریں۔۔۔

ہاں "شاہ" بہت اچھے ہیں، میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔۔۔ کبھی کبھی میں سوچتی ہوں کے میں نے کونسی ایسی نیکی کی ہے کہ اللہ نے مجھے شاہ کی صورت میں اتنااچھاصلہ دیاہے

کب وہ میری زندگی کاایک اہم حصہ بن گئے مجھے پتہ بھی نہیں چلاشیریں مسکراتے سب کہتی جارہی تھی۔۔۔۔

شیریں یہ تمہارے صبر کااجر ہے۔۔۔ تم نے صبر کیاہے تواللہ نے اتنااچھاریوارڈ دیاہے تمہیں۔۔۔۔

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

)القرآن(

ارم نے دل سے خوش ہوتے ہوئے شیریں سے کہا

بے شک۔۔۔ شیریں نے اپنی گود میں رکھے ہاتھوں کو دیکھتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

**************

واہ دونوں میں کیا باتیں ہو رہی ہیں ؟؟

ابھی وہ دونوں باتیں کر رہی ہوتیں ہیں کہ ازلان شاہ وہاں آپہنچا۔۔۔

شیریں مسکرائی۔

کچھ نہیں بھائی بس بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔

ارم منہ کھولے دونوں کو دیکھ رہی تھی کبھی شیریں کو دیکھتی کبھی ازلان کو دیکھتی کہ یہاں ہو کیا رہا ہے

منہ بند کر لو محترمہ نہیں تو مکھی چلے جائے گی ازلان نے ارم کو حیرت میں دیکھا تو مزاق اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

What is this Mis Sheeerein???

تم دونوں کیسے جانتی ہو ایک دوسرے کو۔۔۔۔

جہاں تک مجھے یاد ہے اس دن بس لائبریری میں بس سرسری سی ملاقات ہوئی تھی ہماری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم اس ڈفر، اور لوفر انسان سے اتنا کیوں فری ہو رہی ہو؟؟

ارم نے مصنوعی غصے سے کہا

ایکسیوزمی؟؟ یہ ڈفر کس کو کہا؟؟؟

ازلان نے بھی مصنوعی غصے سے کہا

آپ کو اور کس کو؟؟

ارم نے کندھے اچکائے۔۔۔۔۔

میڈم پوری یونیورسٹی کی لڑکیاں مجھ پہ مرتی ہیں خاصا ہینڈسم بندہ ہوں میں۔۔۔۔

ہاں وہ مر ہی جائیں تو اچھا ہے ارم نے بھی چڑانے کے انداز میں کہا

شیریں تو بیچاری کبھی ازلان کو دیکھتی کبھی ارم کو کہ یہ دونوں لڑکیوں رہیں ہیں

چلیں بھابھی ہم گھر چلیں ازلان نے منہ چڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

Wait what???

Bhabhii????

ارم چلا اٹھی۔۔۔۔۔۔۔

Yess she is my Sweet and Piyarii Sii Bhabhii!!!

ازلان نے بھی اسی انداز میں کہا

شیریں مجھے بتاؤ گی کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟؟

ارم شاہ ازلان کے بڑے بھائی ہیں۔۔۔۔

شیریں نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ارم ایک دفعہ شاکڈ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنے میں شیریں کے موبائل میں رنگ ہوئی۔۔ شیریں موبائل میں جگمگاتا نمبر دیکھ کر مسکرائی اور دونوں سے ایکسکیوز کرتی وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔۔

توتم شیریں کے دیور ہو؟؟؟

شیریں کے جاتے ہی ارم نے ازلان سے پوچھا جو کرسی کھینچ کہ اسکے پاس بیٹھ چکا تھا

Yesss !!!

ازلان نے احسان چکانے والے انداز میں کہا

Ohh God!!!!

یہ شیریں کو بھی یہی ملا تھا لوفرانسان جواب اسکا دیور بن گیا ہے

ارم بڑبڑائی !!!!!

ایکسکیوز می؟؟ یہ آپ کیا بڑبڑا رہی ہیں؟؟ ذرا اونچا بولیں، یاں پھر آپ مجھ سے ڈرتی ہیں؟؟ ازلان نے اسکے تھوڑا قریب ہوتے کہا

چھیسی پیچھے ہٹو لوفرانسان، اگر تم شیریں کے دیور نہ ہوتے تو میں تمہارا ابھی قتل کر دیتی ارم نے پیچھے ہوتے منہ بنا کہ کہا

میڈم قتل تو آپ میرا کر چکی ہیں!!! بس آپ تیار ہو جائیں آپ بھی بہت جلد اس غریب کے گھر ہوں گی ازلان نے سینے پہ ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

بندہ کتا پال لے، بلی پال لے لیکن غلط فہمی نہ پالے۔۔۔ تمہارے گھر تو میں کبھی نہ آؤں خاص کر جب تم گھر ہوئے۔۔۔۔۔۔ارم نے چڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

یہ تو وقت ہی بتائے گا ازلان نے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے اسکی چہرے کو غور سے دیکھا

اتنے میں فرائیز اور کولڈ ڈرنکس آ گئیں۔۔۔۔!!!!

Ohh Waooo it's For Mee???

ازلان نے ایک کولڈ ڈرنک اور کچھ فرائز جلدی سے پکڑ کر منہ میں ڈالتے ہوئے کہا

ڈفر تو تم پہلے ہی تھے، چول بھی ہو یہ اب پتہ چل گیا

چلو اٹھو یہاں سے جا کر اپنے پیسوں کی فرائیز لو ارم نے تقریباً چلاتے ہوئے کہا اور جلدی سے فرائز اور کولڈ ڈرنک کو پکڑ کر اپنی گود میں رکھ لیا

اور ازلان ایک قہقہہ لگاتا وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔۔ارم نے اسکے اٹھنے پہ شکر ادا کیا۔۔۔

*************

شیریں وہاں سے اٹھتی ذرا سائیڈ پہ آ گئی اور فون ریسیو کرتے ہیلو کہا!!!!

ہیلو جانم؟؟؟؟ جزیل شاہ کی آواز دوسری طرف گونجی

کیسی ہو؟؟؟؟

میں ٹھیک آپ کیسے ہیں؟؟ شیریں مسکرائی

تمہارے بنا کیسا ہوں گا؟؟ جزیل شاہ نے سوال پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اممممم یہ تو آپکو پتہ ہو؟؟ شیریں کو جیسے اس گفتگو سے مزا آ رہا تھا

بہت براہوں میں شیریں!!!بہت مس کر رہا ہوں

جزیل شاہ کی خمار آلودہ آواز آئی

شاہ ابھی تو میں نے آجانا ہے!!!بس چھٹی ہونے ہی والی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوکے پھر میں آرہا ہوں تم تیار رہنا

شاہ پر ابھی چھٹی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔شیریں نے احتجاج کیا

تو کیا؟؟اگر نہیں ہوئی جزیل شاہ نے اسکے کہنے پہ سوال کیا

Wait only 10 minutes

I will be there within 10 minutes Alright???

جزیل شاہ نے فوراً اٹھتے گاڑی کی چابی پکڑتے شیریں کو ہدایت کی

Okay I'm waiting!!!!

شیریں نے منہ بنائے آرام سے کہااور فون بند کر دیا۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ فون بند کرتی پیچھے مڑی کی تھی کہ کسی کے ساتھ زوردار ٹکر ہونے سے بچی

اور شیریں سامنے موجود شخص کو دیکھ کر ایک دم ساکت ہوئی۔۔۔۔۔

کیسی ہو مس شیریں رانا؟؟؟؟

ارمان ملک نے آنکھوں سے گوگلز اتار کر تنزیہ مسکراہٹ سے پوچھا

اوراس وقت شیریں کو دنیا کی زہریلی ترین ارمان ملک کی مسکراہٹ لگی

You know what????

ارمان ملک اسکے قریب ہوا

میں نے تمھیں بہت یاد کیا تھا بہت تڑپا ہوں یار۔۔۔ چھوڑ دو اس جزیل کو اور آجاؤ میرے پاس قسم سے بہت پیار دوں گا ارمان ملک اپنے گھٹیا پن پہ اتر آیا تھا

شیریں کو اب وہاں گھٹن ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔ سائیڈ سے ہوتی نکلنے لگی جب ارمان ملک نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔اور دور کہیں کسی نے کیمرے میں یہ تصویر کو کلک کیا۔۔۔

شیریں کا ہاتھ اچانک اٹھا اور ارمان ملک کے منہ پہ چھوڑ گیا۔۔۔۔۔

شیریں اپنے آپکو چھڑواتے وہاں سے فوراً بھاگی۔۔۔۔۔

ارمان ملک غصے سے اسے جاتا دیکھ کر چلایا!!! کتنی دیر تک مجھ سے بچو گی؟؟ آج رات وعدہ کرتا ہوں تم میرے پاس ہو گی مس شیریں، جزیل شاہ اپنے گال پہ ہاتھ رکھ کر اپنے ہونٹوں کو بھینچتا بولا؟؟؟

مایا اسکے پاس شاطرانہ چال چلتی آئی!!!!! اور وہ تصویریں ارمان ملک کو دکھائیں جس میں شیریں اور ارمان ملک بالکل قریب تھی؛ تصویر دیکھنے والے کو یہی لگتا کہ وہ رضامندی سے ایک ساتھ ہیں

ارمان ملک ہنسا!!! ہاہاہاہاہا مایا تم تو بڑی کام کی چیز ہو یار!!!!

چلو یہ تصویریں اس جزیل شاہ کو بھیجو!! اور پھر اسکا ریکشن دیکھو

تب تک میں کوئی بندوبست کرلوں!!!!!!

ارمان ملک نے اپنے دوست کو کال ملائی،ہاں عادل؟؟سب کچھ تیار ہے نہ؟؟آج کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔۔ہمیں آج ہی اپناکام نمٹالیناچاہیئے

کل کس نے دیکھا ہے؟؟کل ہو نہ ہو!!!جو کام آج ہی نمٹ جائے وہ ہی بیسٹ ہی

پھر ایک زوردار قہقہہ گونجا!!!

فون بند کرتے اس نے مایا کو۔انکھ ماری۔۔۔مایاڈارلنگ سب کچھ ریڈی ہے بس اس چڑیا کو کسی طرح یونیورسٹی کے پیچھے گیٹ کی طرف لے جاؤتم۔۔۔۔۔

کیونکہ پیچھے کی طرف اتنارش نہیں ہوتا۔۔!!!!ارمان ملک نے مایا کو ہدایات دیں

Don't worry Arman Malik

Just wait and Watch!!!!!!

مایانے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بڑی ادا سے کہا۔۔۔پھر وہاں سے چلے گئی۔۔۔!!!!

***************

شیریں کال بند کرکہ ارم کے پاس جابیٹھی پھر ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہی ارم کے گھر سے کال آگئی

اوکے یار ڈرائیور لینے آگیا ہے مجھے میں چلتی ہوں تم یہیں بیٹھو!!!

تمھیں کب تک لینے آئیں گے؟؟ارم نے بیگ کندھے پہ ڈالتے شیریں سے پوچھا

ہاں بس آنے والے ہی ہوں گے !!!تم چلی جاؤمیں یہاں بیٹھ جاتی ہوں شیریں نے کہا۔۔پتہ نہیں ازلان بھائی کہاں چلے گئے ہیں۔۔۔اس نے ارم اے پوچھا

پتہ نہیں یار وہ یہاں سے اٹھ کر باہر کی طرف ہی گیا تھا کیا پتہ وہ گھر چلا گیا ہو، یہ سوچتے ہوئے کہ ہو سکتا رہیں بھائی پک کرلیں ارم نے اسے تسلی دی!!!

ہمممم!!!چلو تم چلی جاؤمیں ویٹ کرلیتی ہوں!!شیرنی مسکرائی اور ارم خداحافظ کہتی چلے گئ

ابھی پانچ منٹ ہی ہوئے تھے کہ مایااسکے پاس آئی!!!

Hello Sheerien???

How are you Dear????

مایانے زبردستی خوش ہوتے کہا

شیریں مایاکو پہچان چکی تھی اس لیئے وہ بھی آگے سے بس مسکراہی سکی

Fine!!!

وہ بس یہی کہہ سکی!!!

آج تو بہت اچھاسرپرائز ملاہے اخر کو میرے دوست کی بیوی مجھے ملی ہے اس پہ کچھ خاص توہوناچایئے نہ ؟؟؟

کیوں شیریں ؟؟؟

مایانے "میرے دوست "پرزورڈالتے ہوئے مسکراکر کہا!!!!

چلو اٹھو یہاں سے ؟؟ جب تک جزیل شاہ نہیں آتا ہم یونیورسٹی گھومتے ہیں اور ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں۔۔۔ بس۔۔

مایا نے کرسی سے اٹھتے ہی شیریں کا ہاتھ پکڑتے کہا

نہیں نہیں میں یہاں ہی ٹھیک ہوں !! ویسے بھی ابھی شاہ آتے ہی ہوں گے

شیریں نے پریشان ہوتے کہا

اوہو کم آن یار !!!! کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ بس یہاں تک کہ جائیں گے مایا نے شیریں کو کرسی سے اٹھاتے ہوئے کہا

اور شیریں نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اٹھنا پڑا

مایا باتیں کرتی کرتی شیریں کو یونیورسٹی کی بیک سائیڈ لے آئی جہاں گیٹ کھلا تھا۔۔۔

مایا یہ ہم کہاں آ گئے ہیں پلیز چلو واپس !!!! شیریں نے گھبراتے ہوئے کہا

اوہو یار یونیورسٹی کی بیک سائیڈ ہے چلو آؤ باہر چلیں۔۔۔۔۔۔۔

نہیں مایا پلیز نہیں !!! میں ایسے کبھی یہاں نہیں آئی آؤ نہ واپس چلتے ہیں شیریں نے بے دلی سے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا

ابھی وہ کچھ کہتی کہ کسی نے اسکے منہ پر رومال رکھ دیا اور وہ بے ہوش ہو گئی.............

*************

جزیل شاہ یونیورسٹی پہنچنا چاہتا تھا جلدی سے کیونکہ ایک تو چھٹی کا بھی ٹائم ہو گیا تھا۔۔اور دوسرا اس نے شیریں کو ٹائم دیا ہوا تھا کہ وہ اتنے بجے تک آجائے گا............

لیکن آج کچھ معمول سے زیادہ ٹریفک تھی!!!!شاید اسکی ایک مین وجہ یہ بھی تھی کہ منیسٹر آف پاکستان کا وہاں سے گزر ہونا تھا اس وجہ سے ٹریفک روکی ہوئی تھی۔۔۔۔

جزیل شاہ نے غصے سے اسٹیئرنگ پر ہاتھ مارا

Shitttt!!!!!

ایک تو یہ پاکستان کے فضول رولز!!!!

اپنے ماتھے کو سہلاتا اپنے غصے پہ قابو رکھا۔۔۔۔پھر ٹریفک جیسے ہی اوپن ہوئی اس نے گاڑی بھگائی!!!!

وہ جلد از جلد شیریں کے پاس پہنچنا چاہتا تھا !!!!!

*************

سمیعہ بیگم کی زیادتی کے بعد وسیم ملک نے سمیعہ بیگم کو اسکے گھر پہنچانے کا فیصلہ کیا!!!!

آج لڑکیوں کی سمگلنگ ہونی تھی.....سمگلنگ تو کافی دیر پہلے ہو جانی تھی بس شیریں کا انتظار تھا کہ اسکی بھی سمگلنگ بھی ہونی ہے لیکن جب وہ نہ آئی تو وسیم ملک نے آج سمگلنگ کا فیصلہ کیا......

ہاں رشیدے سب کچھ تیار ہے نہ؟؟

وسیم ملک منہ میں پان دبایے رشیدے سے پوچھ رہا تھا؛؛؛؛؛؛؛؛؛؛

ہاں مالک سب تیار ہے آج رات ایک بڑے بڑے کنٹینرز کا ٹرک یہاں افغانستان والے روڈ سے گزرے گا، اسکے ساتھ ہی ہم بھی تمام لڑکیوں کو ایک ٹرک میں ڈال کر بھجوا دیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر وہاں سے دبئی!!!!

ہم جہاز میں نہیں بھیج سکتے کیونکہ اس بار پولیس نے بہت سختی کی ہے۔۔۔۔

رشید اسے تمام تر تفصیلات سے آگاہ کر رہا تھا

ٹھیک ہے!!!! یہ کام اپنی نگرانی میں کروانا کوئی بھی غلطی کی گنجائش نہیں ہے آئی سمجھ؟؟؟

جی سمجھ گیا مالک؛؛؛؛؛؛؛؛؛؛

ٹریفک ختم ہوتے ہی جزیل شاہ نے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی

شٹ یاررر!!! شیریں انتظار کرتی ہوگی میرا، میں نے اسے کہا تھا کہ میں دس منٹ میں آیا اور اب آدھے گھنٹے سے زیادہ کا وقت ہو گیا ہے

جزیل شاہ غصے اپنے ماتھے کو سہلانے لگا

چلو میں اسے کال کر دیتا ہوں ایسے وہ پریشان نہیں ہو گی کچھ سوچتے ہوئے جزیل شاہ شیریں کو فون کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

"آپکا ملایا ہوا نمبر اس وقت بند ہے"

جیسے ہی فون کیا تو آگے سے اس آواز نے جزیل شاہ کے ماتھے پہ بل ڈالے

What Rubbish!!!

شیریں نے اپنا موبائل کیوں بند کر دیا ہے!!!

جزیل شاہ نے حیرانی سے سوچا اور دوبارہ اسے فون کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر سے "آپکا ملایا ہوا نمبر اس وقت بند ہے" اس آواز نے جزیل کو چونکایا۔۔۔۔۔

اب کی بار اس نے پریشانی میں گاڑی کی سپیڈ اور بڑھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اگلے پانچ منٹ میں وہ یونیورسٹی کے سامنے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چھٹی تقریباً ہو گئی تھی، گاڑی سے اترتے وقت اسے مایا کی گاڑی نظر آئی لیکن اس وقت پریشان تھا سو پریشانی میں زیادہ دھیان نہ دیا اور سیدھا یونیورسٹی کے اندر گیا۔۔۔۔۔

پوری یونیورسٹی چھان ماری، کلاس روم سے لائبریری پھر کینٹین، پورا ڈیپارٹمنٹ آڈیٹوریم حال، لیکن اسے شیریں کہیں نظر نہ آئی

اب کی بار جزیل شاہ کی پریشانی میں اور اضافہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون نکالتے ہی جزیل شاہ نے ازلان کو کال کی

ہیلو بھائی !!!!!

ازلان نے دوسری بیل پہ ہی فون ریسیو کر لیا تھا۔۔۔

ہاں ازلان شیریں تمہارے ساتھ گھر آگئی ہے؟؟؟ جزیل شاہ نے بغیر کسی تمہید کے پوچھا

نہیں بھائی بھابھی میرے ساتھ نہیں آئیں تھیں!!!!! وہ اپنی دوست کے پاس بیٹھیں ہوئی تھیں جب میں گھر واپس آیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟؟

ازلان نے پوچھا۔۔۔۔

اچھا تو اسکی دوست کا کیا نام ہے؟؟؟

جزیل شاہ نے پریشانی سے پوچھا

ارم ہے اسکا نام۔۔۔۔

لیکن بھائی بتائیں تو سہی ہوا کیا ہے؟؟؟؟

کچھ نہیں بس میں یونیورسٹی آیا ہوں لیکن شیریں کہیں نظر نہیں آرہی مجھے

اوہو بھائی بھابھی وہیں ہوں گی آپ انہیں فون کر لیں۔۔

ازلان اسکا فون بند ہے۔۔۔۔ جزیل شاہ کو اپنی اپنی بیٹ بند ہوتی ہوئی محسوس ہوئی

کال کاٹتے ہی وہ شیریں کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھا اور وہاں کے HOD سے ملا اور شیریں کی کلاس کا پتہ کیا

جی مسٹر جزیل ڈیپارٹمنٹ خالی ہو چکا ہے اور مس شیریں بھی جا چکی ہیں۔۔۔

اچھا تو آپ ارم کا نمبر دے سکتے ہیں مجھے؟؟ مجھے بہت ضروری کال کرنی ہے



Urdu Novels Ghar

جزیل شاہ نے پریشانی اور غصے کے تاثرات سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

مسٹر جزیل ہمارے پاس انکا پرسنل نمبر نہیں ہے۔۔۔ H-O-D نے شائستگی سے کہا

Hmm it's okay!!!

یہ کہتے ہی وہ وہاں سے نکلا۔۔۔۔۔

آخر کہاں جاسکتی ہے شیریں؟؟ابھی تو آدھا گھنٹہ پہلے مجھ سے بات ہوئی ہے اسکی جزیل شاہ نے پریشانی سے سوچا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بار بار اسکے فون کو ملانے پہ ایک ہی جواب مل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے دوبارہ ازلان کو کال کی

ہیلو ازلان؟؟؟؟شیریں یہاں کہیں بھی نہیں ہے،ایچ او ڈی سے میری بات ہوئی ہے وہ کہہ رہے ہے کہ وہ چلی گئی ہے

جزیل شاہ نے ہارے ہوئے لہجے میں کہا

کیا بھائی آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟؟بھابھی کہاں جاسکتی ہے؟؟؟؟

ازلان کو واقعی اب پریشانی ہوئی

اچھا میں آتا ہوں بس دس منٹ ازلان نے فون بند کرتے ہی گاڑی کی چابی پکڑی اور سیڑھیوں سے اترنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ باہر پارکنگ گیٹ کے باہر کھڑا تھا جب اسے یاد آیا کہ مایا کی گاڑی بھی یہاں ہی کھڑی تھی۔۔۔

آخر اسکی گاڑی یہاں کیوں ہے؟؟؟اور خود مایا کہاں ہے؟؟؟ جزیل شاہ نے سوچا۔۔۔

مایا؟؟ہاں مایا کو فون کرتا ہوں

اس نے فوراً مایا کو کال کی لیکن مایا کا نمبر بھی آف جا رہا تھا۔۔۔۔

Rubbish!!!!

اب کی بار واقعی میں ایک بہت بڑی پریشانی نے آگھیرا۔۔۔

کہاں ہو تم شیریں؟؟دیکھو مجھے تنگ نہ کرو۔۔۔

جزیل شاہ نے ہارے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔

اسکا پہلا خیال ارمان ملک کی طرف گیا۔۔۔

ارمان ملک؟؟ہاں اس نے کچھ ایسی ویسی حرکت کی ہو گی۔۔۔۔۔

ارمان ملک اگر میری شیریں کو کچھ بھی ہوا تو تمہیں تو زندہ گاڑھ دوں گا زمین میں۔۔۔

جزیل شاہ کا غصہ اب ساتویں آسمان پہ جا پہنچا !!!!

گاڑی میں بیٹھتے ہی پولیس کو کال کی

Hello SP Sahb!!!

Jazeel Shah is Speaking The MD Of "The Sorgon HOLDING Companies"

فون ریسیو ہوتے ہی جزیل شاہ نے کہا۔۔۔

Yess Shah Sahb??

آج ابھی جو بھی فلائیٹس جو ٹیک_آف کریں گی سب کی سب روک دیں!!!

کوئی بھی پسنجرز اس شہر سے نہیں جانے چاہیئے!!!!

اور ہاں؟؟اس شہر سے جانے والی گاڑیاں بھی روک دی جائیں۔۔۔۔۔

Understand???

جزیل شاہ ایس پی (خضر) کو ہدایات دے رہا تھا۔۔۔

Yess Sir I understand but what's happened???

Just Tell us???

ایس پی خضر نے پریشانی سے پوچھا

Nothing special!!!,

بس جو کہا ہے آپ وہ کریں اگلے دس منٹ میں جو چیز جہاں ہے وہیں روک دی جائے کوئی بھی اس شہر سے نہیں جانا چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون بند کرتے ہی دوبارہ شیریں کو کال کی لیکن موبائل ہنوز بند آرہا تھا۔۔۔۔



Urdu Novels Ghar

شیریں میں وعدہ کرتاہوں تمہیں کچھ نہیں ہوگا!!!تم جہاں بھی ہوئی میں تمہیں بچالوں گالیکن پلیزایک دفعہ موبائل آن کرلو۔۔۔

تاکہ تمہاری لوکیشن میں ٹریس کرسکوں۔۔۔۔

جزیل شاہ نے پریشاں ہوتے اسٹیئرنگ میں زور سے ہاتھ مارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****************

سمیعہ بیگم جیسے ہی گھر پہنچی،نزیراحمد کوشاک لگا!!!!

اسکی حالت بیان کررہی تھی کہ اسکے ساتھ کیاہواہے!!!!

سمیعہ سمیعہ؟؟؟تم آگئی؟؟؟نزیراحمد جلدی سے چارپائی سے اٹھااوراسکے پاس پہنچا۔۔۔

اسے کندھے سے ہلایا۔۔۔

لیکن وہ چپ کی مورتی بنی بس ایک ہی نقطے کی طرف دیکھی جارہی تھی۔۔۔۔۔

سمیعہ پلیز مجھے بتاؤکیاہواہے؟؟؟؟نزیراحمد کے آنسو سے آنسو جاری ہوگئے۔۔۔۔۔۔

سمیعہ کوکندھوں سے پکڑکر سامنے چارپائی پر بٹھایا۔۔۔اور بھاگ کرپانی لینے گیا۔۔۔۔

یہ لوپانی پی لو!!!!نزیراحمد نے اسے پانی دیا۔۔۔۔۔

لیکن سمیعہ ویسے ہی بیٹھی تھی جیسے اسے بٹھایا گیاتھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اندرابرار درد سے کراہ رہاتھا!!!!!اسکے کراہنے کی آوازنے بھی سمیعہ کی خاموشی کوناتوڑا۔

سمیعہ دیکھو ہمارا بیٹا معزور ہو گیا ہے نزیر احمد نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ لیکن سمیعہ کچھ نہ بولی نزیر احمد نے اسے اٹھایا اور اندر کمرے میں لے گیا ابرار کے کمرے میں کہ شاید اب کی بار بول سکے۔۔۔

اندر جاتے ہی سامنے ابرار نظر آیا!!!!! اماں اماں آپ آ گئیں ابرار نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ناکام کوشش کے کے باعث وہ لیٹ گیا

اماں دیکھیں میرے ساتھ کیا ہوا ہے اماں میری ایک ٹانگ چلے گئی اب میں ساری زندگی سہارے کے ساتھ چل سکوں گا ابرار نے روتے ہوئے کہا

سمیع بیگم چپ اسکی طرف دیکھی جا رہی تھی لیکن کوئی ریکشن نہ دیا!!!!!

اماں آپ بولیں دیکھیں ہمیں!!!!

ہم لٹ گئے ہیں!!! ہمارا گھرانہ سب تباہ ہو گیا ہے ابرار نے رندھی سے آواز میں کہا۔۔۔۔

نزیر احمد نے ایک گہری سانس لی؛ اور ابرار کو چپ رہنے کا بول کے اسے اسکے کمرے میں لے گیا تاکہ آرام کر سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****************

گاڑی ایک ویران سی جگہ پر رکی، شیریں ابھی بھی بے ہوش تھے، مایا اور ارمان نے اسے پکڑ کر ایک کمرے میں لے گئے اور باہر سے دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔۔۔

وہ ایک فارم ہاؤس تھا۔۔۔۔۔۔ وہی جگہ جہاں پہلے ارمان ملک اسے لے کے آیا تھا۔۔۔

بے شک باہر بہت سے گارڈ تھے لیکن احتیاط کے طور پہ ارمان ملک نے ایک اور گارڈ شیریں کے کمرے کے باہر کھڑا کر دیا اور مایا اور شیریں دونوں ایک دوسرے کمرے میں آ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

تو مسٹر ارمان؟؟؟ کیسا محسوس کر رہے ہو اس لڑکی کو پاہ کر؟؟

مایا نے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے وائین کو گلاس میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہاری سوچ سے بھی زیادہ خوش ہوں مس شیریں!!!! ارمان نے وائین کی بوتل کو پکڑتے اپنے اندر انڈیلتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

Hahaha How Funny!!!!

مسٹر ارمان اپکو میرا احسان مند ہونا چاہیے کہ میں نے آپکی مدد کی ہے مایا بڑے ادب سے اپنا احسان جتانے لگی۔۔۔۔۔۔

ہاں یہ تو ہے مایا تم نے ہی مدد کی ہے، یہ تو ہم مانتے ہیں ارمان نے بھی اسی انداز میں کہا اور دونوں کے قہقے گونجنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف شیریں کو ہوش آیا تو اپنا بھاری ہوتا محسوس ہوا، مشکل سے آنکھیں کھولیں اور ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ وہ کہاں ہے

پھر کچھ یاد آنے پہ پوری ہوش میں آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کلیم ارمان ملک؟؟ نہیں نہیں یہ میں کیا سوچ رہی ہوں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

اللہ پلیز میری مدد کریں شیریں نے گھبراتے ہوئے اللہ سے دعا مانگی۔۔

اب کیا کروں ؟؟؟ آنسو تواتر جاری تھے،

شاہ شاہ آپ کہاں ہیں ؟؟ دیکھیں میں مصیبت میں ہوں !!!!! پلیز آجائیں آپ نے کہا تھا کہ آپ میری حفاظت کریں گے شیریں نے روتے ہوئے جزیل شاہ کو مخاطب کیا !!!

شاہ پلیز زززززز آجائیں۔!!!!!!!

پھر کچھ سوچتے ہوئے کمرے میں ادھر ادھر دیکھنے لگی، اپنا بیگ ڈھونڈنے لگی کہ شاہ کو فون کر سکے لیکن اسکا بیگ شاید گاڑی میں ہی رہ چکا تھا

Shitttt Shittt

اب میں کیا کروں ؟؟ میرا موبائل تو کہیں گر گیا ہے شاید اب کیسے شاہ کو فون کروں ؟؟ شیریں نے رونے میں اور روانگی آ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

***************

جزیل شاہ ایسے ہی گاڑی کبھی ادھر تو کبھی ادھر بھگا رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے ؟؟ کہاں سے اسے ڈھونڈ نکالے ؟؟؟

گاڑی چلاتے وقت اسے اپنا پچھلا یاد آیا جب اس نے شیریں کو ایک روڈ سے پک کیا تھا، تب بھی ارمان ملک نے اسے اغواہ کیا تھا۔۔۔

ہاں شاید وہ شیریں کو دوبارہ وہیں لے گیا ہو گا، مجھے یقین ہے وہ وہاں ہی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ سوچتے ہی اس نے گاڑی ریورس کی اور شہر سے دور ایک روڈ پہ گاڑی ڈال دی

100 سے اوپر کی سپیڈ سے وہ ایک گھنٹے میں کیسے اس جنگل کے قریب پہنچا یہ وہی جانتا تھا،

گاڑی کو ایک سائیڈ پہ کھڑا کیا اور خود اس جنگل میں سے ہوتا ہوا دوسری روڈ سے نکلا۔۔۔ سامنے ہی اسے ایک فارم ہاؤس نظر آیا جو دکھنے میں تو خاصا پرانا لگ رہا تھا لیکن وہاں موجود گارڈز سے وہ اندازہ لگا سکتا تھا کہ اندر کوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر جیب میں سے فون نکالتے ہی اس نے ازلان کو لوکیشن سینڈ کی

ہیلو ازلان تمہیں میں ایک لوکیشن سینڈ کی ہے پولیس کو لے کر اسی لوکیشن میں آجاؤ، میری گاڑی تمہیں وہاں کھڑی نظر آئے گی وہاں سے اتر کر جنگل میں۔اتر آنا۔۔۔۔۔۔۔

لوکیشن اور وائس نوٹ ساتھ کی سینڈ کرتے اس نے آگے قدم بڑھائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑا آگے چلتے اسے ایک گاڑی نظر آئی!!! چونکہ وہ فارم ہاؤس کے بیک سائیڈ پہ تھا اس لیئے کوئی بھی گارڈ کی اس پہ نظر نہ پڑی اور وہ اس گاڑی کے پاس پہنچا گاڑی کے اندر جھانکتے ہی اسے شیریں کا بیگ نظر آیا۔۔۔

شیریں!!! شیریں کا بیگ دیکھتے ہی اسکی آنکھیں چمکی!!! شیریں مجھے یقین ہے تمہیں کچھ نہیں ہوا ہو گا؛؛؛؛؛؛

میں تمہیں بچا لوں گا جزیل شاہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا ابھی وہ ہوش سے کام لینا چاہتا تھا کوئی بھی غلط قدم شیریں کی جان لے سکتا تھا، اور وہ ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہی تو اسکی جان تھی اگر اسے کچھ ہو جاتا تو شاید جزیل شاہ خود نہ زندہ رہ پاتا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ پولیس کا ہارن سنائی دیا، پولیس بھی اسکے پاس آ پہنچی تھی اور چاروں طرف سے پولیس نے قبضہ کر لیا تھا۔۔۔۔۔

ارمان ملک نے جیسے ہی پولیس کی آواز سنی فوراً شیریں کے کمرے کی طرف بھاگا، اتنے میں جزیل شاہ بھی فارم ہاؤس میں داخل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

رک جاؤ ارمان تمہارا کھیل اب ختم!!! پولیس نے چاروں طرف سے تمہیں گھیر لیا ہے جزیل شاہ کے لہجے میں ایک وحشت تھے۔۔۔

ازلان شاہ پیچھے سے ہوتا ہوا فارم ہاؤس میں داخل ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔اور شیریں کو ایک ایک کمرے میں ڈھونڈنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہاہا ایک قہقہہ گونجا !!!!

"جزیل شاہ کھیل تو اب شروع ہوا ہے "اور تم کہہ رہے ہو کہ کھیل ختم ہو گیا........

سلیم اوئے ؟؟؟؟؟ارمان ملک نے چلاتے ہوئے شیریں کے کمرے کے باہر کھڑے گارڈ کو آواز دی۔۔۔۔

جزیل شاہ پستول اسکے سامنے تانے کھڑا تھا، ارمان ملک نے اپنی سائیڈ جیب سے پستول نکالی اور جزیل شاہ کی طرف تانی !!!

اگر تم نے گولی چلائی تو ماں قسم :اس پستول میں جتنی گولیاں ہیں ساری تمہارے سینے میں اتریں گی۔۔۔۔۔

ارمان ملک بھی اسی غصے سے چلایا۔۔۔۔

اتنے میں سلیم شیریں کو بالوں سے پکڑے اسکے سامنے لایا !!!!!!!!

اور۔ارمان ملک نے آگے بڑھ کر شیریں کو اسکے بالوں سے اپنی طرف کھینچا اور درد سے شیریں کے منہ سے ایک چیخ نکلی۔۔۔۔۔۔

شاہ شاہ؟؟؟ پلیز مجھے بچالیں شیریں نے جیسے ہی جزیل شاہ کو دیکھا تو رونے لگی

My Little Angel!!!

Don't cry

دیکھو میں آگیا ہوں، مجھ پہ یقین رکھو میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا

اور یہ تمہیں کچھ کہہ نہیں سکتا اور اگر اس نے کچھ ایسا ویسا کیا تو میں اسکے ساتھ وہ کروں گا کہ اسکی سات نسلیں یاد رکھیں گی جزیل شاہ کی آنکھوں میں خون کھولنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

غصے میں پستول پہ گرفت اور مضبوط ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

ارمان اسے چھوڑدو!!! جزیل شاہ نے آخری دفعہ کہا

ہاہاہا کیوں چھوڑوں؟؟؟ ابھی تو مزا آنے والا ہے بیٹا!!!!!!! اب تمہیں پتہ چلے گا کہ باپ باپ ہوتا ہے ارمان نے کہتے ہوئے شیریں کے بالوں کو اور مضبوطی سے پکڑا اور شیریں اپنے آپکو اس چھڑوانے لگی

ازلان شاہ سارے کمروں کو چیک کرتا نیچے آیا اور اور سامنے ارمان ملک کو شیریں کو پکڑے دیکھا تو غصے سے چلایا

ارمان اگر بھابھی کو کچھ ہوا تو چھوڑوں گا نہیں تمہیں !!!!!!

ہاہاہا کانٹا بھی بولنے لگ گیا ہے۔۔۔

ارمان ملک نے طنز کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنے میں پولیس سب گارڈ کو گرفتار کر کہ اندر آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Hands up Mr Aman!!!!

Now you are under in Police Service,

ایس-پی خضر بولا۔۔۔۔۔

مایا نے اتنا زور سنا تو اسکی آنکھ کھلی، وائین لیتے ہی وہ وہیں سو گئی تھی مگر اب اسکی آنکھ کھلی تو بالوں کو سیٹ کرتی باہر آئی۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے لاونج میں جزیل شاہ اور پولیس اور ارمان ملک سب کو دیکھ کر ٹھٹھکی !!!!

مایا؟؟؟ جزیل شاہ نے حیرانی سے اسکی طرف دیکھا !!!! اسے شک تو تھا لیکن پھر اپنے خیال کو جھٹک دیا۔۔۔

I can't believe itt Maya

جزیل شاہ نے اسکی طرف دیکھا اور حقارت سے کہا۔۔۔۔۔

تم ایک گھٹیا عورت کو، جو دوسروں کی زندگی برباد کرنے پہ تلی تھی۔۔۔۔۔

جزیل شاہ تم؟؟؟ تم کیسے یہاں پہنچے مایا ابھی بھی شاکڈ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

پولیس نے آگے بڑھ کر مایا کو ہتھ کڑی لگائی۔۔۔

ہم نے آپکو کہا ہے مسٹر ارمان کے "اپنے ہتھیار پھینک دیں اب آپ پولیس کے اندر ہیں"

نہیں تو مجبوراً ہمیں آپ پہ گولی چلانے پڑے گی۔۔۔

پولیس نے آگے بڑھتے ارمان کو تنبیہ دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آگے مت بڑھئیے گا نہیں تو میں اس شیریں پہ گولی چلا دوں چا ارمان ملک چلا یا

ارمان ملک آپ ہتھیار ڈال دیں ایس پی نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

شیرنی نے اپنے دانتوں سے ارمان ملک کے بازو پہ زور سے کاٹا کہ ارمان ملک چلا اٹھا اور اس پہ گرفت ہلکی ہوئی

اسی موقع کا فایدہ اٹھاتے شیریں وہاں سے بھاگی لیکن پھر ٹھاہ کی آواز پہ سب نے شیریں کو دیکھا

شیریں نیچے گری!!!!!

شیریییییییں؟؟؟؟ جزیل شاہ بھاگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارمان ملک اپنے ہاتھوں کو دیکھتا کبھی شیریں کو، یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا

ہے تو بزدل تھا، وہ تو بس انہیں ڈرانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔پولیس نے آگے بڑھ کر ارمان ملک کو اپنے حراست میں لے لیا

ارمان ملک اگر شیریں کو کچھ ہوا تو یقین جانو! جیل میں آ کر تمہیں ایسی سزا دوں گا کہ یاد رکھوں گے

شیریں کو گود میں اٹھائے وہ چلا یا

پھر شیریں کو گود میں اٹھاکار باہر لایااور اسے گاڑی میں ڈالا۔۔۔۔۔

ش ش شاشاہ؟؟؟؟؟؟

مجھے آپ سے تب محبت ہوئی تھی جب آپ نے مجھے محبت سے زیادہ عزت دی۔۔۔۔۔

محبت میں سب سے زیادہ اہم چیز عزت دیناہی توہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ بہت ااچھ اچھے ہیں شاہ

شیریں کی زبان ہکلانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

ن نہیں شیریں تم کچھ نہیں ہوگا، تمہیں زندہ رہنا ہے میرے لئیے شیریں ابھی تو میں نے جیناشروع کیا تھا

پلیز آنکھیں بند نہ کرنا، جزیل شاہ روتے ہوئے شیریں کا سر اپنے گود میں لے کر اسے ہلانے لگا۔۔۔

ازلان گاڑی تیز چلاؤ جزیل شاہ چلایا۔۔۔۔۔۔۔

شیریں ہمت رکھو، پلیز اپنی آنکھیں بند نہ کرنااب کی بار جزیل شاہ کواپنی بیٹ بند ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔بے

بس جزیل شاہ نے آسمان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

ایک آنسو اسکی گال سے پھسلتا ہوا شیریں کی گال پہ بہہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ازلان گاڑی تیز چلاؤووووو۔۔۔۔

جزیل شاہ شیریں کے سر کواپنی گود میں رکھے چلایا

"پلیز شیریں تمہیں کچھ نہیں ہو گا، بس آنکھیں کھولو اپنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں پلیز میرے لئیے، جزیل شاہ بے بسی سے رو رہا تھا

کون کہتا ہے کہ مرد روتا نہیں ؟؟؟ مرد روتا ہی تب ہے جب اسے شدت سے محبت ہو جائے اور اس محبت کو کچھ ہو جائے۔۔۔۔

تب مرد سے زیادہ اس وقت بے بس کوئی نہیں ہو سکتا

بھائی پلیز آپ حوصلہ رکھیں !! بھابی کو کچھ نہیں ہو گا انشاءاللہ ازلان نے تسلی دی

کیسے حوصلہ رکھوں ازلان ؟؟؟؟ جزیل شاہ نے بچوں کی طرح روتے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ازلان بس افسوس ہی کر سکا، اسکا دل کٹ رہا تھا اپنے بھائی کو اس حالت میں دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی اسلام آباد کے سب اچھے ہسپتال کے سامنے رکی۔۔۔

جزیل شاہ شیریں کو اٹھائے اندر لایا

ڈاکٹر ڈاکٹر ؟؟؟؟؟ جزیل شاہ نے چلاتے ہوئے ڈاکٹر کو آواز دی

خون اسکی سفید شرٹ پر بہہ رہا تھا ہر کوئی آتا جاتا اس محبت کے شیدائی کو دیکھ رہا تھا

Yess Mr Jazeel??

ڈاکٹر ہمدان جزیل شاہ کے پاس آئے

ڈاکٹر میری وائف پلیز جلدی سے انہیں ایمرجنسی وارڈ میں شفٹ کریں۔۔۔۔۔

Ohh My God

یہ کیا ہوا انکو؟؟؟؟اور انکا تو بہت خون بہہ گیا ہے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اس وقت ان باتوں کا وقت نہیں ہے!!! آپ دیکھ نہیں رہے انکی حالت کتنی خراب ہے؟؟؟ جلدی سے انہیں ایمرجنسی وارڈ میں لے کے جائیں۔۔۔

جزیل شاہ چلایا

جزیل شاہ کی وحشت زدہ لہجے کو دیکھ کر ڈاکٹر کانپ گیا اور شیریں کو ایمرجنسی وارڈ میں شفٹ کیا۔۔۔۔۔۔

اور ہاں ڈاکٹر؟؟ میری شیریں کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔ جو مرضی کرو لیکن شیریں کو بچاؤ جزیل شاہ نے ریکوسٹ کی۔۔

لہجے میں بے بسی تھی؟؟ کیا کیا نہیں تھا لہجے میں؟؟؟

اتنی بڑی کمپنی کا مالک آج اپنی محبت کے ہاتھوں بے بس تھا۔۔۔۔۔

Okay I try my Best

Just pray for her Mr Jazeel!!!

ڈاکٹر ہمدان جزیل شاہ کے کندھے تھپکاتا اندر آ گیا۔۔۔۔۔۔

ازلان شاہ ایک سائیڈ پہ کھڑا اپنی بھائی کی دیوانگی دیکھ رہا تھا

اپنے جان سے پیارے بھائی کی ایسی اجڑی حالت دیکھ کر ایک آنسو گال پہ پھسلا اسکی

چند گھنٹوں میں ہی اسکی حالت کیا ہو گئی تھی ؟؟؟ سفید شرٹ پہ خوں، بال بکھرے ہوئے، آنکھیں بھی رو رو کہ سوجی ہوئیں۔۔۔۔۔۔

بھائی ؟؟؟؟؟

جزیل شاہ بینچ پہ بیٹھا اپنا سر اپنے بازوؤں میں دیئے رو رہا تھا جب ازلان نے آواز دی

بھائی آپ پریشان نہ ہوں پلیز!!! آپکی محبت، بھابھی کو کچھ نہیں ہونے دے گی

اللہ پہ بھروسہ رکھیں!!! اللہ سے بس دعا کریں۔

ازلان نے اسکے پاس بیٹھے تسلی دی، حوصلہ دیا۔۔۔۔

کیوں ازلان کیوں ؟؟؟

میں نے اللہ سے کچھ نہیں مانگا تھا، ہم سے ہمارے ماں باپ تب چھین لیئے جب ہمیں انکی بہت ضرورت تھی۔۔۔۔

اور اب شیریں ؟؟؟

نہیں بھائی پلیز ایسا نہ کہیں، جنہوں نے ہمارے ماں باپ کو ہم سے چھینا تھا انہیں اللہ سخت سزا دیں گے۔۔۔

اور بھابھی کو کچھ نہیں ہوا۔۔۔ وہ ٹھیک ہوں جائیں گی

انشاءاللہ۔۔۔۔ازلان نے جزیل شاہ کو اپنے ساتھ لگایا۔۔۔۔!!!!!

**********

چھوڑو مجھے ؟؟؟

ارمان ملک سلاخوں کے پیچھے چلا رہا تھا

تم لوگ مجھے جانتے نہیں!! ہمارے ٹکروں پر پلنے والے آج ہمیں ہی پکڑ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چپ اوئے!!! اب تیری زبان نکلی تو تیری زبان کھینچ لوں گا!!!! حوالدار بھی غصے سے چلایا۔۔۔

تیرے باپ کو بھی بہت جلد پکڑ لیا جائے گا۔۔۔۔۔

بڑے حرام کام کر لئیے تم لوگوں نے!!!!!

ارمان ملک خوں کے گھونٹ پی کہ رہ گیا اسے یقین تھا کہ وہ باہر آجائے گا رات تک۔۔۔

لیکن وہ بھول گیا تھا کہ سب سے بڑا اللہ ہے!!! اللہ نے انکی رسی کھینچ لی تھی۔۔۔۔۔۔

************

مسٹر جزیل شاہ؟؟

ڈاکٹر ایمرجنسی وارڈ سے نکلا تو سامنے ہی جزیل نظر آیا جو بے چینی میں ادھر ادھر چل رہا تھا

جی جی ڈاکٹر کیا ہوا؟؟؟ جزیل شاہ ڈاکٹر سے بے چینی میں پوچھنے لگا ازلان بھی ڈاکٹر کو دیکھ کر پاس آیا۔۔

جزیل شاہ ہمیں (O-) بلڈ کی اشد ضرورت ہے۔۔۔۔

آپکی وائف کا بہت زیادہ خون بہہ گیا ہے اور دل کے پاس گولی لگنے سے آپریشن بہت رسکی ہو سکتا ہے

آپ ایک پیپر میں سائن کر دیں کے اگر آپریشن کامیاب نہ ہوا اور آپکی وائف کو کچھ ہوا تو اس میں ہمارا کوئی دوش نہیں ہوگا البتہ ہم اپنی پوری کوشش کریں گے کے آپریشن کامیاب ہو۔۔۔۔۔



Urdu Novels Ghar

ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہہ رہا تھا اور جزیل شاہ کی رگیں تن رہیں تھیں۔۔

نہیں نہیں!!! شیریں کو کچھ نہیں ہو گا آئی سمجھ ڈاکٹر ؟؟؟ تمہیں ہر حال میں اسے بچانا ہو گا۔۔۔۔۔ نہیں تو میں اس ہسپتال کو آگ لگا دوں گا جزیل شاہ غصے میں چلایا

Okay okay Fine

ہم اپنی کوشش کریں گے آپ بلڈ کا انتظام کریں کیونکہ یہ بلڈ گروپ بہت رئیر ہے، اور ٹائم کا ضیائع کیئے بغیر جلدی بلڈ لے کے آئیں!!!

ڈاکٹر میرا ابھی (O-) بلڈ ہے آپ جلدی سے مجھ سے لے لیں۔۔۔۔۔

جزیل شاہ نے ڈاکٹر کو کہا

اوکے آپ اس روم میں آجائیں اور بلڈ دے دیں پھر وہ ڈاکٹر کے پیچھے چلا گیا اور بلڈ دے دیا

ڈاکٹر ؟؟؟؟

ڈاکٹر بلڈ لے کے جا رہا تھا، جب پیچھے سے جزیل شاہ نے آواز دی

جی کہئیے ؟؟؟

شیریں کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے آئی سمجھ ؟؟؟ کچھ بھی کرو لیکن اسے بچاؤ جزیل شاہ، بازوں کے کف ٹھیک کرتے آخر لہجے میں کہہ رہا تھا

اور ڈاکٹر بس سر ہی ہلا سکا!!!!! اور ایمرجنسی وارڈ کی طرف جلدی سے بھاگا۔۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ باہر آیا تو سامنے لگی کرسیوں میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صدیوں کی تھکن اس کے منہ پہ نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔۔

یااللہ آپ شیریں کو بچالینا، ابھی تو میں نے جینا سیکھا تھا اسے مجھ سے نہ لینا!!!! بے شک آپ ہر چیز پہ قادر ہیں۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ بچوں جیسی فریاد کر رہا تھا، ازلان شاہ نے اسکے کندھوں پہ ہاتھ رکھا اور زور سے دبایا۔۔۔

جیسے اسے تسلی دے رہا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دو گھنٹے بعد، ڈاکٹر جیسے ہی باہر آیا تو جزیل شاہ اور ازلان شاہ فوراً اسکے پاس آئے

ڈاکٹر ہمدان ؟؟؟؟ بس جزیل شاہ یہی کہہ سکا

آپکی وائف خوش قسمت ہیں کہ انکا اتنا خطرناک آپریشن کامیاب ہو گیا ہے یہ سب اللہ کی مرضی سے ہوا ہے

آپ بے فکر رہیں انہیں کچھ گھنٹوں تک ہوش آجائے گا پھر انہیں ہم روم میں شفٹ کر دیں گے ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتا چلا گیا

ازلان ازلان ؟؟؟ تم نے سنا؟؟؟

آپریشن کامیاب ہو گیا ہے وہ ٹھیک ہے !!!!! جزیل شاہ پاگل ہوتا چلا یا

میری شیریں ٹھیک ہے !!!! سنا تم نے ؟؟؟؟؟

اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے !!!

میری زندگی مجھے واپس مل گئی!!!مجھے سانس آگئی۔۔۔۔۔۔۔۔

آاااااہ میں اب سانس لے سکتا ہوں جزیل شاہ خوش ہوتا ہر کسی کو آتے جاتے بتارہا تھا چلارہا تھا

ازلان شاہ کے گال میں ایک آوارہ آنسو پھسلا،خوشی کا آنسو!!!!

ہاں ہاں بھائی بھابھی ٹھیک ہیں!!!میں نے کہا تھا نہ کہ آپکی محبت انہیں کچھ نہیں ہونے دے گی!!!!!ازلان شاہ جزیل شاہ کے گلے لگتا خوشی سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**************

ہیلو؟؟؟؟؟

ایس پی خضر پاکستان سے افغانستان کی طرف جاتی لائین پہ کھڑا تھا جب اسے ایک کال ریسیو ہوئی۔۔۔۔

ہاں سب کام اوکے ہے!!!بس اب ان سمگلرز کا انتظار ہے اور سنا ہے اب کی بار انکا باس وسیم ملک بھی آئے گا

ایس_پی خضر فون کے دوسرے طرف آدمی کو انفارمیشن دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جی اے_سی صاحب آپ بے فکر رہیں میں اور میری ٹیم آج ان سمگلرز کو پکڑ لے گی اور پھر۔فون بند ہوا

۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد چند ٹرک وہاں سے گزر رہی تھے اور انکے پیچھے ہی گاڑیاں تھیں دو۔۔۔۔۔

کہ پولیس والوں نے فائرنگ شروع کردی۔۔۔۔وہ سب اس افتاد کے لئے تیار نہ تھے ابھی وہ کچھ کرتے کہ پولیس نے چاروں طرف سے گھیرا تنگ کردیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ پولیس کہاں سے آ گئی ؟؟؟؟ وسیم ملک لب بھینچے رشیدے سے پوچھ رہا تھا

پتہ نہیں صاحب پہلے بھی یہیں سے ہم لڑکیاں لے کے جاتے تھے اب پتہ نہیں انہیں کس نے اطلاع دے دی

آآاااہھھھ !!!رشیدے !!!

میں کہا بھی تھا کہ کوئی غلطی کی گنجائش نہیں ہو گی لیکن !!!!!!........

ابھی وسیم ملک اتر تا نیچے کہ پولیس نے سب آدمیوں کو ہتھ کڑیاں لگائیں اور وسیم ملک کی گاڑی کا دروازہ کھول کہ وسیم ملک کو گردن سے پکڑ کر باہر نکالا

ایس_پی خضر ؟؟؟ وسیم ملک نے اسے دیکھ کر آنکھیں حیرت سے پھیلائی !!!

ہاں جی سہی پہچانا تم نے !!!! اب تم باقی کی زندگی جیل میں گزارنا ایس_پی خضر نے اسکے ہاتھوں میں کڑیاں لگائی اور گاڑی میں زور سے دھکا دیا

دیکھ لوں گا تم سب کو !!!! بہت جلد آؤں گا باہر میں اور تم سب کو اڑاؤں گا وسیم ملک لب بھینچ کہ رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔

قاسم ؟؟؟ ان سب لڑکیوں کو صیح سلامت بازیاب کروا کر انکے گھر پہنچاؤ !!!! ایس_پی خضر ایک پولیس اہلکار قاسم کو ہدایات دیتا گاڑی میں بیٹھا اور پولیس اسٹیشن کی طرف بڑھا۔۔

باقی کی کاروائی وہاں ہونی تھی !!!!!!!!!!

شیریں کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا لیکن دوائیوں کے زیرِ اثر وہ نیم بے ہوش تھی۔۔۔

جزیل شاہ آہستہ سے کمرے میں اندر داخل ہوا اور پاس پڑی کرسی کھینچ کر اسکے بیڈ کے قریب بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں تمہیں کچھ نہیں ہوا!!! تم بلکل ٹھیک ہو

"مائی لٹل اینجل" تم میری قسمت میں لکھ دی گئی تھی اور میرے ساتھ ہی تمہیں ابھی زندگی گزارنی تھی......

I love you!!!!

Love you Sooo Much!!!

شیریں بس اب تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ جزیل شاہ شیریں کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیئیے اسے کہہ رہا تھا۔۔۔

پھر آہستہ سے اسکے ہاتھ پہ بوسا دیا اور ماتھے پہ بوسا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں نے اپنے ہاتھوں پہ اور ماتھے پہ کسی محبت کا لمس محسوس کرتی اہستہ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں تمہیں ہوش آگیا!!! جزیل شاہ نے خوشی سے گال پہ بوسا دیا

اور شیریں فقط مسکرا سکی!!!! شکریہ مائی اینجل میری زندگی میں دوبارہ لوٹ آنے کے لئیے جزیل شاہ کے ہر انداز سے محبت جھلک رہی تھی۔۔۔

ش ش شاہ؟؟؟

جی راپنزل؟؟؟ جزیل شاہ نے اسکے بال پیچھے کرتے پیار سے پوچھا۔۔

شاہ مجھے درد ہو رہا ہے !! شیریں نے روتے ہوئے کہا۔۔

اینجل تم تو بہادر ہو نہ ابھی میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں تمہیں انجیکشن دیں گے پلیز رونا نہیں تمہارے یہ آنسو میرے دل پر پتھر کی طرح برستے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

ان آنسوؤں کو تم نے فالتو میں اب ضائع نہیں کرنا،۔۔۔۔۔میں ان انمول موتیوں کو ضائع ہوتا نہیں دیکھ سکتا شاہ نے پیار سے کہا۔۔۔۔۔

جزیل شاہ اسکے بالوں کو پیچھے کرتا ڈاکٹر کو آوازیں دینے لگا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کے آنے کے بعد اسے دوبارہ انجیکشن دے دیا گیا تھا تاکہ وہ بہتر محسوس کرے۔۔۔۔۔

مسٹر جزیل شاہ آپ باہر آجائیں اور مریضہ کو آرام کرنے دیں ڈاکٹر نے ہدایت دی اور جزیل شاہ ڈاکٹر کے ساتھ ہی باہر آگیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Hello SP Khizar???

Jazeeel Shah is speaking!!!!

جزیل شاہ نے باہر آتے ہی ایک فون کال کی۔۔۔۔

Yess Mr Jazeel???

ایس_پی خضر اس ارمان کے بچے کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہی رکھئیے گا۔۔۔۔

اسکی سزا میں خود منتخب کروں گا۔۔۔

جزیل شاہ نے غصے سے کہا!!!!!

Sure Mr Jazeel!!!

لیکن آپ بے فکر رہئیے اسکا باپ بھی پکڑا گیا ہے ان دونوں کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے گی کیونکہ ارمان ملک پر بھی ریپ کیس بہت ہیں۔۔۔۔۔

تو قانون انہیں سزا دے گی آپ بے فکر رہیں، آپ اس معاملے میں نہ پڑیں تو بہتر ہے ایس_پی خضر نے اسے سمجھایا

۔۔۔۔۔

Okay۔۔۔۔۔۔

لیکن خیال رہے آپ انہیں کڑی سے کڑی سزا دیں گے تاکہ دوبارہ یہ اس قابل ہی نہ رہیں۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ نے لب بھینچے غصے میں کہا اور کال بند کر دی!!!!!!

جزیل شاہ ہاتھ میں فون لیئے کچھ سوچ رہا تھا جب دوبارہ موبائل میں رنگ ہوئی

Hello jaZeel Shah is speaking!!!

جی سر آج آپکی "شیخ انڈسٹریز" کے ساتھ بہت اہم میٹنگ ہے۔۔۔۔۔۔۔

عالم نے فون کر کہ جزیل شاہ کو آگاہ کیا

عالم!!!!سب یہ میٹنگز کینسل کر دو اور ایک مہینے تک کوئی بھی میٹنگ نہیں آنی چاہیے!!!میں یہ سارا وقت اپنے راپنزل کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں، آفس کو اچھے سے ہینڈل کر وہاں میں کبھی کبھی چکر لگاتا رہوں گا، کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیئے

آئی سمجھ؟؟؟؟

جزیل شاہ نے لب بھینچے ایک ایک بات عالم کو سنا کر اسکا جواب سنے بغیر فون بند کر دیا۔۔۔۔

**************

Maya what is this????

یہ کیا ہے؟؟؟؟تم جیل میں کیسے پہنچی؟؟؟

تمہیں پتہ بھی ہے تمہاری اس حرکت کی وجہ سے مجھے کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی ہے؟؟ تمہیں میں نے اس لیئے پاکستان بھیجا تھا؟؟؟

مایا جیل میں تھی لیکن کسی شاہانہ طریقے سے جیل میں رہ رہی تھی، گویا ہر سہولت اسے دستیاب تھی

"اور یہی تو ہمارے ملک کا سب سے بڑا المیہ ہے یہاں بس غریبوں پر ہی رولز ہوتے ہیں امیروں کو تو بس دکھاوے کے لیئے سزا دی جاتی ہے"

Dad Don't worry!!!

میں آجاؤں گی کل تک باہر، بس ارمان ملک کے کہنے پہ اسکی ایک ہیلپ کروا رہی تھی لیکن مجھے نہیں پتہ تھا کہ جزیل شاہ پولیس بھی لے آئے گا۔۔۔۔۔۔۔

مایانے بے زادی سے اپنے ڈیڈ کو کہا، جو لندن سے اب مایا کو فون کر کہ ڈانٹ رہے تھے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم پریشان نہ ہو میں اپنے کسی دوست کو کہہ کہ تمہیں بازیاب کرواتا ہوں۔۔۔۔۔۔

اور تم اگلی فلائیٹ سے لندن ہو گی آئی سمجھ ؟؟؟؟؟

نہیں ڈیڈ میں نہیں آسکتی !!! مجھے باہر نکل کر اب ان لوگوں سے بدلہ لینا ہے جن لوگوں نے میرے ساتھ یہ کیا ہے مایانے غصے سے کہا

پاگل مت بنو مایا!!! جو کہا ہے وہ کرو، اگلی فلائیٹ سے تم لندن ہو گی !!!!!

یہاں میرے ایک بزنس پارٹنر ہیں انکے بیٹے کے ساتھ میں نے تمہارا رشتہ طے کر دیا ہے۔۔۔

Whattt????

ڈیڈ میں کبھی نہیں وہاں کروں گی شادی آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ؟؟؟؟ مایا تو چلا اٹھی

مایا میں نے تمہاری رائے نہیں لی تم آؤ گی تو آؤ گی !!!!!

میں فون بند کر رہا ہوں

No more excuses!!!

اور دوسری طرف سے فون بند ہو گیا

Shit!!!!!

اب ایک اور نئ مصیبت!!!!!

مایا نے غصے سے فون دیوار پہ دے مارا!!!!! جزیل شاہ بس میرا ہے اسکے علاوہ میں کسی اور سے شادی نہیں کروں گی

لیکن فل الحال مجھے یہاں سے نکلنا ہے مایا اپنے بالوں کی۔میں ہاتھ پھیرتی غصہ کنڑول کرنے لگی!!!

*****************

نزیر احمد اب ایک طرف سے سمیعہ بیگم اور دوسری طرف ابرار کو سنبھالتا تھا،

سمیعہ بیگم تو پوری پاگل ہو گئ تھی،اسے تو کسی چیز کا ہوش نہیں تھا اور ابرار اب اس نے تھوڑا سا چلنا شروع کیا تھا بیسا کھیوں کے سہارے!!!!!

بابا اب سمجھ آ گئ!!! اللہ کا انصاف بہت اعلیٰ ہے،اللہ نے ہمارے گناہوں کی سزا دنیا میں ہی دے دی ہے ہم نے شیریں کے ساتھ بہت برا کیا۔۔۔

ابرار اور نزیر احمد باہر صحن میں چار پائی پہ بیٹھے اپنے گناہوں کو یاد کر رہے تھے

ہاں بیٹا ہم دنیا میں کھو گئے تھے!!! ہم بھول گئے تھے وہ پاک زات بھی ہی اوپر جو سب کچھ دیکھ رہی ہی

پتہ نہیں شیریں کہاں ہو گی؟؟؟ کس حالت میں ہو گی!!! ہم اس سے معافی مانگتے۔۔۔شاید وہ معاف کر دے پھر اللہ بھی ہمیں معاف کر دیں گے!!!!!

نزیر احمد نے آنکھوں سے آنسو صاف کرتے اپنے کیئے پہ پچھتاوا کیا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا ابا میں باہر تک جارہاہوں اندر میرا دم گھٹتا ہے، ابرار نے چارپائی سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔

اور پھر باہر کو چل دیا

باہر جاکر بچوں کو کھیلتا دیکھ کر، لوگوں کو چلتا دیکھ کر ایک آنسو اسکی گال پہ پھسلا۔۔۔۔

"جو لوگ اللہ کے بندوں کو تنگ کرتے ہیں وہ کبھی نہیں خوش رہ سکتے دنیا میں نہ سہی لیکن آخرت میں انکی پکڑ ضرور ہوتی ہی ایسے لوگوں کے لئیے ہی تو اللہ نے سخت سزا سنائی ہے جو اللہ کے بندوں پر ظلم کرتے ہیں، اسکے بندوں کو تنگ کرتے ہیں انکا حق کھاتے ہیں۔۔۔"

"بے شک وہ زات سب سے بڑی ہے"

**************

شیریں کو تھوڑے دن بعد ہسپتال سے چھٹی مل گئی تھی، اور وہ گھر آگئی تھی۔۔۔

ان دنوں میں جزیل شاہ نے شیریں کا اپنے زیادہ خیال رکھا۔۔۔۔۔

شاہ۔ پلیز مجھے یہ ہلدی والا دودھ نہیں پینا !!!!

شیریں اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب جزیل شاہ شیریں کے لئیے ہلدی والا دودھ لے کے آیا تھا

اینجل !!! کوئی بہانا نہیں، تمھیں یہ پینا پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔

ابھی اماں بی نے کہا ہے کہ اس سے تم جلدی ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو شاباش پیئو!!!!!!

شاہ پلیز نہیں نہ!!!!!شیریں نے رونی صورت بنائی اور شاہ کو ایک دم ہنسی آگئی۔۔۔۔

شاہ آپ ہنستے ہیں مجھ پہ!!!!

شاہ نے خفگی سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اینجل تم لگتی ہی اتنی کیوٹ ہو تو میں کیا کروں!؟؟؟؟

اچھا تم نے مجھے باتوں میں لگا دیا ہے چلو یہ دودھ پیئو۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور شیریں کو ناچاہتے ہوئے بھی دودھ پینا پڑا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!

یہ لیں پکڑے گلاس اب!!!شیریں نے خفگی سے گلاس بڑھایا۔۔۔۔

جزیل شاہ نے گلاس پکڑا اور ماتھے پہ بوسا دیا

That's like a Sweet Girl!!!!

اور جزیل شاہ باہر چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

اماں بی اماں بی یہ لیں گلاس اور شیریں کے لئیے اب سوپ بنا دیجیئے

اور اوپر گیا!!!!!!

شیریں آؤ نیچے چلیں!!!!

شاہ مجھ سے نہیں اٹھا جائے گا۔۔۔

ابھی شیریں اور کچھ کہتی کہ جزیل شاہ نے اسے اپنے گود میں اٹھالیا۔۔۔

شاااااااہ۔۔۔۔۔پلیز چھوڑیں مجھے !!!!

نیچے اماں بی کیا سوچیں گی ؟؟؟

یہی سوچیں گی کہ جزیل شاہ اپنی بیوی کی خدمتیں کر رہا ہے

شاااااہ ؟؟؟؟شیریں روہانسی ہوئی

اور جزیل شاہ سیڑھیوں سے اترنے لگا کہ سامنے ازلان شاہ سامنے نظر آیا

آئے ہائے !!!!

تو یہاں "کپل گولز" پورے ہو رہے ہیں !!!!!

ازلان شاہ نے آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے ہی مذاق کیا اور شیریں شرم سے پانی پانی ہو کر جزیل شاہ کو روہانسی ہوتی دیکھا

چپ اوئے !!!!!!

میری بیوی ہے میں جو کچھ کروں !!!!!

چل یہاں سے نکل میری بیوی کو شرمندہ نہ کر !!!! جزیل شاہ نے ڈانٹا

کیا دن آگئے اب بڑا بھائی اپنے بھائی کو نکالے گا

اور جزیل شاہ سر جھٹکتا سیڑھیوں سے اترتا لاؤنج میں آگیا اور شیریں کو صوفے پہ آرام سے بٹھایا۔۔۔۔۔

جزیل شاہ کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ شیریں کو اپنی جان تک پیش کر دے !!!!!

اور شیریں صوفے میں بیٹھ کر اپنے آپکو سب سے خوش قسمت لڑکی محسوس کرتی مسکرائی!!!!!

شیریں اب واپس اپنی نارمل روٹین میں آگئی تھی۔۔۔

جزیل شاہ نے اسکا اپنے سے بڑھ کر خیال رکھا تھا اور یہ جزیل شاہ ہی کہ محبت تھی کہ شیریں جلدی ٹھیک ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی کھانا لگا دیں پلیز!!!!ازلان شاہ نیچے آیا تو شیریں کو آواز لگا کر خود ڈائینگ ٹیبل پر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔

رات کے آٹھ بج رہے تھے جب جزیل شاہ بھی آفس سے گھر آگیا،

جی بھائی آپ بیٹھیں میں بس ابھی لاتی۔۔۔۔

شیریں کھانا لگا رہی تھی جب جزیل شاہ بھی نیچے آگیا۔۔۔۔

واااہ بھئی آج کیا خوشبو آرہی ہے ازلان شاہ نے اپنے ہونٹوں پہ زبان پھیرتے ہوئے کہا، کیا بنایا کیا ہے ویسے بھابھی؟؟؟

ازلان شاہ نے خوشی سے پوچھا

بھائی آپکا فیورٹ "مٹن پلاؤ" بنایا ہے۔۔۔۔

اور ساتھ آپکے لیئے میکرونی بھی بنائی ہے۔۔۔۔۔

شیریں نے مسکراتے جواب دیا

Urdu Novels Ghar

ارے واااااااہ بھابھی!!! ٹھینک یو سو مچ!!!

آپ بہت اچھی ہیں۔۔۔۔۔ازلان شاہ نے اکسائیٹڈ ہوتے جواب دیا

تو بیگم ہمارے لئیے کیا بنایا ہے؟؟؟ یا سارا کچھ آپ نے اپنے چھوٹے بھائی کے لئیے بنایا ہے؟؟؟

جزیل شاہ جو کب سے ازلان اور شیریں کی گفتگو سن رہا تھا جیلس فیل کرتے فوراً بولا

آپ کے لئیے میں نے ٹینڈے بنائے ہیں شاہ شیریں نے اپنی ہنسی روکتے جواب دیا

ہاہاہاہا واقعی بھابھی؟؟؟ آپ نے بھائی کے لئیے ٹینڈے بنائے ہیں؟؟؟ ازلان قہقے مارتا جزیل شاہ کو چڑانے لگا

ارے واہ بھائی کیا قسمت پائی آپ نے

Whatt????

تم نے میرے لئیے ٹینڈے بنائے ہیں؟؟؟

Are you serious???

جزیل شاہ نے لب بھینچے کنفرم کرنا چاہا۔۔

جی شاہ میں نے ٹینڈے بنائے ہیں آپ کے لئیے شیریں نے ہاتھ باندھے معصومیت سے لب دباتے کہا۔۔۔۔۔

میں نہیں کھاؤں گا یہ ٹینڈے تم ہی کھاؤ!!!!

جزیل شاہ نے خفگی سے کہا۔۔۔۔

ازلان تو چپ چاپ کھانا کھا رہا تھا، اسے بس کھانے کی پرواہ تھی



Urdu Novels Ghar

ہاہاہاشاہ مزاق کر رہی تھی یار!!!آپکے لیئے میں نے یہ کباب بنائے ہیں اور مٹر قیمہ آپکا فیورٹ بنایا ہے

شیریں نے اندر سے کباب اور مٹر قیمہ لاتے کہا

یہ لیجیئے!!!اب آپ کھائیں

Thank you Sheerien!!!

جزیل شاہ نے پیار بھرے لہجے میں کہا اور شیریں بس مسکرا کر رہ گئی

اور تینوں کھانا کھانے لگے!!!!

بھابھی؟؟؟

ازلان شاہ نے کچھ جھجھکتے ہوئے شیریں کو آواز دی!!!

جی بھائی کہیئے!!!!شیریں نے کھانا کھاتے پوچھا

بھابھی مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے؟!!!

جزیل شاہ نے ابرو اچکائے!!!آہاں تو وہ ضروری بات کیا ہے؟؟؟؟

جزیل شاہ نے سپاٹ لہجے میں پوچھا

بھابھی مجھے آپکی دوست ارم بہت پسند ہے

اور میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں، آپ پلیز ان کے گھر جا کر بات کریئے گا۔۔

ازلان شاہ نے جزیل شاہ کی طرف دیکھے بغیر ایک ہی سانس میں کہہ دیا

واقعی بھائی؟؟؟؟شیریں نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات میں پوچھا

جی بھابھی!!!!

توٹھیک ہے ہم دونوں کل ہی ارم کے گھر جائیں گے جزیل شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

کیابھائی آپ سچ کہہ رہے ہیں؟؟؟مجھے تولگاآپ مجھے ڈانٹیں گے !!!

ارے ازلان میں کیوں ڈانٹوں گا بھلا؟؟؟

اگر میرا بھائی کسی کو پسند کرتا ہے تواس میں برائی کیا ہے؟؟؟؟ہاں بس اس بیچاری کہ قسمت پھوٹے گی جسکی تمہارے سے شادی ہو گی۔۔۔

جزیل شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

Thank you Soo much Bhaii and bhabii!!!

آپ دونوں بہت اچھے ہیں۔۔۔۔۔

پھر سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا۔۔۔۔۔۔۔

ازلان شاہ توپہلے ہی اٹھ کر چلا گیااور جزیل شاہ بھی کھانے سے فارغ ہو کر لائبریری آگیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں برتن سمیٹنے لگی

اماں بی آپ بھی کھانا کھالیں اور خان بابا سے بھی پوچھ لیں۔۔۔۔۔شیریں برتن سمیٹتے ہوئے اماں بی کو کہنے لگی

جی ٹھیک ہے بیٹیا!!!!ہم باقی سنبھال لیں گے آپ جایئے اپنے کمرے میں

شیریں سر کو خم دیتی اوپر آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ تو لائیبریری میں کچھ کام کر رہا تھا اس لئیے ٹی_وی آن کرتی بیزاری سے آگے پیچھے چینل کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

ایک تو شاہ کو ابھی کام یاد آجاتے ہیں!!! پتہ بھی ہے کہ مجھے انکے بازو پر سر رکھ کر سونے کی عادت ہے، پھر ریموٹ سے ٹی_وی بند کرتی لیٹ گئی

************

شاہ اٹھ جائیں دس بج رہے ہیں۔۔۔۔۔

شیریں اپنے بالوں کو باندھتی واشروم میں گھسی۔۔۔ پھر جب فریش ہو کر باہر نکلی تو شاہ کو ایسے ہی دیکھا جیسے چھوڑ کر گئی تھی

شاااااہ اٹھ جائیں: ابھی ہم نے ارم کے گھر بھی جانا ہے آج ہی شادی کی تاریخ لے کے آؤں گی شیریں خود سے باتیں کرتے شاہ کو اٹھانے لگی

شاہ گہری نیند میں کسی کی بڑبڑانے کی آوازیں محسوس کر رہا تھا کہ اچانک شیریں نے کمبل اسکے اوپر سے کھینچا، اور شاہ ہڑبڑا کر اٹھا

کیا ہے یار شیریں سونے دو نہ!!!!

جزیل شاہ نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

نہیں بلکل نہیں دس بج رہے ہیں ابھی آپ نیچے آجائیں جلدی فریش ہو کر، ہمیں ارم کے گھر بھی جانا ہے شیریں نے کمبل کو اچھے سے لپیٹتے ہوئے کہا۔۔

اور جزیل شاہ بس منہ بناتا رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں نیچے ناشتہ کی تیاری کرتے ہوئے اماں بی کو بھی ہدایات دی رہی تھی۔۔۔

بھابھی؟؟؟ صبح بخیر!!

ارے بھائی آپ اٹھ گئے؟؟

جی بھابھی اٹھ گیا آپ جلدی سے ناشتہ لگوادیں۔۔۔۔اور پھر آپ نے ایک ضروری کام سے جانا ہے

ازلان شیریں کو ہدائت کے طور پہ کہنے لگا

ہیں ں ں؟؟؟؟ کہاں جانا ہے بھائی ہم نے؟

شیریں نے ازلان کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بھابھی آپ نے ارم کے گھر جانا ہے ازلان نے ابرو اچکائے

اوہہہ ہاں یاد آیا

چلو شیریں ناشتہ لگوادو اب جزیل شاہ بلیک ٹراؤزر اور وائٹ ٹی شرٹ پہنے نیچے آیا۔۔۔

پھر شیریں نے ناشتہ لگوایا اور تینوں ناشتہ کرنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****************

چلیں شاہ جلدی چلیں !!!

شیریں میں پانچ منٹ میں تیار ہو کر کب کا تمہارا ویٹ کر رہا ہوں اور تم پچھلے آدھے گھنٹے سے تیار نہیں ہو پا رہی اور مجھے کہہ رہی ہو جلدی چلیں

جزیل شاہ نے زچ ہوتے کہا۔۔

کیا ہے شاہ؟؟ اب میں اچھے سے تیار بھی نہ ہوں؟؟ آپکی ہی انسلٹ ہو گی باہر کے جزیل شاہ کی بیوی کو تیار ہونا بھی نہیں آتا

اچھا تو تم تیار ہو رہی تھی؟؟؟ پچھلے پندرہ منٹ سے تم یہ مسکارہ لگانے لگی ہوئی ہو، ہر بار خراب ہو جاتا ہے اور اوپر نیچے پھیل جاتا ہے

بس ایک لپسٹک اچھے سے لگائی ہے تم نے،" جزیل شاہ نے ڈانٹتے ہوئے کہا"

شاہ آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں!! کیا ہے اگر مجھے میک اپ نہیں کرنا آتا لیکن اسکا مطلب یہ تو نہیں نہ کہ آپ میرا مزاق بنائیں۔۔۔۔۔۔۔

شیریں نے خفگی سے کہا۔۔

ہاہاہا رپنزل یار تم ان مصنوعی چیزوں کے بغیر بہت خوبصورت ہو۔۔۔۔۔۔۔

اچھا تو اب آپ مکھن لگا رہے ہے؟؟؟

نہیں یار سچی میں نہیں۔۔۔۔ اچھا چلو اب آ جاؤ نیچے میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ گاڑی میں

ہمم کھڑوس تعریف بھی نہیں کرنی آتی۔۔۔شیریں منہ بناتی رہ گئی

جزیل شاہ نے گھڑی کو دیکھتے ہوئے جلدی سے کہا

بلیو جینز اوپر وائیٹ شرٹ اور پھر بلیو جیکٹ پہنے نیچے بلیک برانڈڈ شوز پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیئیے وہ ایک مغرور شہزادہ ہے تو لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

شیریں سی_ گرین کلر کی گھٹنوں تک آتی، گرین ہی کیپری پہنے نیچے فلیٹ جوتا پہنے مہرون کلر کے دوپٹے سے حجاب کیئیے، اوپر شال لیئیے لائٹ پنک لپ اسٹک لگائے ہلکا سا میک اپ کیئیے کسی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی

اسی شہزادی پہ تو ایک مغرور شہزادہ اپنی جان وار دیتا تھا

شیریں جلدی سے گاڑی میں بیٹھی، اور جزیل شاہ نے دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری۔۔۔۔۔۔۔

پھر گاڑی ارم کے گھر کی طرف رواں دواں ہوئی۔۔۔۔۔۔

******************

ارم کے گھر۔ پہنچتے ہی ارم کے گھر کی بیل بجائی۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ بھی شیریں کے پیچھے ہی تھا جب دروازہ کھلا۔۔۔۔۔۔۔

ارے شیریں۔ تم ؟؟؟؟؟ یار کیسی ہو؟؟؟

I can't believe it

کہ تم ہمارے گھر آئی ہو

ارم نے دروازہ کھولا تو سامنے شیریں کو دیکھ کر فوراً سے گلے لگی۔۔۔۔۔۔

اور انہیں اندر ڈرائنگ روم میں لے کر آئی۔۔۔۔

آپ دونوں یہاں بیٹھیں میں ابھی ماما کو بلا کر لاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

پھر ارم اپنی ماما کو بلانے چلی گئی،

شیریں تمہاری دوست ایسے ہی تم سے گلے ملتی ہے؟؟؟؟

جزیل شاہ نے وہاں بیٹھے پوچھا

ہاں کیوں؟؟؟

میں جیلس فیل کر رہا تھا کہ لڑکا تو دور کی بات لڑکی بھی کیوں میری بیوی کو ٹچ کرے

ہاہاہا شااااہ؟؟؟

شیریں نے ہنستے ہوئے شاہ کو گھوری نکالی

ہاں یار سچ کہہ رہا جزیل شاہ نے خفگی سے کہا۔۔۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔شیریں نے پیار سے کہا۔

ہیلو شیریں بیٹا کیسی ہو؟؟؟؟

ارم کی ماما آئیں اور شیریں کو دیکھ کر خوشگواری سے ملی

یہ تمہارے شوہر ہیں؟؟؟

جی آنٹی !!!

ماشاءاللہ اللہ تم دونوں کو خوش رکھے آمین۔۔۔۔

ارم جاؤ چائے لے کر آؤ شیریں کے لئیے اور اسکے شوہر کے لئیے ارم کی ماما نے ارم کو حکم دیا

جی میں ابھی لے کر آئی اور پھر ارم چلے گئی۔۔۔۔۔

اچھا تو شیریں بیٹا کیسی ہو؟؟؟؟ کیسے آنا ہوا آج

جی آنٹی الحمد للہ میں ٹھیک ہوں !!! آج بس ایک ضروری کام سے آئیں ہیں

جی جی بیٹا کہو !!!

آنٹی وہ دراصل میں ارم کو اپنی دیورانی بنانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

ہماری یونیورسٹی ہی میں ازلان بھائی پڑھتے تھے۔۔۔۔۔

شاہ کی ماما حیات نہیں ہیں، نہیں تو اس کام کو سر انجام دیتی

شیریں نے پیار سے کہا !!!

وہ تو ٹھیک ہے لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔

ارم کی ماما نے بات ادھوری چھوڑی

آنٹی آپ بلکل پریشان نہ ہوں، میرا بھائی بہت اچھا ہے ہم سب آپکی بیٹی کا بہت خیال رکھیں گے ارم میرے بھائی کو پسند بھی تھی ساتھ شیریں کی دوست بھی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ نے بھی بات ادھوری چھوڑ کر ان کی رضامندی چاہی

بیٹا شیریں مجھے تم پہ بہت بھروسہ ہے،ارم کے بابا کے جانے کے بعد میں پریشان رہتی تھی کہ کوئی مناسب رشتہ ملے اور میں جلدی سے اس کام سے سبکدوش ہو جاؤں

لیکن آپ دونوں نے میری پریشانی ختم کر دی ارم کی ماما نے اپنائیت سے کہا

تو آپ راضی ہیں؟؟؟؟

شیریں نے پوچھا

ہاں میں راضی ہوں۔۔۔۔آپ جب چاہے ارم کو لے کے جا سکتے ہیں

تو ٹھیک ہے اگلے مہینے کی دس تاریخ کو ہم نکاح رکھتے ہیں سادگی سے ہی ہو گی شادی پھر ریسپشن کا فنکشن دھوم دھام سے کریں گے جزیل شاہ نے بھی اپنائیت سے کہا

یہ بہت جلدی نہیں بیٹا؟؟؟؟

ابھی بہت تیاریاں کرنی ہے ہمیں!!!ارم کی ماما نے پریشانی سے کہا

آنٹی ہمیں کچھ نہیں چاہیے بس آپکی بیٹی چاہیے!!! جزیل شاہ نے پیار سے کہا

اور ارم کی ماما بس مسکرا کر رہ گئیں۔۔۔۔۔۔

اچھا آنٹی ہم چلتے ہیں!!! مجھے آفس بھی جانا ہے آپ سب تیاریاں کریں جو کرنی ہیں

جزیل شاہ نے اٹھتے ہوئے کہا

ارے بیٹا چائے تو پی لو !!!

نہیں آنٹی شکریہ اب تو آنا جانا لگا رہے گا پھر کبھی سہی ابھی مجھے ضروری کام سے جانا ہے

اور پھر جزیل شاہ باہر آگیا شیریں ارم اور آنٹی سے گلے ملتی باہر آئی جہاں جزیل شاہ گاڑی میں اسکاویٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

**************

دن گزرتے پتہ نہ چلا آخر وہ دن بھی آگیا جب ازلان شاہ کا نکاح تھا

گھر میں ہر طرف خوشیوں کا سماں تھا شیریں خوشی سے ہر کام نمٹا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اماں بی آپ یہ مٹھائی کی ٹکریوں کو گاڑی میں رکھوائیں۔۔۔۔۔۔۔۔

جزیل شاہ بھی ہر کام بہت خوشی سے نمٹا رہا تھا۔۔۔۔۔

شیریں ریڈ کام دار شرٹ پہنے، جسکے شفون کے بازو تھے اور سکن کیپری اور ریڈ ہی کام دار دوپٹہ تھا ریڈ سوٹ اور بالوں کا جوڑا بنایے، ہلکا سا نیک لیس اور جھمکے پہنے بہت پیاری لگ رہی تھی

اس کے بر عکس جزیل شاہ بھی کچھ کم نہ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ازلان شاہ وائٹ شلوار قمیض پہنے نیچے کھیری پہنے بالوں کو اچھے سے سیٹ کیئے بلاشبہ بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

پھر سب ہال جانے کے لیئے نکلے۔۔۔۔۔

ہال میں لڑکی والے پہلے ہی آ گئے تھے انکا استقبال کے لیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نکاح کا فنکشن سٹارٹ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارم وائٹ شرارہ اور وائیٹ ہی کرتی پینے اوپر ریڈ دوپٹہ اوڑھے اچھا سا میک اپ کیئے واقعی میں کوئی پری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر رخصتی کا ٹائم بھی آن پہنچا

اور ارم بہت سی دعائیں لیئے اس گھر سے رخصت ہو کر ازلان شاہ کے گھر آ گئی۔۔۔۔۔

کافی ٹائم ہو گیا تھا رات کا تو شیریں نے ارم کو ازلان شاہ کے کمرے میں پہنچا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں ہر جگہ لال فریش گلاب کے پھولوں کی مہک تھی۔۔۔۔۔۔۔

ارم گھونگھٹ نیچے کیے بیٹھی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا اور ارم کی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

ازلان شاہ نے گلہ کھنکارا اور سلام کی۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر آہستہ سے گھونگھٹ اٹھایا اور ایک ڈائمنڈ ہیروں کا نیک لیس اسکی صراحی دار گردن میں پہنایا۔۔۔۔

مسز ازلان شاہ بننے کے لئے شکریہ

یہ نیک لیس مجھے بہت پسند آیا تھا جب میں بازار سے گزر رہا تھا تو میری نظر اس پہ پڑی اور تمہارا عکس میری آنکھوں میں آیا

یقیناً یہ تمہارے لئیے ہی بنا تھا

ازلان شاہ نے محبت بھرے لہجے میں کہا

اور ارم ہارٹ بیٹ تیز کئیے بس مسکرا ہی سکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے تم سے محبت ہے اور بے پناہ محبت ہے اللہ کا شکر ہے میری محبت میری محرم بن کر میرے کمرے میں ہے ازلان شاہ نے مخمور لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر رات ڈھلتی گئی، دور آسمان میں چاند بھی دونوں کی محبت دیکھ کر اوٹ میں شرما کر چھپ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

***************

دو سال بعد!!!!!

شاہ دیکھیں نہ آپکا یہ بیٹا میرے بال نہیں چھوڑ رہا۔۔۔۔

ارم نے رونی صورت بنا کر کہا

شاہ جو لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا شیریں کی آواز نے اسے چونکایا!!! اوئے میری راپنزل کے بال چھوڑ جزیل شاہ نے مصنوعی غصے سے امن شاہ کو ڈانٹا

شاہ اپنے بیٹے کو پکڑیں، بلکل آپ پر گیا ہے

دیکھیں میری بیٹی کتنی اچھی ہے بس ٹوائز سے کھیلتی رہتی ہے

شیریں نے امن شاہ کو جزیل شاہ کی گود میں بٹھایا اور منال کو اپنی گود میں لیئے بیٹھی

اللہ نے شیریں کو دو جڑواں بچوں ایک بیٹا اور ایک بیٹی سے نوازا تھا

امن ملک تو بہت شرارتی تھا شیریں کی ناک میں دم کر کہ رکھا تھا اور منال تو بہت معصوم تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ارم پر بھی اللہ کی رحمت تھی! لیکن اسکا ابھی ٹائم تھا تو ازلان شاہ اسکا پورا پورا خیال رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ارم اور ازلان کی زندگی تو جیسے خوشیوں سے پوری ہو چکی تھی

ازلان ارم کا ہر طرح سے خیال رکھتا تھا اور ارم ازلان کی سنگت میں اور خوبصورت ہو گئی تھی۔۔

شیریں کو تو اپنے بچوں سے فرصت ہی نہیں ملتی تھی، اگر ایک رونا شروع کرتا تو دوسرا بھی اسکو دیکھ کر رونا شروع کر دیتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خاص طور پر امن شاہ نے شیریں کی بینڈ بجادی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیریں کو اسکے صبر کا پھل مل گیا تھا، اسے ہر طرف سے خوشیاں ہی خوشیاں ملی تھیں

اور وہ ان خوشیوں کا بہت شکرادا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

************

ارمان ملک تو جیل سے چھوٹ گیا تھا لیکن اب باپ کے پیسے پر راج نہیں کرتا تھا کیونکہ وسیم ملک کو پھانسی ہو گئی تھی اور اسکی ساری جائیداد حکومت نے ہتھیالی تھی۔۔۔۔

نزیر احمد کو بھی فالج ہو گیا تھا، سارا دن کمرے میں کراہتا رہتا موت مانگتا تھا لیکن اتنی آسانی سے کہاں موت آنی، ابرار نے ایک چھوٹی سی دوکان کھول لی تھی زندگی کا گزارا کرنے کے لیئے۔۔۔۔۔۔۔۔

سمیعہ پاگل ہونے کی وجہ سے اسکا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ موقع پر ہی مر گئی

مایا باہر لندن چلی گئی تھی، جہاں اسکی شادی ایک شرابی سے کر دی گئی تھی جسکی زندگی بہت اجیرن ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب کو اپنی اپنی سزا مل گئی تھی، اور سب بھگت رہے تھے شیریں نے ان سب کو تو یاد کرنا بھی چھوڑ دیا تھا اور جزیل شاہ کی محبت نے اسے کبھی بھی احساس نہیں دلانے دیا کہ وہ یتیم تھی!!!

بے شک اللہ کا انصاف بہت اعلیٰ ہے۔۔۔۔۔۔۔

ختم شد

Urdu Novels Ghar